

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 17 نومبر 2007 بمطابق 6 ذیقعدہ 1428 ہجری بروز ہفتہ بوقت صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ

پرزیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کا کڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتمین آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وَ تَوٰصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَ تَوٰصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

(سورۃ العصر آیت نمبر ۱ تا ۳)

ترجمہ۔ زمانے کی قسم، انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے

اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی اس اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

کریں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی)۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کارمجریہ 1974 کے

قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اس اجلاس کے لئے صدر نشین

مقرر کیا ہے۔

1- جناب جعفر خان مندوخیل صاحب

2- جناب شاہ زمان رند صاحب

3- جناب شفیق احمد خان صاحب

4- جناب شبیر احمد بادی صاحب

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھے۔ نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قبل اس کے باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہو میں اراکین کی یادداشت کو تازہ کرنے کے پیش نظر موجودہ اسمبلی کی پانچ سالہ کارکردگی پر مختصر وضاحت ان معروضات کی روشنی میں اراکین کی توجہ مرکوز کرنا چاہوں گا۔ کہ جیسا کہ ہم سب کو علم ہے کہ ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی اپنی آئینی مدت پوری کر دی ہے جو کہ بالخصوص ایک جمہوری ملک اور جمہوری معاشرے کے لئے انتہائی نیک شگون ہوتا ہے اگرچہ فطری عمل کے تحت اس اسمبلی کو بھی اپنی اس مدت کے دوران بہت سے نشیب و فراز کا تجربہ حاصل رہا۔ تاہم اس حقیقت کے باوجود کہ مختلف نظریات پر مشتمل مختلف سیاسی پارٹیوں پر مشتمل کولیشن حکومت کے ہوتے ہوئے بھی اس اسمبلی کی مجموعی کارکردگی انتہائی حوصلہ افزا رہی ہے۔

میری ناقص معلومات کے مطابق ہماری اسمبلی نے ملک کی دیگر اسمبلیوں کی روشنی میں اپنے روایتی کردار کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اسمبلی ڈیکورم کا خاطر خواہ خیال رکھا۔ اسمبلی کی کارکردگی کے تناظر میں 28 نومبر تا حال یہ اسمبلی کا چوتھین سو اسی اجلاس ہے اس دوران اسمبلی کو کل 45 بل موصول ہوئے جن میں سے 37 پاس جبکہ باقی ماندہ بل مختلف وجوہات کی بنا پر پاس نہیں ہو سکے اس طرح موصول شدہ 1606 سوالات میں سے 1123 سوالات نمٹائے گئے۔ سرکاری قراردادوں کی کل تعداد 70 ہے جن میں سے 46 پاس ہوئیں۔ غیر سرکاری موصول شدہ 221 میں سے 99 قراردادیں پاس ہو سکی ہیں۔ باقی ماندہ قراردادیں مختلف وجوہات کی بنا پر پیش نہیں ہو سکیں یا پھر نامنظور ہوئیں۔ تحریک استحقاق و تحریک التوا کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہیں تحریک استحقاق کی کل تعداد 76 میں سے 40 تحریک استحقاق نمٹادی گئی ہیں جبکہ ماندہ تحریک استحقاقات یا تو اراکین کی جانب سے واپس لے لی گئی ہیں یا پھر تکنیکی بنیادوں پر پیش نہ ہو سکیں۔

اسمبلی میں کل موصول شدہ تحریک یا التوا 261 میں سے 71 باقاعدہ بحث کے لئے منظور ہوئیں جبکہ 133 مختلف روز کے تحت نمٹائی گئی ہیں۔ آخر میں تمام سابقہ و حاضر کو اراکین کو میری طرف سے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اسمبلی کی بخیر و خوبی آئینی مدت پوری کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب! آپ کو ہم فلور دے رہے ہیں آپ کچھ فرمائیں۔

میر عبد الرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آج کے دن آپ نے سب سے پہلے بولنے کا موقع دیا ہے اور میں یہ عرض کروں گا کہ اس ملک کی جمہوری روایت کے مطابق جیسے آپ نے بھی فرمایا کہ اسمبلی پہلی دفعہ اپنی مدت پوری کی ہے آج میں اس بات کا آپ سے ضرور ذکر کروں گا کہ اگر ہمارے دوسرے معزز اپوزیشن والے بھی یہاں پر بیٹھے ہوتے تو ایہ اسمبلی اور بھی خوبصورت لگتی اب کیونکہ تقریباً یہ الوداعیہ ہے جیسے مولوی صاحب کہتے کہ الوداع آئے ماہ رمضان۔ الوداع۔ بحر حال جو اس اسمبلی کی کارکردگی رہی ہے وہ ہر لحاظ سے نہایت موزوں اور مناسب رہی ہے اور امید یہ بھی رکھتے ہیں کہ جیسے جنرل صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ جلد الیکشن ہونگے اور ہو سکتا ہے جنوری میں نئی اسمبلی آجائے اور یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ پانچ سال کی کارکردگی کی وجہ سے ہماری پارٹی کو دوبارہ موقع ملے گا اور ممبران کی اکثریت انشاء اللہ واپس آئیں گے۔ یہاں پر میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے قائد ایوان جام میر محمد یوسف صاحب نے اپنا ایک بھر پور رول ادا کیا ہے اور ٹیم کو اکٹھا چلایا ہے اور ان کو بھی سی ایم کی ایک لانگ ٹرم ملی ہے ماشاء اللہ۔ سیاست میں جناب نشیب و فراز ہوتے رہتے ہیں اور یہاں پر میں یہ گزارش کروں گا کہ خاص کر آپ کی اسمبلی کے عملے نے جو تعاون کیا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے اور ہمارے پرائشل سیکرٹری صاحبان نے بھی ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ہم ان کے بھی مشکور ہیں۔ اس کے علاوہ جناب! کہنے کو تو بہت کچھ ہے کیونکہ یہ ایک الوداعی اجلاس ہے اور ہو سکتا ہے آپ الوداعی ظہرانہ بھی دے رہے ہوں کافی لوگ بولنا چاہتے ہیں بحر حال میں آپ کا ڈپٹی اسپیکر کا بھی مشکور ہوں جس طریقے سے آپ نے یہ اسمبلی چلائی ہے اور اُمید رکھتے ہیں کہ یہ صوبہ جمہوریت کی پروان چڑھے گا جن لوگوں نے ہماری گورنمنٹ کا ساتھ دیا ہے ہم ان کے بھی مشکور ہیں اور آئندہ کوشش یہی کریں گے کہ انشاء اللہ یہاں پر مسلم لیگ کی گورنمنٹ بنے اس صوبے میں جو جمہوری نظام کے قائل ہے اور جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ سب بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک گزارش جو قائد ایوان یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہاں کے لوگوں کی ڈیمانڈ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کو پانچ سال کی مدت پوری کرنے کی خوشی میں وزیر اعلیٰ صاحب سے پرزور سفارش کی جاتی ہے کہ اسمبلی اور ایم پی اے ہاسٹل میں کام کرنے والے ملازمین کو ایک

بولس تنخواہ بمعہ الاؤنسز کی منظوری دی جائے اُمید ہے جام صاحب اس کا اعلان کریں گے اور ہم سارے ایم پی اے صاحبان اور منسٹر صاحبان اس کی سفارش کرتے ہیں۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ اور کس نے بات کرنی ہے جی راحیلہ درانی۔

محترمہ راحیلہ درانی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آپ کا شکریہ جناب اسپیکر کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے یہ آج ایک تاریخی موقع ہے کہ ملک کی تاریخ میں اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہیں اور ہم سب اس کا حصہ ہیں اس کے لئے میں قائد ایوان جام صاحب کو آپ کو تمام اراکین اسمبلی کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کیونکہ اس کامیابی میں آپ لوگوں کی سرپرستی اور تقریباً ہر رکن کی محنت کا حصہ بنتا ہے وہ اراکین جو اس وقت اسمبلی میں ہیں اور وہ ساتھی بھی جو اس وقت اسمبلی میں نہیں تمام لوگوں کے کام کی اور محنت کی وجہ سے جنہوں نے اسمبلی کی کارروائی میں اور حکومت کے چلانے میں مدد دی ہے وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم نے اس تمام عرصے میں انتہائی نیک نیتی سے اس کام کو کرنے میں مدد دی اور تمام ساتھیوں نے انتہائی تعاون کیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ صالح بھوتانی صاحب ہماری کارروائی دیکھنے آئے ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔
محترمہ راحیلہ درانی۔ ایک دوسرے کے ساتھ جو تعاون کا مظاہرہ کیا ہے یہ بلوچستان اسمبلی کا ہی حصہ ہے اس میں ہم نے بہت اچھا وقت بھی دیکھا اور کچھ نازک مراحل سے بھی ہم گزرے۔ یک جہتی کا مظاہرہ کیا گیا اور خاص طور پر آپ نے جس مدبرانہ طریقے سے اسمبلی کو چلایا اس کے لئے آپ خاص طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں اور جس حساب سے ہمارے قائد ایوان اور مختلف وزراء نے اپنی بھداری سے کام لیتے ہوئے اس اسمبلی کو چلایا یہ یقیناً ایک قابل تعریف بات ہے میں اس مرحلے پر تمام ساتھیوں کا اپنی طرف سے اس لئے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ یہ میرا پہلا موقع تھا میں اسمبلی میں آئی جتنا مان اور عزت انہوں نے کام کرتے ہوئے دی اور ہمارے ساتھ تعاون کیا میں ذاتی طور پر ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ یقیناً جو بات جمالی صاحب نے کہی ہے اللہ کرے کہ آئندہ بھی جو الیکشن آ رہے ہیں اس میں ہمارے ساتھ جس انداز سے انہوں نے کام کیا ہے وہ یقیناً قابل فخر ہے تمام علاقوں میں ترقی کے کام

ہوئے ہیں قابل فخر ہیں اللہ تعالیٰ نے اگر ہمیں موقع دیا تو یقیناً ہمارے ساتھی آئندہ الیکشن میں کامیاب ہو کر آئیں گے اور اسی طرح اپنے صوبے کی اور ملک کی خدمت کریں۔

جناب اسپیکر۔ جی کوئی مہربانی۔ بسنت لال۔

انجینئر بسنت لال گلشن۔ شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں اس ملک کے ایوان کو آپ کے توسط اور اس ایوان کے توسط سے اسمبلیوں کی اس پانچ سال آئینی مدت پوری کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ملک کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے حالانکہ اس سے پہلے بھی جمہوری ادوار یہاں پر گزرے ہیں پیپلز پارٹی کا دور بھی آیا ہے مسلم لیگ نواز شریف کا دور بھی آیا ہے ان ادوار کو جن کو جمہوری ادوار کہا جاتا ہے ان کو پانچ سال تو کیا ان کو تین سال بھی پورے کرنے نہیں دیئے گئے اسمبلیوں کے حلف لینے پر اور ایوان میں ایک دوسرے کو یقین دہانیاں کرانے کے باوجود پہلے ہی دن سے انہوں نے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنا شروع کر دی تھیں ملک میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ صدر مشرف صاحب وردی میں رہتے ہوئے جمہوری روایات پھلی پھولی ہیں پہلی بار جمہوری ادارے اپنی پانچ سالہ آئینی مدت پوری کر رہے ہیں جس پر ہمیں فخر ہے اور ہم شکر گزار ہیں مشرف صاحب کے جنہوں نے ہماری سرپرستی کی اور بلوچستان کو خاص طور پر توجہ دی یہاں پر جو میگا پراجیکٹ شروع ہوئے جو ہمیں یہاں پر نظر آرہے ہیں ان سے انداز لگایا جاسکتا ہے کہ 53 سالوں سے بلوچستان کو نظر انداز کیا گیا تھا ان کا سدباب انہوں نے کیا ملک کی تاریخ میں جو ترقیاتی کام یہاں پر سات آٹھ سالوں میں ہوئے ہیں وہ تاریخ ساز ہیں اگر ان کا موازنہ کیا جائے تو میرا خیال ہے کہ 53 سالوں کا ٹوٹل جب آپ دیکھیں گے تو ان سات سالوں کا ان سے بہت زیادہ ہے اور بلوچستان پر جو خاص توجہ دی گئی ہے یہاں کی محرومیوں پر۔ ان کی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے اور اس کے لئے پورے بلوچستان کے عوام ان کے شکر گزار ہیں اقلیتوں کے حوالے سے اگر ہم بات کرتے ہیں تو پہلی بار ہمیں قومی دھارے میں شامل کیا گیا ہے ہمارے مسائل پر توجہ دی گئی ہے بلوچستان میں اقلیتوں کے کام تاریخ ساز ہیں جن کی میں نے booklet بھی شائع کروائی ہے وہ انشاء اللہ میں تمام دوستوں کو دوں گا ہم اس کے لئے بھی مشرف صاحب کے شکر گزار ہیں مسلم لیگ کا یہ جو پانچ سالہ دور گزرا ہے مشرف صاحب کے تعاون سے ملک میں جو ترقیاتی کام ہوئے ہیں ان کے تسلسل کے لئے ہم

پہلے بھی رجوع کیا ہے اب ہم دوبارہ بھی رجوع کریں گے اور انشاء اللہ یہ جو پانچ سالہ ہماری کارکردگی رہی ہے یہ ہمارا slogan ہوگا ہمارے آنے والے الیکشن میں۔ ہم اپنی پانچ سالہ کارکردگی کو عوام کے سامنے رکھیں گے اور انشاء اللہ آنے والے الیکشن میں ہم کامیاب ہونگے میں آپ کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے یہ پانچ سال بحیثیت کسٹوڈین کے گزارے ہیں سب کو ایک نظر سے آپ نے دیکھا ہے چاہے اپوزیشن ہو ٹریڈری پنچر ہوں سب کی آپ نے یہاں پر کوئی تفریق نہیں رکھی ہے اس پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

میں جام صاحب قائد ایوان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں پر وقتاً فوقتاً گائیڈ کیا ہم نئے آئے تھے یہ پہلی ٹرم تھی یہاں پر اسمبلیوں میں۔ انہوں نے جو راستہ ہمیں دکھایا ہمیں گائیڈ کرتے رہے ہم ان کے بھی شکر گزار ہیں میں ایک بار پھر ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور عوام کو بھی یہ جو ہمارا پانچ سالہ دور یہاں پر گزارا ہے۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر۔ آپ کی مہربانی۔ شفیق صاحب آپ اپوزیشن کے اکیلے رکن ہیں آپ کو آخر میں موقع دیں گے۔ جی ڈاکٹر رقیہ۔

ڈاکٹر رقیہ ہاشمی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ اسپیکر صاحب آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اسی ملک کی جمہوری روایت میں گزشتہ سات سالوں میں یہ پہلی روایت ہے پاکستان کی چاروں صوبائی پلس قومی اسمبلی اپنی پانچ سالہ مدت پوری کر رہی ہے اور میں یہاں یہ کہنا چاہوں گی کہ پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں خواتین کو جس طرح نمائندگی دی گئی ہے بلوچستان کے پلیٹ فارم سے جن کو جنرل پرویز مشرف نے نمائندگی کا حق دیا ہے ان سے گزارش کروں گی کہ جاتے ہوئے وہ بھی اپنے آخری کلمات میں ان کا شکریہ ادا کریں انہوں نے اسمبلی میں ان کو بولنے کا موقع دیا ہے چاہے انہوں نے اچھی بات کہی یا بری بات کہی ان کو جنرل پرویز مشرف کی گورنمنٹ نے وہ موقع فراہم کیا انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار ناراضگی سے نہیں صبر و تحمل سے پیش کیا۔ یہاں میں جناب اسپیکر! آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گی ایک اسمبلی جس میں 65 ممبران جو بلوچستان کے مختلف علاقوں مختلف رسم و رواج قبائلی روایات سے الیکشن لڑ کر اس اسمبلی کے وقار و عزت بخشی ہے اور آپ نے جس طرح پدرانہ محبت شفقت استاد کی حیثیت سے اور اپنے ذہن

اور دل کو وسعت دے کر ان کی باتوں کو سراہا ہے تلخیوں کو سمجھا ہے آپ بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ یہاں پر میں اپنے قائد ایوان جام صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے اس مخلوط حکومت کو جس بہترین انداز میں صوبے کے وسائل کو دیکھتے ہوئے اپنے جس وژن کو سامنے رکھتے ہوئے اپوزیشن کو سا تھر رکھتے ہوئے چلتے رہے ہیں اپوزیشن کو بھی آخر میں جاتے ہوئے کم از کم اخبارات میں شکریہ ادا کر دینا چاہئے ان کے بھی تمام کام اپوزیشن کی بنجوں کے بھی ٹریڈری بنجوں کی نسبت ان کے زیادہ کام ہوئے ہیں۔ کریڈٹ جاتا ہے جام صاحب کو میں ان کا شکریہ ادا کر دوں گو کہ ہم نے یہاں پر تلخیاں بھی پیدا کی ہیں رنجشیں بھی ہم نے یہاں کی ہیں جس طرح جام صاحب نے ان تلخیوں کو سہا ہے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اسمبلی کے ممبران جو ہمیں نظر آتے بھی ہیں اور نہ نظر آنے والے جنہوں نے دن رات ایمر جنسی کے حالات میں سردیوں میں رمضان میں جس طرح نہ نظر آنے والے چہرے میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بھرپور طریقے سے محنت کی ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے سٹاف کے ساتھ جو ہماری میٹنگس ہوتی رہیں اسٹینڈنگ کمیٹی کی جس بھرپور انداز میں انہوں نے ہماری عزت کی ہمیں موقع فراہم کیا ہماری راہ نمائی کی۔ میں سیکرٹری اسمبلی اور پورے سٹاف کا اس پلیٹ فارم کے حوالے سے شکریہ ادا کروں گی۔ حالانکہ میں پردے کے پیچھے اس سسٹم کے لئے گزشتہ 25 سال سے کام کر رہی ہوں لیکن یہ میرا پہلا تجربہ ہے میں نے اس میں کافی مشکلات بھی دیکھی ہیں آسانیاں بھی دیکھی ہیں میں سمجھتی ہوں یہ بہت بہتر انداز میں یہ اسمبلی چلی ہے یہاں پر میں اپنی ذاتی حیثیت سے گزارش کروں گی اگر میری طرف سے کسی اسمبلی ممبر کسی سٹاف کسی کو بھی دل شکنی والی بات ہوئی ہے گزارش کروں گی کہ اس کو درگزر کر دیں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر۔ گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر مال)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ اسپیکر صاحب! آج ہمارے لئے ہمارے بلوچستان بلکہ پاکستان کے لئے خوشی کی بات ہے کہ جو اسمبلیاں پہلے جن پر لوگوں کا عوام کا ممبران کا اعتماد نہیں تھا کہ یہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں گی یا نہیں کریں گی ہمارے لئے خوشی کی بات ہے کہ ہم اپنے یہ اختتامی اجلاس کر رہے ہیں اور یہ کریڈٹ ہمارے پریزیڈنٹ آف پاکستان جنرل مشرف کو جاتا ہے

جنہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں گی جناب اسپیکر! جیسے میں نے کہا پہلے کسی کا اعتماد نہیں تھا کہ آیا یہ اسمبلی ممبران چودہ مہینے بعد جاتے ہیں اٹھارہ مہینے بعد جاتے ہیں یا پھر چھتیس مہینے بعد جاتے ہیں اسپیکر صاحب جو آج آپ نے اس اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے اپنی پانچ سالہ مدت پوری کی ہے اور ہم نے پہلے بھی کہا تھا اور اسمبلی کے فلور پر بھی کہا تھا کہ جنرل صاحب نے جو وعدہ کیا ہے وہ نبھائے گا اور اس کا ثبوت آج ہم یہاں دیکھ رہے ہیں۔ اسپیکر صاحب! ایسے سمجھیں جو چھپلی اسمبلیاں اٹھارہ ماہ بائیس مہینے چھتیس مہینے۔ ایسے سمجھیں آج یہ جو ٹیڈوز ہے ہم نے یہ تین اسمبلیوں کے برابر مدت پوری کی ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے ابھی آئندہ انتخابات آئیں گے اور ہم عوام کی عدالت میں جائیں گے اپنی کارکردگی کی بناء پر اگر ہم نے لوگوں کی صحیح نمائندگی کی ہے وہ ہمیں منتخب کریں گے otherwise وہ ہمیں reject کر دیں ہمیں اس پر کوئی گلہ نہیں ہے ہم 1990 سے اسپیکر صاحب الیکٹ ہو کر اسمبلی میں آ رہے ہیں آج تقریباً اٹھارہ سال ہو گئے ہیں بلوچستان اسمبلی کی اپنی ایک روایت رہی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نے اپنی روایات نہیں توڑیں ہمارے اپوزیشن کے ممبران کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں انہوں نے جس انداز سے اسمبلی کی کارروائی میں ہمارا ساتھ دیا ہم ان کے بھی مشکور ہیں۔ اور انہوں نے تنقید برائے تعمیر جتنی کیس ہمیں اپنا قبلہ درست کرنے کی ہم اس کے بھی ممنون ہیں اور جس انداز میں اسپیکر صاحب آپ نے غیر جانبداری سے اس اسمبلی کو چلایا میں آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ماسوائے ہماری ٹریڈری بنجوں کے آپ نے اپوزیشن کے ساتھ جو رویہ رکھا آپ نے equal بلکہ ہم سے زیادہ ان کو ترجیح دی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے ہم سے زیادہ ان کو ترجیح دی میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور جس انداز میں ہمارے چیف منسٹر جام محمد یوسف صاحب نے equal سارے tenure میں ان کا ایک اہم رول رہا جس نے صوبائی حکومت اپنی کابینہ۔ اور جس انداز میں ہمارے چیف منسٹر صاحب جام محمد یوسف نے equal سارے tenure میں انتہائی اہم رول رہا جس میں صوبائی حکومت اپنی کابینہ اور اپنے اپوزیشن ممبران شامل ہیں کو میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب نے ہم نے اور جو ہماری اپوزیشن تھی ان میں کوئی فرق محسوس نہیں کیئے جو بھی ہمارے اپوزیشن آف دی لیڈر اور اپوزیشن آرکان

جب بھی سی ایم ہاؤس میں آتے تھے ان کے لئے سی ایم ہاؤس کے دروازے کھلے رہتے تھے ان میں کوئی تعصب وغیرہ نہیں تھا کہ آیا یہ ہمارے ممبران نہیں ہیں اسی انداز میں ان کے بھی کام کرتے تھے اسپیکر صاحب میں آپ کو کہوں کہ ہماری اور آپ اسپیکر کی اور جام صاحب کا یہ ایک ریکارڈ ہے کہ آپ نے میرے خیال اتنا tenure کسی بھی اسپیکر نے یا کسی چیف منسٹر نے بلوچستان میں اپنی مدت پوری نہیں کی جس انداز میں آپ لوگوں کا ریکارڈ ہے کہ پانچ سال ہمارے جام محمد یوسف صاحب چیف منسٹر رہے اور آپ اسپیکر رہے کیونکہ دوسری اسمبلیوں میں آپ سندھ اسمبلی کو لے لیں میرے خیال میں اس میں چیف منسٹر کو تبدیل کیا گیا صوبہ سرحد کے شاید اسپیکر کو تبدیل کیا گیا مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے جو اعتماد اسمبلی اراکین نے آپ پر اور ہمارے جام محمد یوسف پر کیا اور اعتماد آخر تک بحال رکھا یہ ایک ریکارڈ ہے کہ یہ tenure میرے خیال میں بلوچستان کی تاریخ میں کسی نے پورا نہیں کیا ہے اور نہ کریگا اسپیکر صاحب ہم آپ کے سیکرٹری اسمبلی اور آپ کے سارے سٹاف کے بھی ممنون ہیں جس طریقے سے انہوں نے ہمارا ساتھ دیا اور ہمارے colleagues ہماری پارٹی کے ممبران اور ہماری الائنس ہماری بی این پی عوامی کے ارکان نے جس طرح ہمارا ساتھ دیا ہم ایک ہی طریقے سے چلتے رہے کچھ ارکان کچھ عرصے پہلے انہوں نے استعفیٰ دیے اگر وہ بھی یہاں ہوتے تو بہت ہی اچھا ہوتا اور جناب اسپیکر انشاء اللہ آنے والے وقت میں اگر خدا نے چاہا تو بھی اسی طرح رہیں گے، والسلام۔

جناب اسپیکر۔ بھوتانی صاحب آپ بات کرینگے، جی۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر)۔ جناب اسپیکر! آج ہمیں انتہائی خوشی ہو رہی ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں 70ء کے بعد بلکہ ہماری اسمبلی نے تو 70ء میں بھی اپنی مدت پوری نہیں کی تھی 60 سالہ تاریخ میں پہلی بار تمام اسمبلیاں بشمول ہماری اسمبلی کے اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہے یہ انتہائی خوشی کی بات ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی جمہوریت اسی طرح اپنی روش کرتی رہے گی اور آنے والی جتنی بھی اسمبلیاں ہیں وہ اپنی مدت پوری کریں گی تاکہ عوامی نمائندوں کو اپنے عوام کی خدمت کرنے کا پورا موقع ملے جناب اسپیکر! میں آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کا بھی شکریہ آدا کرتا ہوں کہ مجھے پانچ سال کے دوران بحیثیت ڈپٹی اسپیکر آپ کے ساتھ جو کام کیا آپ کی طرف سے بھرپور تعاون ملا جس کے لئے میں

آپ کا شکر گزار ہوں میں اپنے تمام ساتھیوں کا دوستوں کا قائد ایوان صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جب مجھے اجلاس کی صدارت کا موقع ملا تو انہوں نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا چھوٹی موٹی جو تلخیاں ہوتی تھیں وہ اس ہاؤس تک ہوتی تھیں اس کے بعد ہم سب colleague تھے بھائی تھے کسی کے دل میں کوئی رنجش نہیں تھی میں وزیر اعلیٰ جام محمد یوسف کو یہ credit دیتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار مسلسل پانچ سال تک continue اپنی چیف منسٹر ship کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا بلوچستان دوسرے صوبوں کے مقابلے میں ایک انتہائی پیچیدہ صوبہ ہے یہاں ہمیشہ مخلوط حکومت رہتی ہے جب یہ حکومت بنی تو یقیناً جانے کسی کو یہ یقین نہیں تھا کہ یہ حکومت اپنے پانچ سال پوری کریگی لیکن یہ جام صاحب کی قیادت تھی ان کا صبر و تحمل تھا برداشت تھا کہ وہ اپنی ساتھیوں کی تلخ باتیں بھی برداشت کرتے رہے اور آج ان کو یہ اعزاز ہے کہ وہ پانچ سال اس نے اپنے پورے کئی یقیناً جہاں تک ڈیپلمنٹ کا تعلق ہے پانچ سال میں بہت ترقی ہوئی ہے بہت زیادہ ترقی ہوئی شاید کبھی اتنی ترقی نہیں ہوئی جتنی اس دور میں اور خاص کے وزیر اعلیٰ جام صاحب کی سربراہی میں ہوئی ہے ہمارے دوستوں نے ہمارے وزیروں نے بھی ہمارے ساتھ تعاون کیا کچھ وزیروں نے ظاہر ہے ان کے محکموں کی نوعیت ایسی تھی کہ ان کو rigid ہونا پڑتا تھا سخت ہونا پڑتا تھا لیکن وہ کوئی زیادتی یا کوئی غرور والی بات نہیں تھی وہ ان کے محکمے کا تقاضہ تھا کہ ان کو سخت ہونا پڑتا تھا مثال کے طور پر احسان شاہ صاحب تھے بہت پیارے بہت اچھے بہت محبت کرنے والے لیکن چونکہ وہ خزانے کے مالک تھے خزانہ ان کے ہاتھ میں تھا تو اگر وہ سخت ریجنڈر ہوتے تو شاید اتنی ترقی نہیں ہوتی اور خزانہ اتنا ضائع ہوتا تو یہ بھی صوبے سے ان کی محبت تھی بلوچستان کے عوام سے ان کی محبت تھی کہ ان کو ریجنڈرہ کے بھی ہم سب کا ساتھ دیا اور تھوڑی سی لوگوں کی بلکہ ہم دوستوں کے گلے بھی لی لیکن وہ سارا ہمیں پتہ ہے کہ وہ ان کا positive ایک angle تھا اس کو ہم نے غلط طریقے سے نہیں لی جناب اسپیکر ہمارے کچھ وزیروں نے بھی ہمارے ساتھ تعاون کیا سوائے ایک دو کے جن پر ہمارا بہت بڑا حق تھا کیونکہ ان کے محکمے خاص کر کے ان کے محکموں کا تعلق جو تھا میرے ضلع سے تھا میرے حلقے سے تھا میرے اور جام صاحب کے ہمیں اور جام صاحب کو ان وزیروں نے وہ حق نہیں دیا جو کہ ہمارا حق بنتا تھا بہر حال امید کرتے ہیں کہ آئندہ جو بھی وزیر اس محکمے کا ہوگا تو ہمارے لوگوں کی یہ جوش کا بے شک ہے اس

کو دور کریگا نام میں اس لئے نہیں لے رہا ہوں کہ جنہوں نے نا انصافی کی ہے وہ سمجھ گئے جناب اسپیکر! میں اپنے تمام سرکاری آفیسران کا سیکرٹری صاحبان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ان پانچ سالہ دور میں ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا جب بھی ہم کوئی عوامی نوعیت کے عوام کے مسائل ان تک لے گئے انہوں نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا ظاہر ہے کبھی کبھی ہمارے اوپر بھی لوگوں کا پریشر تھا ہم کبھی کسی غلط کام کے لئے بھی انہیں مجبور کرتے تھے جو کہ وہ پابند نہیں تھے کہ کریں تو اس حوالے سے کچھ تلخیاں ہوتی تھیں لیکن بہر حال مجموعی طور پر انہوں نے ہمارا ساتھ دیا اگر وہ ساتھ نہیں دیتے تو شاید اتنی ڈیولپمنٹ نہیں ہوتی جتنی آج ہوئی ہے میں چیف سیکرٹری رند صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ جب سے آئے دو ڈھائی سال میں مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی چیف سیکرٹری صاحب کو کام کہا ہو اور وہ نہ ہوا ہو یا فون کیا ہو اس نے call back نہ کیا ہوا تقریباً سارے کام ہم نے ان کو کہے انہوں نے کئے اور کے بی رند صاحب کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو انہوں نے وزیر اعلیٰ کے ساتھ مل کے کیا جو کہ بلوچستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا تقریباً تین ہزار سرکاری ملازمین کو انہوں نے اور وزیر اعلیٰ نے مل کے ترقی دی جو کہ کئی سالوں سے ایک ہی گریڈ میں بیٹھے ہوتے تھے اور ایک بہت بڑا credit ہے جام صاحب کی گورنمنٹ کا اور خاص کر کے ہمارے چیف سیکرٹری صاحب تو یہ پورا credit وزیر اعلیٰ صاحب کو جاتا ہے اور ہمارے چیف سیکرٹری صاحب کو جاتا ہے جناب! میں اپنے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جناب اسپیکر! پانچ سالہ دور میں اگر میں بتاؤں تو صرف میں نے اپنے حلقے میں ایک سو پندرہ گاؤں کو بجلی دی واٹر سپلائی اسکیمیں دیں سچاس سرٹیکس دیں اور یقیناً ہر ایم پی اے نے وزیر اعلیٰ کے تعاون سے اتنا ہی کام کیا ہوگا تھوڑا ایجوکیشن کے معاملے میں ہم کمزور رہے ہیں ہاتھ کے معاملے میں وہ چونکہ کچھ priorities ہم نے اس طرف نہیں دی حالانکہ گریجویٹ اسمبلی تھی ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہماری priority ایجوکیشن کی طرف ہوتی لیکن ادھر ذرا اتنی نہیں دی جتنی ہونی چاہیے تھی کیونکہ ہم کسی اور ڈیولپمنٹ میں تھے بہر حال جتنی ہم نے اور سیکٹرز میں توجہ دی اگر ایجوکیشن سیکٹر میں بھی توجہ دیتے تو بہت اچھا ہوتا جو ایک کمی ہے لیکن یونیورسٹیز کافی بنی ہیں یقیناً اس سے بلوچستان کے لوگ افادیت حاصل کریں گے جناب اسپیکر! میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ آدا کرتا ہوں آپ کے تعاون کا اپنے اسمبلی کے سٹاف کا سیکرٹری صاحب تمام آفیسران کہ انہوں نے پانچ سال میں مکمل

تعاون کیا اور یہی وجہ ہے کہ یہ خوش اسلوبی سے چلی اور میں اپنے تمام ساتھیوں سے اسمبلی کے سٹاف سے آپ سے اور تمام اپنے سیکرٹری صاحبان سے اگر کوئی مجھ سے گستاخی ہوئی ہے تو اس کی میں معذرت خواہ ہوں لیکن وہ میری نیت نہیں ہوگی بے خیالی میں کچھ ہوا ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ آج جب ہم یہاں سے جائینگے رخصت ہو کے تو کوئی تلخی ہمارے درمیان نہیں ہوگی اور ہم سب بھائی بن کے رہینگے۔ بہت شکریہ۔
جناب اسپیکر۔ سردار مسعود لونی آج کچھ بولیں گے آج آخری دن ہے۔ جی۔

میر محمد عاصم کرد (وزیر مال)۔ جناب اسپیکر صاحب! ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں میں بھول گیا تھا لہذا کہ ہمارے جوڈیٹ اسپیکر صاحب اسلم بھوتانی جو اس کا کردار پانچ سال رہا میں اس کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں مجھے پہلے بولنا چاہئے تھا لیکن میں بھول گیا تھا on the record لانا چاہتا ہوں۔
جناب اسپیکر۔ جی سردار مسعود لونی صاحب۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات و معدنی ترقی)۔ جناب اسپیکر صاحب! ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلیاں آئینی مدت پوری کر رہی ہے تو مجھے زیادہ خوشی ہے جناب اسپیکر صاحب ہم لوگ تو یہاں آئے ہیں کچھ ہمارے جو colleague ہیں جو اس ٹائم وہ نہیں ہیں اسمبلی سے مستعفی ہو چکے ہیں ان لوگوں نے جو ہمارے دستیاب وسائل تھے جو ہم لوگ اپنے حلقے کے لئے جو خدمت کر رہے تھے اسکیمات کے لحاظ سے تو وہ جو ہے ان لوگوں نے نا انصافی کی وہ ہمارے پشتوں میں مثال ہے کہ پگڑیاں ان لوگوں کو ملیں جو باندھنا نہیں جانتے تھے تو انشاء اللہ یہ اللہ تعالیٰ خیر کریگا تو ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اگلی دفعہ بھی ہم لوگ انشاء اللہ اسمبلی میں ہو کے آئینگے۔ شکریہ جی۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی، جی محترم شمع پروین۔

محترم شمع پروین مگسی (وزیر سوشل ویلفیئر و اسپیشل ایجوکیشن)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا جناب اسپیکر! نیشنل اسمبلی نے اپنی پانچ سالہ آئینی مدت پوری کر کے اور interim Government بھی وہاں تشکیل دی گئی میں اپنی طرف سے اور تمام colleague کی طرف سے آپ کی طرف سے ان کو مبارکباد دیتی ہوں اور آج جیسے آپ نے کہا کہ یہ الوداعی سیشن ہے جس میں ہم سب کو بولنے کا موقع بھی دیا گیا ہے تو میں خوشی سے اس بات کی مبارکباد

دیتی ہوں اپنے جتنے بھی یہاں colleague تشریف رکھتے ہیں جو یہاں پر نہیں بھی ہیں ان کے کردار کے حوالے سے کہ پانچ سال کی مدت میں بہت اچھی طرح یہ اسمبلی آپ نے as custodian بہت impartial طریقے سے آپ نے چلایا اور اس سے پہلے کبھی اس طرح نہیں ہوا ہے کہ پانچ سال کی مدت پوری ہوئی ہے تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے ایک historical moment ہے ہم سب کے لئے یہاں پر جناب اسپیکر! یہ کہنا میں ضروری سمجھتی ہوں as female member of the Provincial Assembly کے پہلی دفعہ تاریخ میں پاکستان کی خواتین کو بہت بڑا موقع مل گیا تھا کہ انہوں نے بھی مل کے اپنے colleagues لیے ساتھ پانچ سالہ یہ جو ہمیں موقع ملا تھا اس میں ہم نے اپنی contribution کا اظہار کیا اور مل کے ہم لوگوں نے اپنے colleagues کے ساتھ برابر کے اس میں شریک ہوئے اور کام کئے یہ credit تو میں یہاں پر ضروری سمجھتی ہوں کہ یہ credit جناب صدر پرویز مشرف صاحب کو جاتا ہے اور یہاں کی اپنی صوبائی اسمبلی میں جو ہم بارہ خواتین یہاں پر تھے ہمارے ساتھ جتنے بھی ہمارے ممبرز تھے ان سب کا میں شکر یہ ادا کرتی ہوں آپ کا بھی اور ڈپٹی اسپیکر کا اور جتنے یہاں پر سیکرٹری جو یہاں تشریف رکھتے ہیں سیکرٹری ہماری اسمبلی اور ان کے اسٹاف اور جتنے بھی یہاں کے جو ممبران اسمبلی کے تھے انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ہمیں کبھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم پہلی دفعہ اس اسمبلی میں خواتین بھی آئیے ہوئے ہیں اور انہوں نے ہمیں بہت عزت بخشی آپ نے ہمیں عزت بخشی ایزمنسٹر جب ہمیں یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے سوالات آتے تھے تو ہم ان کے جواب بھی دیتے تھے اور پوری طرح اپنے ہوم ورک کر کے آتے تھے تو ہم ان سب کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے سب نے ہمیں موقع بھی دیا بولنے اور ہمیشہ ہماری عزت رکھتے تھے جناب اسپیکر! میں یہ کہنا ضروری سمجھتی ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی 20 تاریخ کو ہماری یہ اسمبلی تحلیل ہو جائیگی اور یہاں بھی ایک interim government ابھی آجائے گا president صاحب نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ الیکشن بھی جلدی ہونگے اور میں امید رکھتی ہوں کہ دوبارہ آئندہ کے الیکشن میں بھی خواتین کو موقع دیا جائے گا اور یہ تو پہلا موقع تھا اور بڑی اچھی طرح سے سب نے اپنے جوفرائض تھے انہوں نے انجام دیئے لیکن آگلی دفعہ زیادہ تعداد میں انشاء اللہ آئینگے اور اپنے بلوچستان کی

اسمبلی میں بھی زیادہ تعداد میں آئیگی اور امید رکھتے ہیں کہ اسی طرح یہ روایت کو برقرار رکھا جائیگا اور یہ کہنا میں ضروری سمجھتی ہوں کیونکہ جام صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں لیکن ان کے لئے میرے دل میں بہت عزت ہے انہوں نے ہم سب کو اکٹھے لے کر چلا اور اپنی ٹیم کو انہوں نے بہت ہی اچھی طرح سے گائیڈ لائنز دیے ہر وقت خاص طور پر ہم عورتوں کو اور کینٹ میں جو دو ہمارے ایک اور ہماری ممبر تھی وہ اس وقت موجود نہیں ہے یہاں پر تو بہت اچھی طرح سے انہوں نے ہمیں گائیڈ لائنز بھی دیے اور ہماری عزت کی وہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں اور امید رکھتی ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جیسے میں نے پہلے کہا کہ آئندہ اسمبلی میں بھی عورتوں کو موقع دیا جائیگا اور وہ یہاں پر اپنی contribution کا اظہار کریں گے ایک دفعہ پھر میں آپ کا بھوتانی صاحب اور جتنے بھی یہاں پر ہمارے ارکان اسمبلی تشریف رکھتے ہیں اور ہمارے سیکرٹریز اور سیکرٹری اسمبلی اور ان کے اسٹاف کو سب کو مبارکباد میں دیتی ہوں۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ امبروز جان فرانس۔

مسٹر امبروز جان فرانس۔ شکر یہ جناب اسپیکر! کہ آپ نے مجھے موقع دیا آج کیا کہوں اس کے لئے کسی تیاری کی ضرورت نہیں جو دل میں آئے گا جو دماغ کہے گا جو دیکھا جو سیکھا وہی کہو گا آج اسکول کا وقت بھی یاد آتا ہے کالج کا یونیورسٹی کا دور بھی یاد آتا ہے جیسے اکیڈمی سے فارغ ہوتے ہیں فیروں، ڈیزیا لنگ ہوتے ہیں اس میں بھی ان خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ آیا ہم نے یہ وقت کیسا گزارا ہے ہم کیسے رہے چاہے وقتی طور جدا ہوں یا ویسے جدا ہوں تو اس کا احساس ہوتا ہے کہتے ہیں انسان سلطان معظم ہو یا گدا گریا دیں ہر کسی کے دل میں پوشیدہ رہتی ہیں تو وہ اسی کے ذریعے زندہ رہتا ہے اور بعد میں کبھی اس کے دل میں یادوں کا دیب جل اٹھتا ہے اور اس کو اپنے ماضی نقوش صاف اور واضح نظر آتے ہیں جناب اسپیکر کہتے ہیں وہ وعدے کیا جو وفا نہ ہوئے میں بر ملا کہوں گا کہ جنرل پرویز مشرف صاحب نے جو اپنا وعدہ کیا تھا کہ یہ اسمبلی اپنی آئینی مدت پوری کریگی اور آج ہم یہ دیکھ رہے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جس طرح سے اس حکومت نے اپنی کارکردگی کی بناء پر ایک تاریخ رقم کی ہے اسی طرح اس اسمبلی نے بھی اپنی آئینی مدت پوری کر کے ایک تاریخ رقم کی ہے اور ایک ایسی مثال نے جنم لیا ہے کہ ہم چاہیں گے کہ آنے والی اسمبلی بھی اسی طرح سے اس روایت کو برقرار رکھیں ماضی میں اسمبلیاں آتی تھیں لیکن انہیں کچھ پیہ نہیں چلتا تھا

ان کے ذہنوں میں یہ ہوتا تھا کہ نہ جانے کل کیا ہو جائیگا اور اسی طرح سے ہوتا تھا کہ کوئی announcement ہوتی تھی کہ اسمبلیاں تحلیل ہو گئیں لیکن یہ اسمبلی اس طرح سے اپنا tenure پورا کر رہی ہے ہم مطمئن ہیں ہمارے لئے وہاں لنچ کا بھی بندوبست ہے ہم اس fore well میں بھی ساتھیوں سے ملیں گے جب ہم نے حلف اٹھایا میں نے کہا کہ ہم یہاں پر خادم بن کر آئے ہیں ہمیں عوام کی خدمت کرنی ہے خادم کا لفظ کہنا آسان ہے لیکن خدمت کرنا بہت مشکل ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں کہ ہم اس خدمت میں پورے اتر سکیں یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ ہمیں وہ پورا وقت ملا کہ ہم نے عوام کی خدمت کی پہلے جو ایک ہی tenure میں دو tenure میں تین tenure میں جو انہوں نے کام کئے اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے اپنے ایک tenure میں وہ کام کر دیے کہ ہم اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ ایم پی اے بنے ہیں اور انشاء اللہ آگے کی بھی امید رکھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوبارہ عوام کی خدمت کا موقع دیا تو ہم اسی طرح اپنی خدمات جاری رکھیں گے جناب اسپیکر! میں خاص طور پر آپ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ آپ نے بھی ایک تاریخ رقم کی کہ آپ کو سب سے زیادہ موقع ملا اور آپ نے اس ہاؤس میں ان ساتھیوں کو جس طریقے سے لے کے چلے اپنی مثال آپ ہیں ہم نے تو پہلے بھی آپ کے لئے گولڈ میڈل کا اعلان کیا تھا آج بھی کہیں گے کہ آپ گولڈ میڈل کے حقدار ہیں کہتے ہیں سونا کبھی اپنا رنگ نہیں بدلتا ہے لیکن انسان کا جو کردار ہوتا ہے وہ ہمیشہ یاد رہتا ہے جناب اسپیکر! اسی طرح سے میں ڈپٹی اسپیکر صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ انہوں نے اپنی خدمات بہتر طریقے سے انجام دیں میں قائد ایوان کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے پہلے خطاب میں کہ آپ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیکر چلیں اور ایک اچھی روایت قائم کریں اللہ کے فضل و کرم سے قائد ایوان نے اس روایت کو پورا کیا اور وہ پانچ سالہ دور میں اپنے ساتھیوں کو اس طرح سے ساتھ لیکر چلیں کہ کبھی بھی کسی کو خواہ وہ اپوزیشن ہو خواہ وہ ہمارے ساتھ کام کرنے والے ملازمین ہوں آج تک کسی کو مایوس نہیں کیا سب سے بڑھ کر انہوں نے جو اس صوبے کو ترقی دینے کے لئے اقدام کئے وہ قابل ستائش ہے مرکز اور صوبے میں جو تضادم کی پالیسی چلی آرہی تھی اس سے پرہیز کرتے ہوئے صوبے کو مالی وسائل سے نوازا جس سے ترقی آگے بڑھی کیونکہ جس چیز پر زیادہ اس

حکومت نے کام کیا انگریز کے ایک قول کے مطابق کہ ترقی ایک روڈ سے چلتی ہوئی پہنچتی ہے عوام تک تو سب سے بڑا عمل جو تھا وہ روڈ سیکٹر کا تھا تعلیم کا تھا صحت کا تھا ان پر خصوصی توجہ دی گئی اور اسی سے ہماری کارکردگی میں نمایاں تبدیلی آئی یہاں اس حکومت نے اس اسمبلی نے خواتین کی نمائندگی اور جب ہم سارے آئیے تو ہم نے دیکھا کہ ہمارے ساتھ یہاں ہمارے بہنیں بھی ہیں خواتین ہیں ہم اقلیت سارے تو نہ جانے اس ٹائم کیا سوچتے تھے کہ یہ کیسے چلیں گے معاملات لیکن اتنے اچھے طریقے سے ہم چلے اپوزیشن والے ساتھی ہمارے دوسرے ساتھی ہم سب ایک خاندان کی طرح پیار و محبت سے اور یہ سب ہی آپس میں آج بھی یہی باتیں کر رہے ہیں کہ ہم نے بہت اچھا وقت گزارا ہے خاندان میں چھوٹی موٹی بات بھی ہو جاتی ہے لیکن یہاں ایسی بات بھی نہیں ہے اور میں یہ کہوں گا کہ انسان ہے انسان خطا کا پتلا ہے اس سے کبھی بھی کوئی بات ہو سکتی ہے ملازمین ہیں ہمارے سیکرٹریز ہیں اسمبلی کا سٹاف ہے ڈرائیور ہیں سوئیچر ہیں جو بھی ہے ہم یہی کہیں گے کہ سب کا تعاون رہا ہمارے ساتھ ایک ایک بندے کے لئے ہم یہ کہیں گے کہ ایک مثال بنی ہے کہ کہا سنا میرا معاف کرنا تو جو آدمی معافی طلب کرے گا اور معذرت بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ بڑی اچھی بات ہے کہتے ہیں کہ کبھی بھی نفرت کو دل میں جگہ نہیں دینی چاہیے کیونکہ نفرت ایک ناسور ہے اگر نفرت کو دل میں جگہ دیدے تو وہ ناسور بن جاتا ہے اور ناسور کا کوئی علاج نہیں ہے تو ہم یہی چاہتے ہیں کہ خواہ وہ ڈیپارٹمنٹس ہوں اسمبلیاں ہوں سب مل ملاپ کی روایت کو اپنانی چاہیے یہ ہم سب کے لئے آگے بڑھنے کے لئے خوشحالی کے لئے بہت ہی اہم ہے جناب اسپیکر! مجھے اس چیز کا بھی دکھ ہے کہ جو آج ہمارے ساتھی یہاں پر موجود نہیں ہیں کوئی بھی وجہ ہو لیکن اگر آج وہ بھی یہاں پر موجود ہوتے تو اس سے خوشی اور بھی بڑھ کر ہوتی لیکن ہمارا پیار ہماری یادیں coordination ہمیشہ ان کے ساتھ رہیگا اور ہم یہ چاہینگے کہ جب نئی اسمبلی آتی ہے تو وہ بھی ہماری اس روایت کو دیکھتے ہوئے اس پر عمل کریں کہ جس طرح سے ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کیے اور ہم یہی چاہیں گے کہ جس طرح سے ہمارے قائد ایوان نے اس اسمبلی کو چلایا اس حکومت کو چلایا آنے والے قائد بھی ان کے نقش قدم پر چلیں اور ملک اور صوبہ ہمارا ترقی کریں آج آخری دن ہے ہمارے قائد ایوان نے بھی کہنا ہے میں ایک بار پھر اپنے تمام ساتھیوں کا قائد ایوان ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر صاحب کو خراج

تحسین پیش کرتا ہوں اور ان سے یہ چاہوں گا کہ میں تمام کے لئے دعا گو ہوں اور تمام ہمارے لئے دعا گوں ہو۔ بہت شکر یہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ شیخ جعفر خان مندوخیل۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مہربانی جناب اسپیکر! آپ نے بولنے کا موقع دیا ہے اس موقع پر جبکہ ہماری اس اسمبلی کا یہ آخری اجلاس ہے اور الوداعی اجلاس ہے سب سے پہلے آپ کا شکر یہ ادا کروں گا مبارک باد آپ کو دوں گا بلاشبہ آپ نے اس اسمبلی کو بڑے احسن طریقے سے چلایا ہے چونکہ میں تو اس اسمبلی میں مختلف ادوار میں رہا ہوں اور مختلف اسپیکر کے کنڈکٹس میں نے دیکھے ہیں سپیشلی یہاں جو اپوزیشن تھی وہ بھی appreciable ہوتی ہے کیونکہ اسپیکر ایک جج ہوتا ہے اس نے سائیڈ نہیں لینا ہوتا ہے سائیڈ شاید گورنمنٹ پنچر اس بات پر ناراض بھی ہوئی ہے لیکن اسپیکر کا جو رول ہے وہ آپ نے اچھے طریقے سے ادا کیا ہے اور جام صاحب کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ بحیثیت سی ایم انہوں نے چلائی جو بھٹو صاحب کی اسمبلی تھی انہوں نے گزارے تھے یہ اسمبلی ہے انہوں نے پانچ سال گزارے ہیں اور بڑے ترتیب سے یہ حکومت چلی ہے اس لحاظ سے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ یہ پانچ سال بڑے اچھے گزارے ہیں میں تو ذاتی طور ان پانچ سال میں عتاب کا شکار رہا ہوں صاف کہتا ہوں وہ منافق ہوتا ہے جو جھوٹ بولتا ہے لیکن بحر حال حکومت کی مجموعی کارکردگی بہتر رہی ہے خصوصاً ایم ایم اے والوں نے اس میں زیادہ اچھا رول پلے کیا ہے اور زیادہ فائدہ اٹھایا ہے اور ابھی ہم نے آگے کے لئے دیکھنا ہے کہ کس طرح کولیشن بنی ہے کس طرح اگلے انتخابات آنے ہیں خدا کرے اس سے بہتر اور اچھی اسمبلی آجائے اس سے خراب تو نہ ہو کیونکہ یہ جو اسمبلی ہے اس وقت جو اس نے اپنا ٹائم پورا کیا ہے ہم رات کو بستر میں ہوتے تھے کہ صبح کال آجاتی تھی کہ اسمبلی dissolve ہوگئی ہے کبھی رات کو دس بجے کال آجاتی تھی کہ اسمبلی dissolve ہوگئی لیکن ماشاء اللہ اس وقت جو اسمبلی ہے وہ اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہے اور اگر دیکھا جائے بحیثیت صوبائی حکومت کے اور فیڈرل گورنمنٹ کے اس دور میں جو کام ہوئے ہیں وہ قابل تحسین ہیں اگر دیکھا جائے جو بلوچستان میں ڈیولپمنٹ ہوئی ہے اس کی نظیر کبھی نہیں ملتی میں مختلف اسمبلیوں میں رہا ہوں بہت قریب سے دیکھا ہے آج جس محکمہ میں دس ارب سال کے خرچ ہو

رہے ہیں وہاں دس کروڑ بھی نہیں رکھے جاتے تھے۔ یہی حال تھا فیڈرل گورنمنٹ کے دوسرے محکموں کا خصوصی طور پر روڈ سیکٹر میں بلوچستان کو بہت توجہ دی گئی ہے واٹر سیکٹر میں دو بڑے پروجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ نے مکمل کئے ہیں میرانی اور سبکزی ڈیم اور آگے بھی دو تین پروجیکٹ ان لائن ہیں جن کے ٹینڈر ہونے والے ہیں۔ اس سے لوگوں کی مجموعی صورت حال بہتر ہوگی لوگوں کی جو حالت زندگی ہے اس پر بڑا اثر پڑیگا یہ خصوصی طور پر چیف منسٹر صاحب کی کوشش ہے کہ انہوں نے مختلف پراجیکٹ منظور کراوائے ہیں مختلف دیگر کام کئے ہیں وہ مبارک باد کے مستحق ہیں اسمبلی کی کارکردگی کا ایک اور بھی پیمانہ ہوتا ہے۔ حکومت کی کارکردگی بہت اچھی رہی ہے لائینڈ آرڈر کے سلسلے میں۔ وہ مجموعی طور پر اس خطے میں اچھی نہیں رہی ہے جیسے آپ افغانستان کا مسئلہ پچھلے دو decades کی۔ جو فال آؤٹ آئی ہے اس کے تھوڑے بہت اثرات بلوچستان پر رہے ہیں فرنٹیر میں زیادہ رہے ہیں وہ اپنی جگہ پر لیکن جہانک ڈویلپمنٹ ہے ڈویلپمنٹ جو اس حکومت نے کی ہے وہ کسی نے نہیں کی ہے اس کا میں بھی گواہ ہوں بحیثیت اسمبلی ممبر بلکہ 90 سے اس اسمبلی کا ممبر چلا آ رہا ہوں آج سترہ سال ہو گئے ہیں انہی ایوان میں مختلف شکل میں مختلف ایوانوں میں بیٹھتا رہا ہوں لیکن کبھی اتنی فریخی سے فنڈز نہیں ملے ہیں اور کبھی اتنا آرام سے کام نہیں ہوا ہے اپنے لئے میں نے کیا ہے اپنے طور پر تو یہ ٹھیک ہے گزر جاتا ہے انسان۔ بلکہ Longest hours of the day passes ہمارے یہ پانچ سال ایسے گزر گئے کہ جس کا پتہ بھی نہیں چلا ہے عبدالرحمن جمالی صاحب کی عمر بھی گزر گئی یہ ایک عرصہ ہوتا ہے کہ گزر جاتا ہے لیکن جہانک حکومت کی کارکردگی رہی ہے اور آپ کی اپنی کارکردگی رہی ہے بلاشبہ بڑے اچھے طریقے سے رہی ہے ڈپٹی اسپیکر صاحب جو تھے ہمارے فسٹ ٹائم سب سے ایکٹیو ڈپٹی اسپیکر تھے پڑھے لکھے بھی تھے تجربہ کار بھی اس لحاظ سے تھے۔ پولیس والا نہیں ایف آئی والا تھا بڑا سمجھدار تھا بڑے اچھے طریقے سے اعتماد کے ساتھ چلاتا رہا ہے اس سے بھی بعض وقت گورنمنٹ کو شکایت ہوتی رہی ہے کہ آپ ایک سائینڈ کو زیادہ تو جدیتے ہیں جس کو اپوزیشن کہتے ہیں لیکن اسپیکر ڈپٹی اسپیکر سب کا یہ رول ہوتا ہے انشاء اللہ ہماری دعا ہے کہ آگے کے لئے بھی اچھی اسمبلی آئے اور اچھے لوگ آئیں تاکہ اس کی اہمیت بڑھے لیکن بحیثیت اسمبلی ایک institution یہ سب سے بڑا ادارہ ہے یہ قانون سازی کرتا ہے یہ حکومت کو راستہ دیتا ہے یہ

حکومت کو ترتیب دیتا ہے لہذا اس کی اہمیت ملک میں باقی تین ستونوں سے بڑھ کر ہوتی ہے قانون بھی یہ بنا تا ہے عدلیہ کا راستہ بھی یہ منتخب کرتا ہے بیورو کرہیسی کے لئے یہ راستہ منتخب کرتا ہے اور بناتا ہے گورنمنٹ کے چلنے کے لئے یا بڑا ادارہ ہے اس کی اہمیت میں سمجھتا ہوں اس لحاظ سے ہونی چاہئے۔ اور خدا کرے ایسے ممبر آجائیں اس کے ممبر بطور ایک institution زیادہ خیال رکھیں اور بحیثیت institution اس کے لیول کو اوپر لے جائیں جب تک ایک institution اس کا لیول اونچا نہیں ہوگا اس وقت تک اس ملک میں صحیح جمہوریت بھی نہیں آسکتی ہے اور صحیح گورننس بھی نہیں آسکتی ہے گورننس اسمبلی کے معیار پر depend کرتا ہے اور اس کے اختیارات کے اوپر depend کرتا ہے۔ تو آپ اس وقت ہم دعا کر سکتے ہیں اور اس اسمبلی کے لئے میں نے کہہ دیا ہے بڑا اچھا وقت گزارا ہے زیادہ گلے شکوے انسان نہیں کرے گا کہ بھائی کیا ہوا ہے کیا نہیں ہوا آپ کی پارٹی کا میں نہیں کہہ سکتا آپ ادھر اسپیکر کی حیثیت سے بیٹھے ہوئے ہیں دوسرے دوست جو تھے ٹریژری پنجر میں بیٹھے ہوئے تھے اس سائیڈ سے میرا کوئی گلہ نہیں اور اس سائیڈ والے اگر آج ہمارے ساتھ ہوتے تو بہتر ہوتا اچھا ہوتا یہ اسمبلی مکمل ہوتی لیکن نہ ہونے سے بھی۔ مجھے کوئی غم نہیں ہے کچھ گلے ان سے ضرور ہیں بحر حال گزر جاتی ہے اللہ خیر کرے انشاء اللہ آگے بھی اس سے اچھی اور بہتر اسمبلی آئے گی جو کہ اس سے زیادہ وزن والی ہوگی اور اس سے بہتر طریقے سے چلا لے گی میں آخر میں آپ سب کا اسمبلی کے دوستوں کا اسمبلی کے اسٹاف کا سیکرٹری اسمبلی کا شکر یہ ادا کرتا ہوں اس دور میں میرے ساتھ سیاستدانوں کی بجائے بیورو کریٹ نے زیادہ تعاون کیا ہے ان کا بھی میں زیادہ شکر گزار ہوں یہ معاملات چلانے میں انہوں نے زیادہ کام کئے ہیں۔ سیاست دانوں میں ایسے منسٹر تھے جن کو کوئی ٹیلیفون کرتے کیونکہ ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن جو بیورو کریٹ تھے انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ جعفر خان منسٹر ہے یا جعفر خان منسٹر نہیں ہے انہوں نے وہی اہمیت دی میں خصوصی طور پر ان کا شکر گزار ہوں۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی جعفر خان۔ حیدر جمالی صاحب آپ کچھ کہیں گے۔

میر حیدر جمالی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! سب پہلے میں پاکستانی قوم کو مبارک باد دیتا ہوں کہ ہماری نیشنل اسمبلی نے اپنی مدت پوری کی جو ایک ریکارڈ ہے پاکستان میں۔ جناب عالی! اس

چیز کی کریڈٹ جو ہے خاص کر مسلم لیگ کی حکومت کو جاتی ہے کیونکہ یہ مسلم لیگ کی حکومت تھی چاہے وہ کولیشن کی صورت میں ہو چاہے وہ آزاد صورت میں ہو تو انہوں نے پاکستان کی تاریخ میں ایک نیا باب کریٹ کیا ہے جو پاکستان کی تاریخ کا حصہ ہے یہ چودھری صاحبان ہیں جتنے ہمارے لیڈر ہیں ان سب کو میں مبارک باد دیتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگی کی حکومت کو یہ کریڈٹ جاتا ہے۔ جناب عالی مجھے تو بہت کم عرصہ لگا ہے میں نے اس institution میں بہت کچھ سیکھا ہے میں نے اپنے ٹریڈری بنج والوں کو بھی دیکھا میں اپوزیشن والوں کو بھی دیکھا اپوزیشن والوں سے بھی ہم نے بہت کچھ سیکھا۔ خاص کر اپوزیشن والے جو بھی آتے تھے وہ سارا اپنا آئین رول اور جتنے بھی قانون تھے وہ پڑھ کر آتے تھے اس سے ہمیں بہت کچھ فائدہ ہوتا تھا کیونکہ ہم تو ایسے ہی بولتے تھے لیکن وہ جو آتے تھے to the point آئین کے حساب سے آتے تھے جو آئین پاکستان تھا اس کے حساب سے۔ یہ مجھے سیکھنے میں بہت فائدہ ہوا ہے یہ ایک حقیقت ہے اس میں یہ ان کو کریڈٹ دیتا ہوں کہ وہ پہلے پڑھ لکھ کر اور اپنی پوری تیاری کرا کے آتے تھے جیسے جعفر خان نے کہا کہ اگر وہ آج یہاں ہوتے اسمبلی میں ہوتے تو اور بھی مستحکم اپوزیشن ہماری ہوتی۔ لیکن اگر وہ آج نہیں ہے ساری پولیٹیکل پارٹی سے اس ایوان کے توسط سے اس فورم کے توسط سے میں یہ کہوں گا کہ اب جب سیاسی طور پر ایک الیکشن کا فیصلہ ہو گیا ہے تو مہربانی کر کے پاکستان کی ساری قوم بلوچستان کے سارے سیاست دان ان کو چاہئے وہ پولیٹیکل پراسس کو چلانے کے لئے بڑھانے کے لئے ان کو چاہئے وہ الیکشن میں حصہ لیں اور جو پروگرام حکومت پاکستان کی طرف سے دیا گیا ہے الیکشن شیڈول کی طرف سے دیا گیا ہے اس کو چلائیں گے تو یہ ایک نظام یہ جو ایک سسٹم چل پڑا ہے تو اس کو ہم سے تقویت ملے گی اور جب کل ہم آگے جائیں گے بھی سہی۔ کوئی ہماری فارن الیکشن جو دیگر رول آج پاکستان پر لگتے ہیں جب ایک ڈیموکریٹک سسٹم چلے گا تو اس قسم کے رول ہمارے اوپر نہیں آئیں گے۔ آج ہماری اس بلوچستان اسمبلی کا آخری اجلاس ہے میں کریڈٹ دیتا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان کو۔ کہ انہوں نے میری سرپرستی کی انہوں نے ایک بڑے بھائی کی جگہ پر میری سرپرستی کی ہے ٹھیک ہے فنڈز ہے وغیرہ کم ملے لیکن مجھے ایک سسٹم پر لا کر کھڑا کر دیا ہے آج میں واپس جاؤں گا اچھے طریقے سے جاؤں گا جو میں نے لوگوں کی بہتری کے لئے کام کئے ہیں انہوں نے میری مدد

کی ہے میں اچھائی کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ خالی ہاتھ نہیں جا رہا ہوں ان کے لئے میں کچھ نہ کچھ لے کر جا رہا ہوں یہ کریڈٹ جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کو ہے اور یہ ہماری حکومت کا ہے آپ نے اور ڈپٹی اسپیکر نے ہمیں اچھے طریقے سے ڈیل کیا ہے لیکن ان سے بھی میں نے کچھ سیکھا کہ حکومت کے ساتھ کیسے چلا جاتا ہے اور اپوزیشن کے ساتھ کیسے چلا جاتا ہے بھوتانی صاحب سے بھی کچھ سیکھا ہے۔ یہ بھی ہے پریزیڈنٹ مشرف کی حکومت نے جو حق دیا ہے تو یہ ہماری لیڈرز ہم سب فکر مند تھے آیا جتنی بھی جمعیت ہیں یہ اپنی لیڈرز اسمبلی لائیں گے یا نہیں لائیں گے یہ کریڈٹ اس حکومت کو جاتا ہے مرد بھی بیٹھے ہیں خواتین بھی بیٹھی ہیں اس قسم کی جتنی بھی باتیں تھیں ختم کر دی گئی ہیں۔ اور ایک پراسس چل نکلا ہے اس پراسس سے ہمارے ملک کو انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔ آخر میں میں آپ کا آپ کے اسٹاف کا اور خاص کر بلوچستان کے جتنے سیکرٹری ہیں ان کا مشکور ہوں جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے میری مدد اور راہ نمائی کی ہے اس راہ نمائی میں میں ان کا بھی مشکور ہوں آپ کے عملے کا بھی آپ کا بھی مشکور ہوں اور یہی امید اس لگن کے ساتھ جا رہا ہوں بلوچستان کی یہ قوم جو ایک نئے ڈگر پر چل نکلی ہے اور کامیابی سے ہم کنار ہوگی۔ شکر یہ جناب!

جناب اسپیکر۔ جی محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ۔

محترمہ روبینہ عرفان۔ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ آج ہم موجودہ جمہوری دور کے پانچ سال مکمل ہونے پر اس معزز اسمبلی میں آج ہم سب یہاں پر شرکت کرنے آئے ہیں اور مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار پانچ سال ایک ڈیموکریٹک حکومت نے اپنا دور پورا کیا اس کا کریڈٹ ایک لیڈر ایسا لیڈر جو پورے ملک کو منظم اور نظم و ضبط کے ساتھ لیکر چل رہا تھا اور چل رہا ہے یہ انکی وجہ سے میں یہ سارا کریڈٹ پریزیڈنٹ مشرف صاحب کو دیتی ہوں۔ اُسکے علاوہ بلوچستان اسمبلی کو جس طرح ہم یہاں پر آئے ہم تو سیاست کی پہلی سیڑھی تھے ساڑھے تینتیس فیصد لوکل باڈیز میں اور ساڑھے سترہ فیصد صوبائی اسمبلی نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں جو خواتین کو نمائندگی دی گئی۔ ہماری پہلی سیڑھی اور یہ انسٹی ٹیوشن یہاں پر جب ہم آئے تو میں سب سے پہلے جام صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں جس طرح سے گائیڈ کی اور جو ہماری غلطیاں تھیں اُسے نظر انداز کیا اور ہمیں گائیڈ کیا اور

یہاں پر جو ہمارے جتنے ممبرز تھے اُنکے ساتھ ہمیں جس طرح لیکر چلے چاہے وہ فنڈز کی نسبت ہو یا کسی پارلیسی یا کسی پارلیسی میننگ پر یا کسی اہم فیصلے پر اُنہوں نے ہمیں ہمیشہ سے اعتماد میں لیا میں اُن کو اس فلور کے توسط سے میں ذاتی طور پر اُنکا شکر گزار ہوں۔ اور میں شکر گزار ہوں آپ کی جناب اسپیکر صاحب! جس طرح آپ نے اس اسمبلی فلور کو چلایا آپ ہمیشہ سے impartial رہے۔ آپ نے ہمیشہ سے اپوزیشن کو اتنا ہی اہمیت دی جتنا کہ آپ نے ٹریڈری پیچرز کو دیا آپ نے جس balancing role جو آپ نے play کیا جس طرح سے آپ نے balance طریقے سے اس اسمبلی کو چلایا میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ حالانکہ اپوزیشن جمہوریت کا ایک اہم چپٹر ہے۔ اپوزیشن جس طرح اُنہوں نے اپنا role play کیا جس طرح سے وہ عوام کے توقعات سے یہاں پر آئے تھے اُنہوں نے اپنی جمہوری رائے اور اپنا جمہوری نظام ایک قانونی حق ایک بہت اچھی طرح استعمال کیا جو اُن کی تنقیدی اور جہاں پر اُنہوں نے تنقید کرنی تھی اُنہوں نے تنقید کی حکومتی ممبرز نے بھی جام صاحب کے توسط سے صوبے کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کیلئے اپوزیشن کی تعمیری تنقید کو نہ صرف برداشت کیا بلکہ جہاں پر ہماری غلطیاں تھیں جہاں پر ہماری جو کوتاہیاں تھیں ہم نے اُسے پورا کیا۔ اور اپوزیشن کو میرے خیال میں وہ بھی ہمارے colleagues ہیں اُنہیں آج بھی پتہ ہے کہ جو ترقی جام صاحب کی حکومت میں ان پانچ سالوں میں بلوچستان میں جو فنڈز یہاں پر آئے ہیں جو فنڈز اُنہوں نے یہاں پر دیئے ہیں چاہے اپوزیشن کو یا ٹریڈری پیچرز کو اور خاص طور پر میں خواتین کے حوالے سے بات کرونگی اُنہوں نے کبھی بھی ہمیں پیچھے نہیں رکھا۔ اُنہوں نے ہمیشہ ہمیں اپنے ساتھ لیکر چلا اور یہاں پر جتنی ڈیولپمنٹ ہوئی ہے بلوچستان میں اور میں سمجھتی ہوں جتنے جو فنڈز آئے ہیں یہ سب جام صاحب کی بدولت سے میں ضرور اس فلور پر کہنا چاہوں گی اور اپنے seasoned جو politicians یہاں پر بیٹھے ہیں میں اُن کا بھی بہت شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے ہمیشہ وقتاً فوقتاً ہمیں گائیڈ کیا اور ہمیں سمجھایا جہاں پر ہماری کوتاہیاں تھیں ہمیں سمجھا کر ہمیں بٹھا کر اور ہم سے مشورہ کیا ہمیں بتایا میں اُنکے لئے اُنکا بھی میں بہت شکر گزار ہوں۔ بلوچستان کی روایات کے مطابق پاکستان کی روایات کے مطابق اسلام کی روایات کے مطابق میں سمجھتی ہوں کہ بلوچستان اسمبلی نے جو عزت خواتین کو دی مجھے یہ کریڈٹ بلوچستان اسمبلی کے ممبران کی جام

صاحب کو آپ کو جناب اسپیکر صاحب یہ کریڈٹ آپ لوگوں کو جاتا ہے۔ ہم گھر سے پہلی مرتبہ نکلے تھے ہم اپنے ایک قبائلی نظام سے پہلی مرتبہ نکلے تھے اور جو confidence جو ہمیں دیا گیا یہاں پر اگر ہماری سرپرستی جام صاحب نہیں کرتے اور جس طرح دوسری حکومتوں میں آپ ٹیلی ویژن پر آئے دن دیکھتے ہیں کہ جس طریقے سے کرسیاں اٹھا اٹھا کر خواتین کو جس طرح سے بے عزت کر کے اپوزیشن ہو یا ٹریڈری پیچر کی خواتین جب بولنے لگتی تھیں انہیں بٹھا دیا جاتا تھا۔ یہ روایات اس اسمبلی میں نہیں رہیں۔ جس کے لئے میں اسمبلی کے تمام ممبران کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی روایات اور اپنی رسم و رواج کے مطابق جو عزت خواتین کو بخشی میں بہت شکر گزار ہوں۔ میں اپنے تمام بیورو کریٹس جو سیکرٹریز تھے انہوں نے بہت مدد کی ان پانچ سال کی جو tenure ہے اسمیں بہت مدد کی guidance دیا اور جتنے جو ہمارے کام وہاں پر اُنکے محکموں میں تھے اُنکو انہوں نے کیا۔ سیکرٹری اسمبلی سے جو رہنمائی جو guidance مانگتے تھے وہ ہمیشہ وہاں پر موجود تھے ہمارے لئے اور ہمیں کہتے تھے اس طرف آپ کو جو کام کرنا ہے جہاں پر کرنا ہے اس بابت ہمیں guidance دیتے تھے۔ جناب اسپیکر کسی بھی ڈیموکریٹک گورنمنٹ کو چلانا اور پانچ سال کی مدت کو پورا کرنا اور ایک balancing role اور ایک balanced حکومت رکھنا I don't need to say کہ میں یہاں پر کہتی چلوں کہ جام صاحب۔ جام صاحب نے جس طرح سے ہمیں اس اسمبلی کو balanced رکھا یہ انکی بدولت یہ پانچ سال کی اسمبلی یہاں پر بہت گردوغبار آئے بہت ساری اپوزیشن یہاں ہمارے اپنے ممبرز جو اُنکے تحفظات تھے جو خواتین کے تحفظات تھے ہر ایک ممبر کو انہوں نے لیکر ایک special notice لے کے انہوں نے ہمیشہ سے ایک اچھے انداز میں وہ ہمیں سب کو اچھی طرح سے اسمبلی کی روایات کو چلانے میں اور اس گورنمنٹ میں بیٹھنے کا ایک اچھا انداز سکھایا۔ آخر میں میں یہ کہتی چلوں کہ شاید ہم سے یہاں پر کوئی کوتاہیاں ہوئی ہوں شاید کوئی ایسی بات ہو شاید ہمارے اپوزیشن بھائیوں یا بہنوں کو اچھی نہیں لگی ہوں یا ہمارے اپنے ممبرز کو اچھی نہیں لگی ہوں تو میں اپنی طرف سے معذرت کرتی ہوں۔ مگر ڈویلپمنٹ کے حوالے سے میں کہوں گی کہ جناب اسپیکر کہ جتنی جو ڈویلپمنٹ ان پانچ سالوں میں ہوئی ہے یہاں پر میں اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جس طرح انہوں نے

coalition government کو ساتھ لیکر وہ آج چلے اور جام صاحب کو specially کہ coalition government میں جس طرح کہ آپ کو بھی معلوم ہے آپ نے بھی اسمبلی چلائی ہے کہ کس دور سے گزرنا پڑتا ہے کہ ایک coalition government کیونکہ ہر کسی کا انداز اور پھر ایک اتنے بڑے بڑے محکموں میں بیٹھے ہوئے وزراء تھے کہ ہر ایک کی کرسی جو ہے کافی وزنی اور ان کو روکنا۔ یہاں پر میں ضرور کہوں گی کہ ہماری خواتین کو ہمارے جو coalition government کے جو ایم ایم اے کے ارکان اسمبلی تھے with due respect انہوں نے کبھی بھی ہمارا کام نہیں کیا۔ چاہے ہیلتھ کے ڈیپارٹمنٹ میں آج ہم اگر رو رہے ہیں یہاں پر یا ایجوکیشن کی آپ سے جو ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کوئی کام نہیں کیا تو یہ ہماری غلطی نہیں ہے ہمیں کام کرنے نہیں دیا گیا۔ ہمارے فنڈز ابھی بھی کئی محکموں میں پھنسے ہوئے ہیں جہاں پر کام نہیں ہو رہا مگر اب چونکہ جام صاحب خود انکی سربراہی یا نگرانی کر رہے تھے اب جا کے وہ کام شروع ہوئے ہیں پانچ سال کے بعد چار سال کے بعد۔ تو یہاں پر میں ڈپٹی اسپیکر صاحب سے متعلق بھی کہتی چلوں ڈپٹی اسپیکر نے جو اپنا کردار ادا کیا وہ ایک بہت اچھا اور مثبت سوچ کے انسان ہیں اور جو انہوں نے اگر اپوزیشن یا ٹریڈری پنچر کی اگر کوئی تنقید کی یا کوئی بات کی تو وہ ایک تعمیری تنقید اور ایک اچھی تنقید تھی۔ میں اپنے تمام اسمبلی اسٹاف کا بھی شکر گزار ہوں جو ہمیشہ سے alert اور ہمیشہ چوبیس گھنٹے یہاں پر ہمارے ساتھ ہمارے لئے تھے۔ اور ایک بار پھر میں اپنے تمام ممبرز کو جو یہاں پر ہیں اور امید کرتی تھی کہ ہمارے اپوزیشن بھی ہوتے آج ہماری ایک اپوزیشن کے ممبر شفیق احمد بھائی جو بیٹھے ہیں میں انکا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی ہمیشہ سے guidance اور عزت جو بلوچستان کے لوگ اور کچھ نہیں مانگتے صرف اپنی عزت مانگتے ہیں وہ دیا میں اس پر انکی بھی شکر گزار ہوں۔ اور میں اپنے تمام ممبرز کا بھی شکر گزار ہوں اور specially جام صاحب کا اپنی بیورو کریٹس کا ایک بار پھر سے اور اپنی خواتین ممبرز کا جنہوں نے ہر فیصلے پر ہم نے سب نے ایک مل کے team work کیا جو ہم یہاں پر سب بیٹھے ہیں I think I am very thankful to you all and thank you so much۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ تمام ایم پی ایز وزراء اور سیکرٹری صاحبان اور پریس کے جو ہمارے دوست بیٹھے ہوئے

ہیں اجلاس کے بعد انکا لُنج ہمارے ساتھ ہوگا۔

شہزادہ فیصل داؤد (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں جناب جام صاحب جو کہ چیف منسٹر بلوچستان ہیں اسوقت اُنکو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ الحمد للہ یہ واحد اسمبلی ہے بھٹو صاحب کا دور تو ہمیں یاد نہیں ہے جعفر خان صاحب کو یاد ہوگا لیکن یہ پہلی اسمبلی ہے جو میرے knowledge میں ہے اس نے الحمد للہ پانچ سال کی مدت پوری کی۔ اور بڑے اچھی طرح سے ہماری یہ مدت پوری ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے اپوزیشن کے ساتھیوں نے بھی اپنا بڑا اچھا کردار ادا کیا ہے۔ اور جو ہمارے وزراء کرام جو اسوقت ہمارے ساتھ نہیں ہیں انہوں نے بھی اپنا اچھا رویہ ہر کسی کے ساتھ اپنایا۔ گلے تو بہت ہوں گے شاید ساتھیوں کو اُن سے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ سو فیصد کام سب کے ہوں۔ جتنے کام ہو سکتے تھے جو ہماری نصیب میں تھے یا جو ہمارے بلوچستان کے عوام کے نصیب میں تھے وہ الحمد للہ ہوئے اور ایسی مثال شاید آپ کو آج سے پہلے کسی حکومت میں نہیں ملی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ میں جناب اسپیکر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ڈپٹی اسپیکر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہمارے جتنے اسوقت سیکرٹری صاحبان ہیں چاہے وہ جس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اُنکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے کام جتنے اُن کے بس میں تھے وہ کر سکے۔ گلے شکوے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ضرور ہونگے لیکن چونکہ یہ ایک اچھا موقع ہے اور آخری دن ہے اسمیں گلے شکوے نہیں ہونے چاہئیں۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھی طریقے سے سسٹم چلایا اور میں ساتھ ساتھ اسمبلی کا اسٹاف محمد خان مینگل صاحب ہیں اور جتنے بھی ساتھی یہاں پر اور پریس کا بھی اور میڈیا کا سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے اپنے فرائض انجام دیئے اور آخر دم تک جیسا کہ آج ہے آج بھی وہ بلوچستان کے عوام کی خدمت میں یہاں موجود ہیں اور عوام کو معزز اسمبلی کی ساری پروسیجر کارروائی دکھا رہے ہونگے باقی جو آپ نے آج اعلان کیا ہے اسمیں میں سرپرائز تو نہیں ہونگا لُنج کا اعلان جو اسپیکر صاحب نے کیا میں شکر گزار ہوں اسپیکر صاحب کی بھی کہ جو انہوں نے اپنی بلوچستان کی روایات کو رکھے اور لُنج کا اعلان کیا اور یہ ایک اچھا شگون ہے کہ اسمیں ساتھی جن کے گلے شکوے ہوں گے وہ اسمبلی کے بعد بھی اپنے گلے شکوے ایک دوسرے کو سنائیں۔ اور باقی سب سے زیادہ

میں فیڈرل گورنمنٹ کی ہاں میں ہاں ملا کر اُنکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنرل مشرف کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ جو کام اُنکے دور میں ہوئے بلکہ جتنے بھی ساتھی ہم یہاں پر بیٹھے ہیں شاید وہ میری تائید کریں گے کہ جتنے وقت میں جتنے اُنکے tenure میں جتنے کام ہوئے بلوچستان میں وہ آج تک نہ کبھی ہوئے تھے نہ کبھی آگے ہونگے۔ الحمد للہ آج جیسا کہ ڈپٹی اسپیکر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے حلقوں میں اربوں روپوں کے کام ہوئے ہیں اسپیشلی ہمارے قلات میں جب پریزیڈنٹ صاحب کو جام صاحب کے ذریعے جب میں نے دعوت دی وہ تشریف لائے پرائم منسٹر صاحب جمالی صاحب تشریف لائے گورنر بلوچستان صاحب چیف منسٹر صاحب خود سب تشریف لائے اور الحمد للہ سات ارب روپوں کی قلات میں گیس میں نے اُنکے توسط سے دلائی۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ اور اُنکے رسول کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہ بلوچستان کے عوام کے نصیب میں تھا اور خاص طور پر قلات کے عوام کو کہ یہ اُنکو 57 سال کے بعد پاکستان بننے کے بعد جنرل پرویز مشرف صاحب کے دور میں اُنکو یہ گیس عطا ہوئی اور صرف گیس نہیں بلکہ جتنے بھی زرعی قرضے تھے قلات کے عوام کے ایگریکلچرلوز کے پانچ لاکھ روپے تک کے جو قرضے اُن کے اوپر تھے وہ سارے معاف کئے گئے۔ اور اسکے ساتھ simultaneously ایم سی ایچ سینٹرز دیئے گئے ٹیکنیکل ٹریننگ اسکولز دیئے گئے ہاسپٹلز دیئے گئے اور پانچ کروڑ کا ایک پیکیج دیا گیا جس سے ہم قلات سٹی کو پورے کو بلیک ٹاپ کیا اور اسٹریٹ لائٹس لگائے گئے اُن پیسوں سے۔ الحمد للہ پہلے تو یہ نہیں لگتا تھا کہ جی یہ بلوچستان کا ایک دارالخلافہ تھا لیکن آج اُس میں تھوڑی سی ایک چمک دمک نظر آتی ہے اسٹریٹ لائٹ اور روڈوں کے حوالے سے کہ جس سے وہ لگتا ہے کہ جی یہ کبھی ایک دارالخلافہ تھا بلوچستان کا۔ باقی اسکے علاوہ بلوچستان میں جو اسکیمز ہوئیں اُس سے تو بلوچستان کے عوام بھی آگاہ ہونگے اور ہمارے جام صاحب کے توسط سے جو کہ وہ اسلام آباد جا کر bother کا لفظ تو نہیں کہوگا گا اُنکو pressurize کر کے بلوچستان کے لئے فنڈز لائے جس میں ہر ڈسٹرکٹس کو اُنکا share ملا خصوصاً کمیونیکیشن اینڈ ورکس۔ پلاننگ اینڈ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ میں کوئی آج تک یہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی ڈسٹرکٹ کو روڈ نہیں ملا۔ الحمد للہ ہم نے بھائی چارے سے ہو سکتا ہے کسی کو تھوڑا اوپر روڈ ملے ہوں کسی کو تھوڑے کم ملے ہوں لیکن الحمد للہ بلوچستان کے ہر ایک ڈسٹرکٹ میں بلکہ اُنکے سٹی میں اور کوئٹہ سٹی میں اور شروڈی صاحب کے جو ہمارے

گذشتہ منسٹر صاحب تھے اُنکے سٹی میں اربوں روپے کے پیکیجز دیئے گئے جس سے آج الحمد للہ روڈز بلوچستان کے خاص طور پر کوئٹہ سٹی کے روڈز آپ کے سامنے ہیں۔ اور انشاء اللہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں قابل سمجھا یا اُنکا رحم و کرم ہم پر ہوا تو انشاء اللہ اگلی اسمبلیوں میں ہم جیسا کہ بلوچستان کی خدمت کرتے رہے تھے گذشتہ زمانوں میں اور آج کے دور میں جب اُنہوں نے ہمیں منتخب کر کے اسمبلی میں لائے۔ اور انشاء اللہ اگر اُنہوں نے مزید سمجھا ہم اُنکی خدمت کرتے رہیں گے چاہے ہمارے ایک ایک ممبر جو ہمارے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں چاہے ہمارے منسٹر صاحبان ہمارے ایم پی ایز صاحبان اور ہمارے جتنے بیورو کریٹس ہیں جو اس وقت ہمارے ساتھ یہاں پر تشریف رکھے ہوئے ہیں تو انشاء اللہ میں اُن سے یہ اُمید کرتا ہوں کہ جو زیادہ تر بلوچستان سیکرٹریٹ سرورسز سے کہ وہ بلوچستان کی ایسے ہی خدمت کریں گے جیسا کہ اُنہوں نے گزشتہ دوروں میں اور یہ ہمارے دور میں جو خدمت کی۔ اور باقی ایک دفعہ پھر میں جام صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنے ذاتی ٹائم دیکر ہمیں ہمارے مسئلے مسائل ہمیں جو پیکیجز دیئے ہمارے ڈسٹرکٹس کیلئے میں اُنکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور خاص طور فنانس منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے پانچ سال میں ہمیں کوئٹہ سٹی کے فنڈز نہیں دیئے اور اُسکا اُنکی بھی مہربانی شاید اُنکی کوئی وجوہات ہوگی اسمیں جو اُنہوں نے ہمیں نہیں دیئے۔ اور میں افسوس سے ایک چیز کہوں گا کہ بھوتانی صاحب نے اُنکا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے مجھے اسمبلی سے معطل کیا۔ تو اسمیں میری غلطی ضرور ہوگی جو اُنہوں نے مجھے معطل کیا۔ لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں کہ میری اسمیں غلطی تھی۔ any way میں پھر سے اس معزز اسمبلی کا جیسا کہ ہمارے فرانس صاحب نے فرمایا بہت اچھی تقریر کی اُنہوں نے کہ ہم اپنے ایک ایک ملازم کا جو یہاں پر ہمارے ساتھ ہیں ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے دل لگا کر ہمارے ساتھ اپنا ٹائم گزارا۔ اور اُسکے علاوہ میں ہمارے خاص طور پر جو ہمارے اس ٹائم پیراز جو موجود ہیں اُنکا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنا کام اچھی طرح سے کیا اور ایک الاؤنس کی صورت میں میں جام صاحب سے ایک ریکویسٹ کرونگا انشاء اللہ بلکہ سارے منسٹر صاحبان اور ایم پی ایز صاحبان اسمیں ہمارا ساتھ دیں گے کہ ہمارے ڈی پی آر کے جو فوٹو گرافرز ہیں اُنکو کچھ works and privileges بنتے ہیں تو میں جام صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ

اُنکے جو works and privileges ہیں اپنے سیکرٹ فنڈز سے اُنکو کچھ عنایت کریں۔ اور جو ہمارے یہاں پر بلوچستان اسمبلی کے جو ہمارے یہاں پر ساتھی ہیں جنہوں نے ہماری اتنی خدمت کی بلوچستان اسمبلی میں اُنکے بھی جو works and privileges بنتے ہیں وہ بھی kindly اُنکو دیئے جائیں۔ کیونکہ آج آخری دن ہے میں اسکو آخری دن تو کبھی نہیں کہوں گا الحمد للہ ہم بلوچستان میں ہی رہیں گے اور بلوچستان ہمارا صوبہ ہے اور بلوچستان ہماری عزت ہے۔ اور انشاء اللہ بلوچستان کیلئے ہم لوگ اور اپنے ملک پاکستان کے لئے جو خدمات ہم دے سکتے ہیں انشاء اللہ ہم اس سے اپنے کو پیچھے نہیں کریں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ محترمہ آمنہ خانم۔

محترمہ آمنہ خانم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے ہم سب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آج اسمبلی اپنی پانچ سالہ مدت پوری کر رہی ہے۔ اسکے علاوہ یہ پہلی دفعہ اسمبلی کی تاریخ میں خواتین کو اتنی زیادہ نمائندگی دی گئی۔ اس کا کریڈٹ جنرل مشرف صاحب کو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے خواتین کو اتنی نمائندگی کبھی نہیں دی گئی۔ خواتین کو اتنی زیادہ نمائندگی دینے سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ لیڈیز کے مسائل بہت زیادہ حل ہوئے ہیں۔ اور اُنکے بہت سارے کام پورے ہوئے ہیں۔ جنرل مشرف صاحب نے بلوچستان میں بہت سارے ترقیاتی کام کرائے ہیں جو کہ اس سے پہلے کسی نے اتنے زیادہ کام نہیں کروائے ہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ مشرف صاحب دوبارہ بھی پریزیڈنٹ بن کر آئیں تاکہ بلوچستان میں اسی طرح سے ترقیاتی کام ہوتے رہیں۔ اس کے علاوہ میں جام صاحب اور احسان شاہ صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے بھی اپنے پانچ سال میں بہت زیادہ ترقیاتی کام کروائے ہیں جس میں اُنکی کارکردگی قابل تعریف ہے۔ اسکے علاوہ ہمارے لیڈیز چیئرمین جو ہمارے انچارج ہیں لیڈیز چیئرمین کی منور صاحبہ اُنکی بھی کارکردگی قابل تعریف ہے انہوں نے ہمارے ساتھ بہت زیادہ تعاون کیا اتنے گذشتہ پانچ سالوں میں۔ اسکے علاوہ جناب اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی کو پانچ سال کی مدت پوری کرنے کی خوشی میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے پرزور سفارش کرتی ہوں کہ اسمبلی اور ایم پی ایز ہاسٹل میں کام کرنے والے ملازمین کو ایک بونس تنخواہ بمعہ الاؤنسز دیئے جانے کی منظوری دیں۔ (اراکین نے

ڈیسک بجائے)۔ جناب اسپیکر! اسکے علاوہ میں اپنے فنڈز کے حوالے سے یہ بات کہنا چاہوں گی کہ میں نے اپنے فنڈز سے کافی حصہ خضدار میں قلات میں اور دیگر کافی علاقوں میں کام کروائے ہیں اور زیادہ تر کام میں نے ایجوکیشن سیکٹر میں کروائے ہیں۔ کیونکہ جناب اسپیکر صاحب! اگر بنیاد بہتر ہوگی تو ہمارا معاشرہ بہتر ہوگا۔ اور آخر میں میں دعا گو ہوں کہ انشاء اللہ اگر اللہ نے مجھے دوبارہ یہ موقع فراہم کیا تو میں اپنے بلوچستان کے لئے اس سے زیادہ ترقیاتی کام کرواؤں گی۔ شکریہ۔ (ڈیسک بجائے گئے)۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ۔ جی شاہ زمان صاحب۔

شاہ زمان رند۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں شاہ زمان جب بھی آپ کی باری آتی ہے وقت کم ہو جاتا ہے۔

شاہ زمان رند۔ اچھا مجھے تو وقت زیادہ لینا چاہئے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن اتفاق ہے اب ایک نچ گیا جام صاحب، احسان شاہ صاحب اور شفیق صاحب کو بھی موقع دینا ہے۔

شاہ زمان رند۔ آج چلنے دو آپ نے کھانے کا بندوبست بھی کیا ہے کھانا بھی یہی available ہے پھر جلدی کس بات کی ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے میں جو اسمبلی کی پانچ سالہ مدت ہے اُس پر پاکستان کے تمام اداروں کو تمام اُن لوگوں کا شکریہ جن کی مہربانی سے اسمبلیوں نے اپنی پانچ سالہ مدت پوری کی جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں اُس جمہوریت کا صحیح راستہ ہے جس جمہوریت پر ہم چل رہے ہیں جو تسلسل ہے جمہوریت کا کیونکہ دنیا میں ہم جاتے ہیں اسپیکر صاحب وہاں کوئی خاص چیز نہیں ہے وہاں کوئی الگ ساسٹم نہیں ہے صرف ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں ملک یا ہمسایہ ممالک کو اپنے لیتے ہیں یا دنیا کے باہر جہاں پر ڈیموکریسی ہے ہم کہتے ہیں اُن کی ڈیموکریسی ہم سے بہتر ہے اُس کی وجہ کیا ہے جناب اسپیکر صاحب اُسکی سب سے بڑی وجہ وہاں جمہوریت کا تسلسل ہے یہی تسلسل جو اب ہو رہا ہے یعنی اگر آئینی حوالے سے عوامی نمائندے منتخب ہو کے آتے ہیں اُنکو ٹائم پیریڈ چار سال کا دیا جاتا ہے اُنکو ٹائم پیریڈ تین سال کا دیا جاتا ہے اُنکو ٹائم پیریڈ پانچ سال کا دیا جاتا ہے وہ اپنا پورا کر کے اس کے بعد پھر اُس process میں دوبارہ چلے جاتے ہیں یعنی پھر الیکشن میں چلے جاتے ہیں اُس کے

بعد نئی اسمبلیاں آتی ہیں یہ ڈیموکریسی ہے یہ جمہوریت ہے یہ تسلسل اگر جاری رہتا ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کے اس کے بعد جتنی ایجنسیاں ہیں جو ڈیموکریسی کے خلاف ہونگی جو ڈیموکریسی کو نہیں چائیں گے اگر یہ تسلسل اس طرح جاری رہا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس تسلسل کو کوئی توڑ سکتا ہو اور جمہوریت کے آڑے کوئی آسکتا ہو جناب اسپیکر صاحب خوش نصیبی ہے پاکستان کے لوگوں کی اور بلوچستان کے لوگوں کی کہ ان کو یہ خوشحالی کا دور نصیب ہوا ان کو یہ جمہوریت کا دور نصیب ہوا اور وہ ٹائم ٹیبل بھی پورا ہوا اس میں جناب اسپیکر صاحب! یہاں ہماری کارکردگی رہی اسمبلی کے اندر یا اسمبلی کے باہر شاید ہمارے علاقے کے لوگ کو زیادہ جانتے ہو ہم نے ان کیلئے کتنا کام کیا ہے وہ بھی جانتے ہونگے لیکن جناب اسپیکر صاحب! جس اسمبلی میں تقریباً 99 قراردادیں پاس بھی ہوئیں 45 مسودہ قانون لایا گیا جو اس اسمبلی کا کام تھا اس میں 40 منظور ہوئے تحریک استتقاق وغیرہ تو اس اسمبلی میں ایک اور خوبی اس اسمبلی کی میں بتاؤں اور ہمارے ہاں لوگ کہتے ہیں کہ یہاں جمہوریت نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب صرف بلوچستان اسمبلی میں ایم ایم اے کی جو الائنس تھی وہ ایک پارٹی نہیں تھی انتخابی الائنس تھی اس میں تقریباً چار یا پانچ جماعت تھی اس کے علاوہ بلوچستان میں تمام بولی بولنے والے لوگ جن کی الگ الگ شناخت تھی الگ الگ انکی پارٹیاں تھیں انکی نمائندگی تھی اور وہ بھی تقریباً سات سے آٹھ پارٹیاں بنتی ہیں جناب اسپیکر صاحب! ہم جس پارٹی سے منتخب ہو کر آئے ہیں پہلے ہم بھی ملت پارٹی سے منتخب ہو کے آئے تھے اس کے بعد ہماری بھی ایک انتخابی الائنس تھی نیشنل الائنس جس میں بی این پی عوامی بھی تھی اس کے علاوہ نیشنلسٹ ہمارے جتنے بھی نیشنلسٹ ہیں یہاں ان سب کی نمائندگی یہاں تھی مسلم لیگ کی ہم مسلم لیگ میں پھر ضم ہو گئے اسی طرح پیپلز پارٹی یعنی جتنے بھی پاکستان میں بسنے والے لوگ ہیں ان کی نمائندگی بلوچستان میں تھی بلوچستان میں جتنے لوگ بستے ہیں انکی نمائندگی تھی یہی جمہوریت ہے اسپیکر صاحب ہر وہ فرد اپنے عوام کی خوشحالی کیلئے کوئی struggle کر رہا ہے کوئی جدوجہد کر رہا ہے وہ اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس اسمبلی میں اپنے عوام کیلئے بات کر سکتے تھے جناب اسپیکر صاحب جو پانچ سالہ دور تھا میں شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں اپنے فیڈرل منسٹرز کے تمام اور پرائم منسٹر آف پاکستان کا اور پریزیڈنٹ آف پاکستان کا کیونکہ یہاں بلوچستان میں جتنے بھی میگا پراجیکٹ ہوئے اور جتنے بھی بہت زیادہ کام ہوئے اور سات سالہ

بلوچستان کی جو محرومیاں تھیں انکو مد نظر رکھ کے ان محرمیوں سے ہمیں چھٹکارا دلانے کیلئے اس پسماندگی سے چھٹکارا دلانے کیلئے انہوں نے ہمیں بڑے بڑے پراجیکٹ دیئے ہمیں فنڈز دیئے تاکہ ہمارے صوبہ بلوچستان کے لوگ جو پسماندہ ہیں وہ بھی خوشحالی کی طرف گامزن ہو جناب اسپیکر صاحب اس کے علاوہ صوبہ بلوچستان میں میں جہاں جاتا تھا تو پہلے بھی کہتے رہے تو ہمارے جو ہے جیسا آغا فیصل صاحب نے پہلے بھی کہا کہ گلے اور شکوت نہیں ہونے چاہئے تو جناب اسپیکر صاحب گلے اور شکوت نہیں ہے یہ اسمبلی میں پہلے بھی بات کرتے تھے آج بھی صرف ان کو یاد دہانی کروانا چاہتے ہیں یہ وقت گزر جاتا ہے آج آپ لوگوں کا پانچ سال گزر گئے کل کوئی اور آئے گا اس کا بھی پانچ سال گزر جائے گا اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا حال جو ہے اپوزیشن سے بھی بدتر تھا جو ہمارے ساتھ ہو اوہ سب کے سامنے تھا کہ ہمارے ساتھ کیا کچھ ہوا اور جتنے بھی ہمارے منسٹر صاحبان ہمیں ایک دو اگر وہ بھی دوستی میں ایک دو یا تین سے زیادہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں جنہوں نے ہمارے جو ہے کام آنا اُسکے علاوہ کوئی ایسا منسٹر نہیں تھا جس نے اس پانچ سال کے پریڈ میں ہمارے لوگوں کو obligate کرنے میں اپنا رول ادا کیا کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں ہم اپنی ذات کے لئے اُنکے پاس نہیں جاتے تھے نہ اپنی ذات کیلئے کچھ کرتے تھے ہم اپنے لوگوں کیلئے کچھ مانگتے تھے کوئی اسکیم مانگتے تھے کوئی روزگار مانگتے تھے اگر ان سے نہیں ہوا یہ وقت گزر گیا لیکن ان کو کرنا چاہئے تھا جناب اسپیکر صاحب اسی طرح ہمارے بیورو کریسی کے نمائندے ہیں میں ان کا بھی شکریہ لیکن شکریہ تو سب کا ادا کرونگا لیکن ان میں بھی ایسے لوگ ہیں جو عوامی نمائندوں کے آگے جو روڑے اٹکاتے تھے تاکہ اُنکے کام جو ہے یعنی بہانے کرتے تھے کہ اُنکا کام نہ ہو جائے جناب اسپیکر صاحب! میں یہ کہتا ہوں وہ بھی بلوچستان کے لوگ ہیں کیا بحیثیت بلوچستانی کوئی بلوچ نمائندہ یا کوئی اور بلوچستان کا کوئی عوامی نمائندہ ہو کسی کے پاس عوام کے کسی کام کیلئے جائے میں سمجھتا ہوں اس کو کوئی بہانے کرنے کی ضرورت نہیں چاہئے کیونکہ وہ کسی غریب یا مسکین کا کام ہوگا اگر وہ بھی یکسوئی اور دلجوئی سے بلوچستان کے لوگوں کے کام اور مسائل حل کریں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے یہاں اتنے زیادہ مسائل ہیں کہ وہ حل بھی نہ ہو میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کا شکریہ اسلئے ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ قائد ایوان رہے ہیں اگر بلوچستان کے طول و عرض میں کہیں زیادہ کہیں کم بلوچستان حکومت کی طرف سے شاید ہوئے ہیں جتنے

بھی ہوئے ہیں اُس میں کچھ اضلاع میں جن کو زیادہ فنڈز دیئے گئے اور کچھ میں کم دیئے گئے لیکن پھر بھی یہ کام بلوچستان میں ہوئے ہیں اس لئے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ پانچ سال تک بیٹھے رہے انہوں نے جو فنڈنگ کی اُس میں رواداری تو نہیں کی لیکن پھر بھی بلوچستان کے لوگوں کو فائدہ ہوا اس لئے ہم انکا شکریہ ادا کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اس کے علاوہ میں جاتے جاتے آخر ایک بار پھر میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ہمارے ایم پی اے صاحبان کا اپنے تمام منسٹر صاحبان کا سیکرٹری اسمبلی اور اسٹاف کا پورے سیکرٹریٹ کا اُن کا جو ہے کوئی بونس تھا اور محکمہ تعلقات عامہ کے فوٹو گرافروں کا تو اُس کا میں جام صاحب کے پاس بذاتِ خود بھی فائل اور سمری لے کے گیا تھا اُس سے کچھ لکھوا کے لایا یہ نہیں کچھ ہوا نہیں ہوا میں پھر بھی جام صاحب سے request کرتا ہوں کہ وہ بھی ہو اس کے علاوہ اسپیکر صاحب پورے پاکستان میں جتنے بھی ہماری اکائیاں ہیں چار اکائیاں ہیں اُن میں تینوں میں ہے ہمارے صوبے کے علاوہ اُس میں یہ ہے کہ سرکاری جو کوارٹرز ہوتے ہیں جناب اسپیکر صاحب اُس میں ملازمین پیشہ لوگ جس میں رہتے ہیں تقریباً بیس سال سچپس سال پندرہ سال مطلب اُسکے تنخواہ وغیرہ سے اُنکے الاؤنسز کاٹے بھی جاتے ہیں تو اگر ہم دیکھے جو قیمت ہوتی ہے کوارٹری وہ بیچارے ملازمین دے بھی دیتا ہے جو تنخواہ سے جو انکا کٹتا رہتا ہے تو پاکستان کے دوسرے صوبوں میں یہ ہے کہ اُن کو ما لکانہ حقوق دیا جا رہا ہے صرف ہمارے بلوچستان میں جو ملازمین پیشہ لوگ رہتے ہیں جو کوارٹروں میں رہتے ہیں اُنکو جو ہے یہ حقوق حاصل نہیں ہیں میں آخر میں جاتے جاتے میں کہتا ہوں جام صاحب کا جو ہے بلوچستان کے ان غریب لوگوں پر ایک بڑا احسان بھی ہوگا کہ یہ ملازمین جو کوارٹروں میں رہتے ہیں انکو ما لکانہ حقوق دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی، شفیق احمد خان صاحب۔

شفیق احمد خان۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا ہے، آج اسمبلی کی مدت پوری ہونے کو آئی ہے آج ہمارے وہ ساتھی جنہوں نے اس ایوان کو چلانے میں بھرپور کردار ادا کیا اُن میں کچھ ساتھی resign کر کے چلے گئے اور نواب اسلم صاحب کسی وجہ کی بناء پر نہیں آسکے لیکن آج وہ ہوتے تو اختتامی تقریب کا ایک اور لطف ہوتا اور ایک اور مزہ ہوتا انہوں نے جو تعمیری تنقید کی اس

صوبے کے حوالے سے جو بات کرتے تھے وہ اپنے کسی کے ساتھ اُنکی ذاتیات نہیں ہوا کرتی تھی وہ یہ چاہتے ہیں کہ صوبہ بلوچستان پاکستان کا یہ صوبہ سب سے بڑا صوبہ ہے اس کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا ہے اور آج بھی مرکز اس کو نظر انداز کرتا چلا آ رہا ہے آج ہمارے اس صوبے کی تعریفیں تو اقتدار والے مجبور ہیں کریں گے کیونکہ اُن کو کل پھر الیکشن میں جانا ہے اور اسی صدر کی زیر نگرانی الیکشن ہونے ہیں ایمر جنسی کے زیر نگرانی الیکشن ہونے ہیں تو وہ مجبور ہے دفاع کریں گے اُس کا جنرل صاحب کا تو ہماری اصل حقیقت یہ ہے کہ آج بھی ہمارے سیاسی رہنماؤں کو جیلوں میں ڈالا ہوا ہے سردار اختر دوسرے تیسرے ساتھی ہمارے ہیں بلوچستان کے حوالے سے اُن کو جیلوں میں ڈالا ہوا ہے اور اُن کے کیسوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی اُسکے علاوہ مرکز جب بھی بجٹ پیش کرتے تھے احسان شاہ کو یہ کہتے تھے کہ ہمیں این ایف سی ایوارڈ کے ہمیں پیسے نہیں مل رہے ہیں ہمیں گیس رائٹھی کے حوالے سے ہمارا پیسہ نہیں مل رہا ہے ہم بنکوں سے لون لے کر کام چلا رہے ہیں ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ president صاحب یا prime minister جب بھی بلوچستان تشریف لاتے تھے وہ اربوں روپے فنڈوں کا اعلان کرتے تھے لیکن ہماری نظر میں اس بات پر بعد میں آؤنگا کہ صوبائی گورنمنٹ نے کہا ہے ہمیں فنڈ فنانس کے لئے وہ علیحدہ بات ہے آج پانچ کروڑ روپیہ 35 ایم پی ایز کو دیا منسٹرز اور ایم پی ایز کو دیا اقتدار کے جو 33 ایم پی ایز ہیں اُن کو دیا ایک ارب 68 کروڑ روپے وہ دو مہینے میں کس طریقے سے utilize کریں گے سلیک سیزن ہے BDA کیسے اُسکو utilize کریگا یہ تو بعد کی بات ہے یہ آنے والی اسمبلی اُن سے پوچھے کیونکہ یہ ہمارا آج آخری وقت ہے گلے شکوے کا وقت نہیں ہے میں اپنے بلوچستان کے حقوق کی بات کرنے کیلئے مرکز سے یہ بات کرتا ہوں مرکز اگر یہ چاہتا ہے کہ یہ صوبہ یہاں کوئی عدا لوگ نہیں رہتے واحد اسمبلی ہے جس میں ہر نسل کے لوگ اس اسمبلی کے ممبر ہیں پٹھان بھی ہے بلوچ بھی ہے، پنجابی بھی ہے ہزارہ بھی ہے کوئی بھی پورے پاکستان کی اسمبلیاں دیکھ لیں اُس میں آپ کو ایسی اتحاد ایسی چیز آپ کو کہیں بھی نظر نہیں آئیگی جناب اسپیکر صاحب! چونکہ آپ نے اپنا وقت ڈپٹی اسپیکر صاحب نے اور آپ کے عملے نے بڑے اچھے طریقے سے سرانجام دیئے آپ کی تعریف چونکہ میں پہلے بھی کر چکا ہوں پہلے بھی باتیں ہو چکی ہیں لیکن بنیادی طور پر میں ان بہنوں کو بھی بہت شکر گزار ہوں کہ اس

دبے ہوئے ماحول میں یہ گھروں سے باہر نکلی ہیں یہ خواتین ہمارے ساتھ شانہ بشانہ چل کر انہوں نے عوام کی خدمت کرنے کی بھرپور کوشش کی اپنے اُس چھوٹے سے وسائل میں رہتے ہوئے وسائل تو ہمارے بے پناہ ہیں ایجوکیشن سیکٹر چونکہ آج وہاں منسٹر موجود نہیں ہے جمعیت کے ساتھی بیٹھے ہوتے تو آج ہم ان پر تنقید ضرور میں کرتا کہ انہوں نے پانچ سالوں میں جو کام تھے ایجوکیشن سیکٹر میں یا ہیلتھ سیکٹر میں یا ایری گیشن میں جتنے بھی اُسکے پاس منسٹریاں تھیں انہوں نے اُس کو صحیح طریقے سے وہ کام نہیں کیا لیکن چونکہ وہ موجود نہیں ہے بہر حال اچھی بات نہیں ہوگی اس طریقے سے کچھ صاحب زیا تو ال صاحب اور میرے دیگر ساتھیوں نے جو بھی بات کی وہ اپنی ذات کیلئے کبھی کوئی بات نہیں کرتے آج اگر وہ موجود ہوتے تو یہ کام وہ کرتے یہ بات وہ کرتے یہ چیزیں وہ آپ کے سامنے پیش کرتے۔ اور بتاتے کہ اس صوبے کے ساتھ کس طریقے سے زیادتی ہمارے لئے کے بی رند بہت اچھے انسان ہیں میرا خیال ہے کہ پارٹی کے حوالے سے بھی میرا نکلے ساتھ تعلق ہوگا دوسرے طریقے سے بھی ان کے ساتھ دوستی ہے گو کہ ہر کام وہ ہمارے کرتے ہیں لیکن بنیادی طور پر ہمیں ہمارے صوبے سے چیف سیکرٹری ہونا چاہئے جس کو مسائل کا علم ہو ہمارے سیکرٹری صاحبان جو یہاں کے لوکل ہیں جو باہر سے امپورٹڈ ہیں جتنے بھی ہماری تو عزت انہوں نے کی ہے اپوزیشن کے ایک نمائندے کی حیثیت سے جب بھی ہم سیکرٹری صاحب کے پاس گئے انہوں نے ہمارے کام سرانجام دیئے انہوں نے ہمارے لئے اسکیمیں بنا کر دیں انہوں نے ہمارے جو کام مشکل سے مشکل کام تھے وہ کر کے دیئے اور اسکے علاوہ گیس رائٹوں کے حوالے سے آج تک پیسہ نہیں ملا این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے چونکہ آبادی کی بنیاد پر پیسہ ملتا ہے وہ اونٹ کے منہ میں زیرہ دینے کے مترادف ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اور آج ایمر جنسی نافذ ہے ایمر جنسی میں الیکشن کا اعلان میں سمجھتا ہوں کہ ایک عجیب سی بات ہے ایک آزاد الیکشن کمیشن ہونا چاہیے ایمر جنسی ختم ہونی چاہیے اور اسکے ساتھ جناب والا کہ جب تک آپ سینئر نہ ہوں آپ ایک وزیر اعلیٰ کو تو اجازت دیتے ہیں کہ وہ کچی آبادیوں کا اعلان کریں مالکانہ حقوق دینے کی بات کریں یہاں ہماری سیکریٹریٹ کا لونیز ہیں ہمارے سرکاری ملازمین کی جو کالونیز ہیں انکی حالت جا کر دیکھیں انکے گھروں میں بارشوں کے دنوں میں اتنا پانی جمع ہو جاتا ہے کہ لوگ وہاں رہنے کے لئے آپ یقین جانیں اللہ پاک کی قسم کہ انکی بچیوں نے جو انہوں

نے سالوں سال سے اپنے لئے ایک جہیز بنایا ہوتا ہے وہ بھی اس پانی میں بہہ جاتا ہے آج تک تو ہم نے اسکی طرف توجہ نہیں دی کہ ان کالونیوں جو مکین ہیں ان کے نام الاٹ کیا جائے اسمبلی میں قراردادیں بھی لائی گئیں اور منظوری بھی ہوئیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں کیا گیا ہے اسکے بعد جناب والا ایک سینیٹر کا ایک ایٹو یہاں رکھا ہوا ہے ہمیشہ الیکشن سلوگن بنانے کے لئے چند لوگ آغا فیصل صاحب چونکہ جمعیت سے تعلق رکھتے ہیں بعد میں بات اس سے کریں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ کیسے آپ مسلم لیگ میں ضم ہو گئے یا ہمارے پلیٹ فارم سے contact کریں گے تو یہ تمام چیزیں ہم لے کر چلیں گے آگے تو میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے توسط توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اس بلوچستان کو اپنے سے علیحدہ نہ کریں اگر بلوچستان ہے تو پاکستان ہے گوادر جو ہے آپ کا survival ہے پورے پاکستان کا آج آپ دیکھ لیں کہ آج ہمیں آپ ختم کر لیں گے ہم اسمبلیوں میں کل آئیں یا نہ آئیں لیکن ریکارڈ پر یہ بات آنی چاہئے کہ آپ divide and rule کی یہ پالیسی نہ اپنائیں کہ یہ پھٹان ہے یہ پنجابی ہے سندھی ہے مہاجر ہے یہ میں بلوچستانی ہوں میرے سے بڑا کوئی بلوچستانی نہیں ہے میں پیدا یہاں ہوا ہوں میں نے اپنی تربیت اس مٹی سے اس غیرت مند مٹی سے حاصل کی ہے اور آج میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ تمام کے تمام غیرت مند لوگ ہیں اور انکی یہ سوچ کہ اپنے بڑوں کا احترام کرنا جانتے ہیں اپنے چھوٹوں کے ساتھ شفقت کرنا جانتے ہیں جام صاحب نے یہ نہیں دیکھا کہ شفیق اپوزیشن کا ایم پی اے ہے اسکے پاس جب بھی میں گیا ہوں تو انہوں نے میرے اوپر دست شفقت رکھا میرے جو جائز مطالبات تھے عوامی مطالبات تھے وہ میرے کام کرتے تھے اور انہوں نے میرے کام کئے آج وہ یہاں سامنے موجود نہیں ہیں لیکن یہ بات میں آپ کو حقیقت بتانا چاہتا ہوں کہ میں آدھی رات کو بھی جام صاحب کے پاس مفاد عامہ کے کاموں کے لئے گیا ہوں تو انہوں نے کبھی بھی انکار نہیں کیا انہوں نے ہمیشہ بڑے بھائی کی حیثیت سے ایک بزرگ کی حیثیت سے ہمارے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا جو کام انہوں نے کئے ہم اسکی تعریف کریں گے انکے باقی منسٹروں نے آج تک ہمارا کوئی کام نہیں کیا ہے کوئی منسٹر یہ ثابت کر دے کہ کسی نے ہمیں ایک نوکری دی ہو کسی نے ہمیں ایک بندے کی نوکری پورا کوئٹہ شہر جس کا واحد نمائندہ میں ہوں میں بولتا رہا کہ خدارا ہمارے لوگ بھی بے روزگار ہیں آپ اپنے اپنے علاقے سے

اپنے اپنے ڈسٹرکٹوں سے لوگ بھرتی کر کے لے آتے ہو خدا را ہمارے کوئٹہ کے لئے بھی کچھ سوچو یہ آپ کا تمام گند جتنا بھی لوگ منسٹر ایم پی ایز آ کر یہاں جو غلطیوں جو گندگی پھیلا کر جاتے ہیں انکی صفائی ہم لوگ کرتے ہیں اس کے لئے بھی پیسہ کوئی نہیں دیتا ہے ہم کہتے ہیں کہ ابھی جیسا کہ ہمارے بی اینڈ آر کے منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ جناب والا! روڈ بنائے ہیں واقعی روڈ بنے ہیں کافی حد تک روڈ بنے ہوئے ہیں اور اب کام ہو رہا ہے لیکن گزارشات یہ ہیں آٹھ ارب روپیہ آپ نے دیا داسا کو پانی کی مد میں اور سیوریج لائن بچھانے کی مد میں جا کر اسکی حالت دیکھ لیں اس کی نگرانی کون کر رہا ہے کیسے ہو رہا ہے کون اس سے پوچھنے والا ہے کیسے وہ چلے گا آگے اور کون اس کو کرے گا یہ تمام باتیں اب جب جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا مسئلہ ہے ایجوکیشن سیکٹر میں آج چلے جائیں تمام اسکولوں میں آج بجلی کٹی ہوئی ہے due to non payment بجلی کے بل ادا نہیں کئے گئے جب میں ڈی سی او صاحب کے پاس گیا میں نے کہا جناب ڈی سی او صاحب آپ الیکشن میں دلچسپی کم رکھیں اور اس طرف زیادہ دلچسپی رکھیں براہ مہربانی اس طرف تو آ کر دیکھیں کہ بجلی کیوں کاٹی جا رہی ہے بجلی بھی کٹی ہوئی اور لائٹ نہیں ہے اور آپ بتائیں کہ بچوں کے امتحان شروع ہیں وہ کیسے حل ہوں تو ہماری یہ چیزیں یہ جو معروضات ہیں وہ ہماری صرف اور صرف حقیقت بیان کرنے کا یہ طریقہ ہوتا تھا کہ ہم آپ کو بتائیں اور آپ تک بات پہنچانے کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ کے توسط سے ان اسمبلیوں نے اور صحافی حضرات نے جو یہ ہمارا ساتھ ہمیشہ سے دیا آج میڈیا پر پابندی ہے کیا ضرورت ہے پابندی لگانے کی بھی ان کو ایک انسٹرکشن دے دو کہ یہ چیز کرو یہ نہیں کرو وہ تو ایک علیحدہ بات ہے لیکن اس طریقے سے پابندی لگا دینا اور لوگوں نے آج ڈش پر سے چینل دیکھنا شروع کر دیئے تاکہ ان کو حقائق کا علم ہو سکے آج اس اسمبلی کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے صرف آپ کا جو میڈیا یہاں آیا ہوا ہے وہ چند الفاظ کے ساتھ یہ کر دے گا کہ اسمبلی کا اجلاس ہوا فلاں فلاں نے یہ بات کی اور یہ ختم ہو گیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ملک کو توڑنے کی بھرپور سازش ہو رہی ہے جمہوریت کی طرف لے جانے کا یہ طریقہ کار نہیں ہے الیکشن آزاد لوگوں کے زیر اہتمام کرائے جائیں تو بڑے اچھے طریقے سے ہو سکتے ہیں ان لوگوں کو عوام نے ووٹ دینا ہے آپ دیکھ لیں بھی ایک دس سال ان کو چھوڑ دو مسلم لیگ میں کچھ لوگ ضم ہو گئے کچھ جمیعت میں ضم ہو گئے کچھ جمیعت کو توڑ کر چلے

گئے کوئی پیپلز پارٹی کو چھوڑ کر چلے گئے کچھ چلے جائیں گے تو یہ باتیں تو چلتی رہتی ہیں سیاست میں سیاست کے دروازے ایک سمندر ہے ایک آدمی کے لئے ایک راستہ ہے دوسرے کے نکلنے کے لئے داخل ہونے کے لئے بھی راستہ اور آؤٹ ہونے کے لئے بھی راستہ ہے اب ہمارے وطن جمہوری کے ساتھی آپ کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہر ایک کو اپنی اپنی سوچ ہونی چاہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا مقام کیسے بنانا ہے اس ملک کو کیسے بچانا ہے اور باہر سے پرائم منسٹر اگر ہم نے لاکر مسلط کرنا ہے تو اس کو کیا دلچسپی کہ وانا میں کیا ہو رہا ہے سوات جیسا علاقہ جہاں آج تک اس بات پر کبھی لڑائی نہیں ہوئی کہ مذہبی یا غیر مذہبی کی بات پر وہ آزاد ایک ایسی اسٹیٹ تھی کہ جہاں پر لوگ سکون کے لئے تفریح کے لئے جایا کرتے تھے اب وہاں خون خرابہ اور قتل عام دن رات ہو رہا ہے یہ ٹیبل ٹاک کے ذریعے ہی یہ معاملے حل ہو سکتے ہیں آج بھی میں کہتا ہوں کہ حکومت وقت کو یہ یہ بیرکیں ہٹا دو اس کا واحد حل یہ ہے کہ آپ تمام قوموں کے نمائندوں کو جمع کرو یہ ایم پی صاحبان جو آج ریٹائرڈ ہو کر جا رہے ہیں ان کو جمع کرو علمائے کرام بہترین رول ادا کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے سیاست کو اپنا گھر بنا لیا ان کو سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ پہلے صوبے کو ایک ڈپٹی کمشنر کنٹرول کرتا تھا لیکن اب مرکز اس کو کنٹرول کر رہا ہے تو کیسے لاء اینڈ آرڈر maintain ہوگا ہر گلی میں بم بلاسٹ ہو رہا ہے ہر گھر میں اس دور میں بھی آپ دیکھیں اس موجودہ سیٹ اپ میں آپ جا کر دیکھیں کہ ایمر جنسی کا نفاذ ہونے کے باوجود لوگ اپنی جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں نعرے لگا رہے ہیں جلسے جلوس کر رہے ہیں بھئی خدا کے لئے یہ طریقہ نہ کریں اگر آپ نے افغانستان جیسی پالیسی اختیار کرنی ہے افغانستان میں تو کسی نے پیسہ نہیں دینا ہے وہ تو کسی ملک کا مقروض نہیں ہے وہ تو ہم سے زیادہ اسٹیبلش ہے اسکی زیادہ حیثیت ہے ہم سے لیکن قتل و غارت امریکہ اس لئے کروا رہا ہے کہ اسکے چند مفادات ہیں کہ روس کو کنٹرول رکھنا ہے چائنا کو لگام دینی ہے انڈیا میں گذشتہ دنوں ہمارے ساتھی کامن ویلتھ کانفرنس میں گئے میرا دل چاہا کہ وہاں بھی کھڑے ہو کر بولوں کہ یار ہماری تورکنیت ہی منسوخ کر دو کیونکہ وہاں تو سول حکومت کم اور مارشل لاء زیادہ ہے آج بھی صدر بن چکے ہیں جنرل صاحب تو ان کو چاہئے کہ تمام چیزوں کا عدلیہ آج کدھر گئی چوہدری افتخار صاحب کا نام نہیں ہے یہ تو پہلے دن سے میں کہتا تھا کہ چوہدری افتخار صاحب والی جو بات آئے گی یہ آگے جا کر ختم ہو جائے گی اب کیا پتہ لگتا ہے کہ

آپ کی اجازت کی اگلے کو ضرورت پڑتی ہے کہ نہیں کہ کسی ایم پی اے کو گرفتار کرنے کے لئے وہ گھر سے اٹھا کر لے جاتے ہیں پوچھتے بھی نہیں ہیں کہ کیا ہونے والا ہے تو ہماری سیاست کا محور یہ ہونا چاہے کہ اس میں تو کہ اگر بلوچستان ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان ہے اس صوبے کو اگر عزت نہیں دو گے اس صوبے کو احترام نہیں دو گے اس صوبے کو جیسا کہ پنجاب پنجاب آسمان سے اترا ہے۔ اس کو ہر فیسلٹی ملتی ہے آپ میڈیا پر دیکھیں چوہدری صاحب کیا کہتے اس کا پچاسواں حصہ اس کو دو کہ ہم بھی ساٹھ لوگ ہیں ٹوٹل جو ہم کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں ہمارے پرائمری سیکٹر میں آپ جا کر دیکھ لیں بیٹھنے کے لئے بچوں کے لئے ٹاٹ نہیں ہیں بجلی کی بات تو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیلتھ میں آپ کے سامنے پیسہ نہیں ہے آپ جا کر دیکھیں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جتنی محنت اور تنگ و دو سے کام کر رہا ہے ابھی ہمیں ہسپتال اور بننے چاہئے تھے وہ ایک ہسپتال جو بولان میڈیکل بنا ہے اسکے بعد سول ہسپتال ہے اسکے بعد جو مرکز بنایا اس کو بھی بند کر دیا گیا ہے اور کڈنی سنٹر بنایا ہے وہ فاطمہ کو دے دی ہے تو یہ تمام چیزیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم پبلک کے لوگ ہیں ہمارے پاس ہم نے عوام میں واپس جانا ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جتنے بھی ساتھی بیٹھے ہیں یہ انکے داد پر دادا کی خدمات کی وجہ سے ان کو یہ سیٹیں ملتی ہیں۔ اگر یہ شہر میں رہیں تو پتہ لگے کہ مسائل کیا ہیں کدھر سے لانا ہے۔ قوم مجھے دے دو جمالی قوم مجھے دے دو کسی قوم مجھے دے دو خان قلات والا علاقہ مجھے دے دو الیکشن contest کرنا تو بڑا آسان ہوتا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے اپنا بڑا بنا لو تو میں انشاء اللہ کر کے بتا دوں گا لیکن بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ میں کسی کی ذات پر تنقید نہیں کرنا چاہتا صرف اس ملک کو بچانے کے لئے یہ جو حقیقت میں جو باتیں رکھی گئی ہیں اس میں اخبارات اور میڈیا سے بالکل پابندی اٹھالی جائے اور میڈیا کو آزاد ڈکلیئر کر دیا جائے تاکہ یہ آگے چل کر ایک اچھے طریقے سے ملک کے لئے مثبت کام کر سکیں سیٹلر کے حوالے سے جو قرارداد لائی گئی اسمیں جمعیت نے مخالفت کی جام صاحب نے اسکی بھرپور حمایت کی جام صاحب نے اجلاس بلوائے جلسے کے میٹنگیں بلوائیں احسان شاہ صاحب کو اور مجھے اس کا ممبر بنایا احسان شاہ صاحب کو بھی کہا گیا کہ خدا کے لئے اس کے لئے میٹنگ بلوا کر وہ ابھی پینڈنگ میں ہے سمری یہ صرف نفرتوں کے لئے ایک ایشور کھا گیا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ریکارڈ پر وہ بات رہے اور یہاں پر جو بھی سیٹلر جو رہتا ہے وہ یہاں کا بلوچستانی ہے آنے والے جو پچاس

لاکھ سیٹلر آئیں گے جو پنجاب سے جو لوگ آئیں گے اور گوادری میں آباد ہوں گے اس وقت ہم تمام لوگ اقلیت میں ہو جائیں گے اور اس وقت ہمیں کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہوگا۔ این ایف سی ایوارڈ کی بات میں نے کر لی ہے سوئی گیس رائلٹی کی بات میں نے کی جیل میں آپ چلے جائیں اب جو ہمارے سیاسی قیدی جو جیل میں ہیں ان کو رہا کیا جائے انہوں نے کون سے قتل کئے ہیں سیاسی بات کی۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب ٹائم کا ذرا خیال رکھیں۔

شفیق احمد خان۔ انکے ساتھ ایسی بات کی جائے ٹیبل ٹاک کی جائے اور وہ اس وجہ سے کی جائے کہ انکے مسائل کا حل کیا ہے ان سے آپ کیا چاہتے ہو کیا مسئلے ہیں کیوں یہ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے ہو رہے ہیں قوم پرست سیاسی جماعتوں کو بھی اکٹھا کر کے دین پرست سیاسی جماعتوں کو بھی اکٹھا کر کے جو مرکزی جماعتیں ہیں ان کو بلا کر راولپنڈی ٹیبل پر بیٹھ کر یہ ساری باتیں آسانی سے ہو سکتی ہیں میں ساری باتیں تھوڑی تھوڑی لے رہا ہوں آپ کا وقت بھی نہ لوں کھانے کا بھی آپ نے اعلان کیا ہے۔ آزاد الیکشن کمیشن یہ بے حد ضروری چیز ہے میں صرف اس لئے کہتا ہوں کہ یہ بے حد ضروری چیز ہے تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر یہ کیا جائے آج آپ نے پرائم منسٹر بنا لیا ہے سومر صاحب کو وہ کیسے impartial ہو سکتے ہیں وہ تو چیئر مین ہیں سینٹ کے اور مسلم لیگ کے چیئر مین ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جب چھوڑے گا تب بات ہے ننگی کیا نہائے گی کیا نچوڑے گی وہ بعد کی بات ہے ہم دیکھیں گے کہ کیا اسمیں ہونا تو ان ساری چیزوں کو لے کر چلنے کے ساتھ ساتھ آپ کا میں آخر میں اسمبلی سٹاف کا جو چپڑا سی سے لے چوکیدار سے لے کر ڈرائیور سے لے کر لے کر اور یہ جتنے بھی ہمارا عملہ ہے سیکریٹری صاحبان ہیں ان کا میں بے حد مشکور و ممنون ہوں انہوں نے ہم کو پانچ سال میں وہ وہ چیزیں بتائیں ہماری خدمت کی ہماری تربیت کی آپ کی وجہ سے ڈپٹی اسپیکر اسلم بھوتانی صاحب کی وجہ سے ہمیں بڑا اچھا موقع ملا اپنے بولنے کا جیسے آج بول رہے ہیں اسی طریقے سے ہمیشہ بولتے آئے اور ہم نے اپنا حق ادا کیا میں سمجھتا ہوں کہ میں ایک عام ممبر کی حیثیت سے پی بی ون کوٹہ ون جو کہ تمام پڑھے لکھے لوگوں کا علاقہ ہے کوٹہ شہر کا دل ہے اس میں سے آپ لوگوں کے زیر سایہ میں بیٹھ کر یہ باتیں کہیں میں سیکریٹری صاحبان کا بے حد مشکور و شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہر مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا اور ہمارے کام کئے میں اپنی ان بہنوں کا بے حد مشکور ہوں کہ

انہوں نے ہمارے شانہ بشانہ چل کر یہ کام کئے میں اقتدار کے ایم پی اے صاحبان اور منسٹر صاحبان انہوں نے اگر کوئی نوکری مجھے نہیں دی لیکن عزت ہمیشہ دی انہوں نے احترام کیا اور میں جب بھی انکے پاس گیا ہوں انہوں نے دلجوئی سے ہماری حوصلہ افزائی کی اسی طریقے سے میں اپنے میڈیا کے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں اسی طرح سے میں اپنے ان ساتھیوں کا جوگم نام لوگ ہیں جو پس پردہ اس کارروائی کے لئے کام کرتے ہیں ان کا بھی بے حد مشکور اور شکر گزار ہوں اور اسپیشلی میں جام صاحب کا کہ انہوں نے ہمیشہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا میں جب بھی انکے پاس کسی ذاتی کام کے علاوہ جتنے بھی میں پبلک کام کے سلسلے میں گیا تو انہوں نے میرے کام کئے احسان شاہ صاحب دروازے میں کھڑے جھانک کر نکل جاتے ہیں اور پھر آتے ہیں ان کو بھی میں سنانا چاہتا ہوں کہ اگلے پانچ سالوں میں اگر آپ آتے ہو تو ایسے نہ کرنا کہ جیسے پانچ سال ٹرختے رہے ہمیں ایک بھی ہاؤس بلڈنگ فنانس آج تک ایک آدمی کا انہوں نے ہمیں وعدے کر کر کے نہیں دیا ان کا بھی شکر یہ آپ تمام ساتھیوں کا اور اپنے ایم پی اے صاحبان کا اور ساتھی حضرات کا بے حد مشکور و شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے پانچ سال ہمیں برداشت کیا۔ بہت مہربانی (ڈیک بچائے گئے)

جناب اسپیکر۔ مہربانی۔ ابھی کون کون بولیں گے۔ شاہ صاحب آپ بولیں گے یا نوشیروانی صاحب آپ بولیں کیونکہ اب ڈیڑھ بجے ہیں پھر دو بجے لُنج بھی ہے اور نماز بھی ہے۔ شعیب نوشیروانی صاحب آپ شروع کر دیں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ)۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب ڈپٹی اسپیکر کو اور پوری اسمبلی کو خصوصاً جام صاحب کو اور اپوزیشن کے ان دوستوں کو جو اس وقت موجود ہیں اور جو موجود نہیں ہیں سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جو ایک مشکل مرحلہ اس پانچ سال کے دور کا اس صوبے نے گزارا ہے آپ اس بات کے ان حالات کے مبارکباد کے مستحق ہیں جناب اسپیکر! یہ پوری وضاحت کے ساتھ کہوں گا یہ ہمارا پانچ سال پورا کرنا یہ براہ راست مرہون منت ہے جناب صدر پاکستان کا۔ یہ ان کے حوصلے اور ہمت کی ہے کہ یہ ایسے نشیب و فراز آئے ہیں جن میں گورنمنٹ کے خاتمے کی صورت حال پیدا ہوئی لیکن انہوں نے کبھی کسی بھی موقع پر ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے

گورنمنٹ میں کمزوری یا حکومت کا خاتمہ اس میں نظر آتا ہو جناب اسپیکر! جو آپ کا ایک رول اور آپ کا ایک کردار اس اسمبلی کے لئے رہا ہے وہ ایک تاریخی کردار رہا ہے اگر اس بات کا یہاں ذکر نہ کیا جائے تو یہ ایک بڑی نا انصافی ہوگی جہاں پر آپ نے تمام اراکین کی عزت ان کی حیثیت اور اہمیت کو اجاگر کیا وہاں پر آپ نے پورے صوبے میں اپنا فعال کردار ادا کیا ہے آپ اس معاملے میں مبارک باد کے مستحق ہیں جناب جو ان پانچ سالوں میں جو ہم نے تاریخ رقم کی ہے چاہے ترقی کے حوالے سے ہو یا ان پانچ سال کے پورے ہونے کے حوالے سے ہو اس تاریخ کو جو ساتھی یہاں پر بیٹھے ہیں سیکرٹری اسمبلی اور ان کے زیر دست اسٹاف جو قلم اور یکارڈنگ کے ذریعے اس کو محفوظ کر رہے ہیں ان کا یہ کردار بھی ہمارے ساتھ ساتھ بہت اہم ہے لحاظ ان کو بھی بھولنا نا انصافی کے مترادف ہوگا جناب! میں انکل شفیق صاحب کی باتوں کے حوالے سے کچھ بات کروں گا جو انہوں نے اپنے بچاؤ یا اپنے دفاع کے لئے وزراء کے حوالے باتیں کر رہے ہیں تو جناب! اس کی وضاحت ضروری ہے کہ کبھی کینال ان کی حکومت نے نہیں بنایا ہے میرانی ڈیم ان کی حکومت نے نہیں بنایا ہے سبکزی ڈیم ان کی حکومت نے نہیں بنایا ہے ایک آرسی ڈی جو روڈ ہوا کرتی تھی اس کا دوسرا مال یہ نہیں بنایا ہے اور آج تین چار چار پانچ پانچ امالیں ایسی روڈز کی ہیں یہ انہوں نے نہیں بنائی ہر ضلع کی جو تیس سے چالیس جو کلی ہے ان کی بجلی اور الیکٹریفیکیشن پروگرام ان کی حکومتوں نے نہیں دی ہیں ہزاروں لوگوں کو جو بے روزگار تھے ان کی حکومت نے نہیں دیا ہے اگر ہم گوادر پورٹ بشمول بمعہ ان ترقیاتی پروگرام جو اس صوبے میں ہوئے ہیں ان کو دیکھیں یہ بیان کرنا ہماری مجبوری بھی ہے ہماری ضرورت بھی ہوتی ہے اور ہم نے اس ترقیاتی سفر سے صوبائی اسمبلی کے ہر رکن نے اپنا کردار ادا کیا ہے اور ایک پاکستانی کے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے جو سب سے بڑی اہم بات جو تقریر میں اس کی کمی رہ گئی ہے اس کو پورا کرنا ضروری ہے کہ جن کی بدولت ہم اس اسمبلی میں پہنچے ہیں اور جو عزت ہمیں ملی ہے وہ ہمارے علاقے اور ہمارے حلقے کے عوام ہیں سب سے بڑے مبارک باد کے مستحق وہ عوام اور لوگ ہیں جن کی وجہ سے یہ مقام اور یہ درجہ ملا ہے خصوصاً میں اپنے ضلع خاران کے عوام کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے جو عزت مجھے دی ہے اور جنہوں نے اس مقام تک پہنچایا ہے کہ آج میں شعیب نوشیروانی سے وزیر داخلہ شعیب نوشیروانی بنا ہوں یہ میرے حلقے اور عوام کی مرہون منت ہے۔ جناب! میں خاص کر

ہم جام صاحب کے زیر سایہ کام کرتے رہے ہیں کئی دفعہ ان کے ساتھ مختلف تلخیاں بھی پیش آئی ہیں اپوزیشن کے حوالے سے انہوں نے کبھی بھی تعصب نہیں رکھا ہے شاید تعصب ہم نے اس حوالے سے رکھا ہے اس حوالے سے ہم نے ناراضگیاں بھی رکھی ہیں کولیشن حکومت میں بھی ناراضگیاں ان کے ساتھ رہی ہیں برعکس ہم ان سے اپنے گلے کرتے رہے ہیں لیکن جو سب سے اہم بات ان کی رہی ہے ان کی برداشت ان کا حوصلہ اور ان کی ہمت ہے جس کی وجہ سے عزت سے یہ پانچ سال حکومت کے گزر گئے۔ تو سب کا میا بی کا سہرا جام صاحب کو جاتا ہے اور اس بات کے مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پانچ سال بڑی خوش اسلوبی سے اور بڑے احترام اور عزت کے مرحلے میں گزارے۔ تمام انتظامی سیکرٹری بلوچستان کے ان کا بھی بڑا اہم رول رہا ہے خصوصاً پی اینڈ ڈی اور فننس ڈیپارٹمنٹ کے جن سے تمام براہ راست ایم پی اے تمام ڈسٹرکٹ ناظمین بلکہ تمام بلوچستان کے تمام عوام کا ان کے ساتھ access تھا تو یہ ایک بڑی حوصلے اور ہمت کی بات ہے جو ان تمام ڈیپارٹمنٹوں نے ادا کی ہے تمام ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹریز کا میں ذکر کروں گا کہ سب نے اپنا اپنا رول ادا کیا ہے تو جناب! ان الفاظ کے ساتھ میں یہ کہنا چاہوں گا جو میرے تمام دوستوں نے کہا کہ یہ دوست جو سیکرٹری کے زیر سایہ کام کر رہے ہیں تمام اسٹاف ہم دیکھتے رہے ہیں کہ یہ پانچ سال جو ہم کہتے رہے ہیں یہ لکھتے رہے ہیں ہمارے الفاظ ہماری تاریخ کو یہ رقم کرتے رہے ہیں ان کو ان کا پورا حق ملنا چاہئے۔ اگر وہ الاؤنس کی شکل میں تو اسمبلی اور ایم پی اے ہاسٹل کے جو لوگ ہیں خصوصاً ڈی پی آر کی طرف سے فوٹو گرافر ہیں یہ جو رپورٹیں ان کی بھی حوصلہ افزائی اس معاملے میں ہونی چاہئے۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ یونس چنگیزی صاحب چونکہ آخری اجلاس ہے میں نے سوچا کہ آپ کی بھی نمائندگی ہو جانی چاہئے۔

محمد یونس چنگیزی (وزیر کھیل و ثقافت)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! شکر یہ ہونے کو دل بہت کرتا ہے لیکن یہاں کوئی شکایت تگے یا شکوے کی جگہ نہیں ہے میں بحیثیت آزاد ممبر کے طور پر میدان میں اترا تھا اور جیت گیا تھا میرے خیال میں زندگی میں اتنے مضبوط ڈانچ میں آ گیا ہوں فٹبالر ہوں ڈانچ کبھی نہیں کھایا تھا مگر ڈانچ کھا گیا ہوں بنیادی طور پر گھر سے قوم سے قبیلے سے میں مسلم لیگی ہوں اور میں مسلم لیگ

میں شامل ہو گیا تھا گلے شکوے تو کروں گا جام صاحب سے جب کبھی سامنے سامنے ملاقات ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ جو کام میرے ذمے آیا ہے جو کام خود میں لے کر آیا ہوں ہم سب کو پہلے تو شکریہ پرویز مشرف کا ادا کرنا چاہئے کہ انہوں نے جتنے فنڈز ہمیں دیئے ہیں میرے خیال میں 47 سے لے کر 2002 تک جتنا فنڈ ملا ہے اس کے مقابلے میں ان پانچ سالوں میں جو ملا ہے یہ اس سے بھی زیادہ ہو گا یہ ہماری بد نصیبی سے کہ ہم اسے کہیں صحیح طریقے سے خرچ نہ کر سکے یہ ہماری کوتاہی ہے جو کام میرے ذمے جنگلات ماحولیات۔ کا تھا اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے میں نے اس کو بڑی خوش اسلوبی سے چلایا ہے اور اب تقریباً ساڑھے تین سال سے سپورٹس اور یوتھ آفیر میرے ساتھ ہے اگرچہ فنڈز کی اس میں بہت ہی کمی ہے اس کے باوجود صوبے میں چھ سات جگہوں پر میں نے ایسے سٹیڈیم بنائے ہیں جو اس سے قبل نہیں بنے تھے اور نہ بنا ہو گا اور شاید اس کے بعد بھی ہم آگے تو شاید نہ بن جائے تو میرے خیال میں آئندہ دس پندرہ سال پھر کچھ نہیں بنے گا۔ سپورٹس کے ناطے جتنے کام ہوئے ہیں وہ تمام لوگوں کو معلوم ہیں لوگ appreciate کر رہے ہیں جو سپورٹس سے متعلق ہیں رہا میرے ذاتی کام جو میری ذاتی اسکیم تھی اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ بہت اچھے طریقے سے اس کو نبھایا ہے بلوچستان میں جام صاحب کی زیر نگرانی جتنا بھی کام ہوا ہے شاید کسی بھی دور میں اتنا کام نہیں ہوا ہے اور ہم سب اس چیز کے مستحق تھے کہ ہم پانچ سال گزاریں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے جو جنرل مشرف اور جام صاحب کے انڈر کمانڈ ہم لوگوں نے گزارا ہے یہ ہم سب کی بڑی کامیابی ہے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اور ڈپٹی اسپیکر نے باقی ہاؤس کے آفیشل نے جس طریقے سے اس اسمبلی کو چلایا ہے آپ لوگ بھی مبارک باد کے مستحق ہیں میں ایک بات آپ لوگوں کو یہاں بتاتا چلوں کہ کم از کم میں نے کسی کو کوئی ناجائز کام کے لئے بلوایا نہیں ہے چاہے ہمارے بیورو کریٹ ہوں چاہے ہمارے منسٹر ہوں جو کام بھی کیا ہے میرٹ پر کیا ہے جو کام میں نے مانگا ہے میرٹ پر مانگا ہے چاہے جام صاحب سے بھی کرایا ہے اپنی ذات کے لئے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کچھ نہیں کیا ہے اپنے لوگوں کے لئے کیا ہے عوام کے لئے کیا ہے اور پورے صوبے کے لئے کیا ہے اور بعد میں اگر اللہ تعالیٰ پھر ایسے مقام پر پہنچا دیں تو یہ خدمت ملک کے لئے اور خاص کر اس صوبے کے لئے کرتا رہوں گا صرف ایک بات بتاتا چلوں کہ اگر میں آؤں یا نہ آؤں

ہمارے دوست جو بھی آئے خدا کا واسطہ کہ ہماری ایجوکیشن پانی اور ہیلتھ جو بالکل زمین کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس کو خدا کے لئے کسی طریقے سے اٹھائیں کیونکہ ہمارے بچے برباد ہو رہے ہیں ہماری تعلیم پاکستان میں سب سے نیچے ہے۔ اس کو کسی نہج پر لا کر کھڑا کریں تاکہ ہمارے لوگ ہمارے بچے آگے آباد ہو جائیں اور اچھا کام کرتے رہیں اگر ہمارا یہ بچوں کا جو معاملہ ہے اسکول کا خاصکر تعلیم کا صحیح نہ ہو تو بہت مشکل سے آگے چلیں گے بہت شکریہ آپ کا۔

جناب اسپیکر۔ نسرین کھیتراں۔

محترمہ نسرین کھیتراں۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جیسے میرے بھائیوں نے بہنوں نے اسمبلی کے پانچ سال مکمل ہونے پر مبارک باد پیش کی ہے اور اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں کا شکریہ بھی ادا کیا ہے اسی طریقے سے میں محض اس لائن پر بات کروں گی کہ آپ نے پانچ سال اس اسمبلی کو چلایا ہے اور آپ کی غیر موجودگی میں اسلم بھوتانی صاحب نے بھی بہت خوبصورت طریقے سے اپوزیشن اور ٹریڈری ٹیجز کو ساتھ لے کر چلے یہ تاریخ میں پہلی دفعہ اس احسن طریقے سے اسمبلی چلی اور اس نے اپنی مدت پوری کی ہے میں یہ سہرا صرف قدرت کی طرف سے پوری حکومت پاکستان جناب جنرل پرویز مشرف صدر پاکستان اور ان کی ٹیم کو ہمارے سارے وزراء اعلیٰ جتنے بھی چاروں اسمبلی کے تھے ان کو ان کی ٹیم کو جاتا ہے کہ خدا کی بڑی عنایت تھی کہ انہوں نے پانچ سال مکمل کر لئے ہیں اور اس کے ساتھ بلوچستان کے لوگوں نے بھی۔ جیسا کہ دوسرے سب لوگوں نے کہا سیکرٹری صاحبان اور میڈیا کے لوگ بلوچستان کے لوگوں نے کوآپریٹ کیا اور مکمل ہمارے ساتھ چلے۔ سب مبارک باد کے مستحق ہیں اسی طریقے سے ہمارے وزیر صاحبان تھے وہ اور اپوزیشن لیڈر تھے انہوں نے اپنی اپنی جگہ پر بہت کام کیا ہے اور اپنی ڈیوٹی سرانجام دی ہے سب نے کوآپریٹیشن سے یہ پانچ سال مکمل کئے ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ بلوچستان کے حوالے سے ہمارے جام صاحب نے بہت اچھے طریقے سے سب لوگوں کو ساتھ لے کر چلے شفیق صاحب نے ابھی ذکر کیا سب کے ساتھ کوآپریٹ کرتے تھے اسپیشلی ان کے پاس اپوزیشن کے لیڈر جائیں یا ٹریڈری ٹیجز کے لوگ جائیں انہوں نے اس میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں اچھے طریقے سے کام کرتے رہے جیسے بلوچستان کے لوگوں کو مساوی رکھا۔ میں آپ سے ایک چھوٹی سی رکوئیٹ کرنا چاہ رہی

ہوں کہ جیسے ہمارے بھائیوں نے کہا مبارکیں سب نے دی ہیں اور تفصیل سے بات کی ہے میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہمارا سٹاف ہے اسمبلی کے اور ایم پی اے ہاسٹل کے اور میڈیا کے لوگوں کو بونس دینے کے لئے اسی خوشی میں جو ہم نے پانچ سال مکمل کر لئے ہیں تو یہ ان کو بونس ملنا چاہئے۔ خدا کرے آنے والے دن سب کے لئے بہت اچھے ہوں اور ہم سب مل بیٹھ کر یہی کام پھر سرانجام دیں۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)۔ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! یہ لمحہ یہ دن یقیناً پورے پاکستان کے لئے خاص طور پر میں اپنی اسمبلی کی بات کرتا ہوں بلوچستان اسمبلی کے لئے آپ کے لئے اور ہم سب کے لئے تاریخی لمحہ ہے۔ جناب والا! ہمارے ملک کی تاریخ میں اسمبلیوں نے پہلی مرتبہ اپنی مدت پوری کی ہے اور خاص طور پر میں بلوچستان اسمبلی کی بات کرتا ہوں بلوچستان اسمبلی پورے ملک کی اسمبلیوں سے اس کا ایک الگ ماحول ہے اس میں ایک روایات ایک دوسرے کے لئے جو ایک احترام تھا اور خاص طور پر آپ نے جس انداز میں اس صوبائی اسمبلی کو چلایا میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی باقی اسمبلیوں سے منفرد اور بہتر کارکردگی ہے جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں جس طرح میرے باقی دوستوں نے کہا کہ پاکستان کی اسمبلیوں کی جو مدت پانچ سال پوری ہو رہی ہے اس کا سہرا صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب کو جاتا ہے گو کہ ہمارے نام نہاد جمہوریت کے نعرے لگانے والے لوگ کہتے ہیں کہ جی صدر وردی کے ساتھ بیٹھا ہے اور وردی کے متعلق طرح طرح کی باتیں ہوتی ہیں لیکن جناب والا یہ بھی حقیقت ہے کہ جس صدر نے پانچ سال وردی پہنی ہوئی تھی اسی صدر کے دور میں اسمبلیوں نے اپنا پانچ سال مکمل کیا تو جناب والا! اس سے قبل ہمیں یاد ہوگا کہ جو جمہوری حکومتیں جو جمہوری دور کے دعوے کر کے آتی تھیں اگر مرکز میں ایک جماعت کی حکومت ہوتی تھی تو چھوٹے صوبے میں کسی دوسری جماعت کی حکومت ہوتی تھی یا اپوزیشن کی حکومت ہوتی تھی تو جناب والا! اس کو گرانے کے لئے ہر حربہ اختیار کیا جاتا تھا حتیٰ کہ ممبران کی خرید و فروخت کے ساتھ ساتھ ان کو انتظامی لحاظ سے بھی تنگ کیا جاتا تھا جناب والا! میں اس کی زیادہ گہرائی میں نہیں جاؤں گا لیکن پشاور کی اسمبلی پیپلز پارٹی کے دور میں اس کی تاریخ ہمارے سامنے ہے لیکن جناب والا! اس فوجی صدر کے ہوتے ہوئے ایک صوبے میں ایک مخالف جماعت کی حکومت آئی

ہے ایم ایم اے۔ اور وہ اس وقت تک برقرار رہی جب تک اس پارٹی نے خود فیصلہ کیا کہ ہمیں اسمبلی سے resign دینا ہے جس کی وجہ سے وہ حکومت بدل گئی تو اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ اگر اسمبلیوں کے حوالے سے دیکھا جائے تو پاکستان کی تاریخ کا یہ سنہ دور ہے جس میں بغیر کسی مرکز کے مداخلت کے یہ صوبائی اسمبلیاں چلتی رہیں وہ یہی دور ہے جس کا آج اختتام ہو رہا ہے جناب والا وزیراعظم اس دوران دو منتخب ہوئے پہلے وزیراعظم جو تھے ان کا تعلق ہمارے صوبے سے تھا اور یہ بھی ہمارے لئے بڑا اعزاز تھا ہمارے صوبے سے میر ظفر اللہ جمالی اس منصب پر فائز ہوئے اور بلوچستان سے جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے چھوٹے صوبے ہونے کے ناطے جہاں قومی اسمبلی میں 17 سے زیادہ سیٹیں ہماری نہیں ہیں۔ اس صوبے کو بھی وزارت عظمیٰ ملے گا لیکن جناب والا ہماری انہی آنکھوں نے دیکھا کہ یہ اعزاز بھی اسی دوران بلوچستان کو ملا اور جناب والا! اس کے بعد وزیراعظم شوکت عزیز صاحب آئے یہاں میں یہ عرض کروں اس سے پہلے جب شوکت عزیز وزیر خزانہ تھے پاکستان کے میں صوبے کا وزیر خزانہ تھا بارہا ہماری میٹنگیں ہوئیں ملاقاتیں ہوئیں اور جناب والا میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا خاص طور پر میں اس شعبے کی بات کرتا ہوں مالیات کے شعبے میں شوکت عزیز سے میں نے بہت کچھ سیکھا وہ ایک ماہر معاشیات ہیں اور بین الاقوامی طور پر recognize personality ہیں تو جناب والا! میں اگر یہ کہوں کہ وہ اس شعبے میں میرے استاد رہے تو بے جا نہ ہوگا اس طرح جب وہ وزیراعظم کی حیثیت سے انہوں نے عہدہ سنبھالا ان کے ساتھ بہت ہی اچھے مراسم رہے لحاظ میں ان کا بھی مشکور ہوں جس طرح سے انہوں نے میری سرپرستی کی اور جام صاحب اسلام آباد جاتے تھے تو مجھے ساتھ لے کر جاتے تھے تو جناب والا! یہ مرکز کی طرف سے تعاون تھا جہاں کہ صدر صاحب نے وزیراعظم صاحب نے سب نے ہمارے ساتھ تعاون کیا جناب والا! جو صوبے کے عوام کے لئے صوبے کی بہتری کے لئے جو ہمارے بس میں تھا ہماری صلاحیتیں تھیں وہ ہم نے استعمال کیں میں خاص طور پر این ایف سی ایوارڈ کا ذکر کرنا چاہوں گا این ایف سی ایوارڈ جس کا مجھے بے حد افسوس بھی ہے کہ چھوٹے صوبوں کی اپنی ہی نا اتفاقی کی وجہ سے وہ این ایف سی ایوارڈ وہ ہماری توقعات کے مطابق وہ indication change ہونے تھے پالیٹیشن سے بھی ہٹ کر اس میں indicator آنے چاہئیں تھے وہ نہیں آسکے لیکن جناب والا! میرا ضمیر مطمئن

ہے میں نے جس طرح بلوچستان کی وہاں نمائندگی کی۔ جس طرح سے وہاں اپنی بات رکھی اور میں پوری کا بینہ کا مشکور ہوں گورنر صاحب کا مشکور ہوں کہ مجھے ان کی طرف سے full sport تھا کا بینہ کی وزیر اعلیٰ کی وجہ سے جو میں وہ stand لیتا تھا وہ مجھے یقین ہوتا تھا کہ میرے پیچھے وزیر اعلیٰ ہے صوبائی کا بینہ ہے بحر حال میرا ضمیر مطمئن ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ چھوٹے صوبے آپس میں متفق نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے کہ وہ بنیادی فارمولہ تبدیل ہونا تھا وہ نہیں ہو سکا جناب والا! اس دوران تو بہت سی چیزیں آتی رہیں لیکن میں چند چیدہ چیدہ چیزوں کا ذکر کرنا چاہوں گا جو حکومت نے مثبت کام کئے جناب والا! یہاں بے روزگاری کا مسئلہ بہت بڑا ہے ہمارا جو نوجوان یونیورسٹی سے ڈگری لے کر نکلتا ہے اس کا ایک ہی آسرا ہوتا ہے کہ حکومت نوکری دے پرائیویٹ سیکٹر میں یہاں پر ملازمت کے مواقع بہت کم ہیں اب آہستہ آہستہ جام صاحب کی حکومت نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ گوادریں انڈسٹریل اسٹیٹ ہم نے قائم کی ہے اب اس کے ساتھ ساتھ لسبیلہ میں بھی زیرو پوائنٹ کا قیام عمل میں آچکا ہے اس پر کام ہو رہا ہے اس پر تو جناب والا! وقت لگے گا جب وہاں لوگوں کو روزگار مل سکے گا۔ اس میں ہم نے اپنے نوجوانوں کا خیال رکھا میرے خیال میں اپنے منہ سے کہوں تو اچھا نہیں لگتا لیکن واقعی قابل تعریف ہے جناب والا! صوبے میں آٹھ سو ڈاکٹر بے روزگار تھے ایک مرحلہ ایسا آیا جتنے بے روزگار ایم بی بی ایس ڈاکٹر تھے وہ تمام کے تمام لگ گئے ایک بے روزگار ڈاکٹر بھی ہمارا نہیں تھا اسی طرح سے جناب والا! انٹیمیل ہسپتالری کے حوالے سے دیکھیں تو کئی سالوں سے اس شعبے میں appointment ہوئی نہیں تھی لیکن جناب والا جام یوسف کی حکومت نے وہاں ہم نے کوئی ڈھائی تین سو ڈاکٹر دے دیئے اور اس کے ساتھ سپورٹنگ سٹاف جو ان کے ساتھ ہوتا تھا وہ تقریباً چھ سو کے لگ بھگ تھا اسی طرح سے واٹر منیجمنٹ میں آپ دیکھ لیجئے بہت سارے ہمارے ایگری کلچر انجینئر جو تھے وہ سارے اس میں لگ گئے جہاں تک بلوچستان کا انسٹیبلری کا تعلق ہے جناب والا! دس ہزار سے زیادہ وہاں پر appointments ہوئی ہیں جو بلوچستان کے مختلف اضلاع میں ہوئی ہیں بلوچستان کے تمام اضلاع سے یہ لوگ لئے گئے ایف سی کو آپ دیکھ لیجئے میں سمجھتا ہوں جناب والا! صوبائی حکومت نے پچھلے پانچ سال میں اپنے وسائل سے پچیس سے تیس ہزار نوکریاں دیں مختلف گریڈ کی اور مختلف ڈیپارٹمنٹوں میں تو یہ ہماری حکومت کی پچھلے پانچ سال میں اس

حوالے سے کارکردگی رہی ہے اسی طرح سے جناب والا! PSDP ہماری حکومت سے قبل پانچ چھ ارب سے زیادہ نہیں ہوتا تھا PSDP کا ٹوٹل سائز اتنا ہی تھا لیکن جب جام صاحب کی حکومت آئی پہلی ہماری کیبنٹ میں بجٹ بنانے کا وقت آیا تو اس وقت جناب والا مشکل فیصلہ تھا کہ کچھلی حکومت نے جو اسکیمات شروع کی ہیں ان کو بند کر کے ان کی جگہ نئی اسکیمیں دی جائیں اپنے دور میں اپنے ایم پی اے کی recommendations پر یا ان اسکیموں پر جن پر پیسہ خرچ ہو چکا ہے ان کو بھی جاری رکھا جائے مشکل فیصلہ تھا لیکن جام صاحب نے فیصلہ یہ کیا کہ نہیں۔ وہ اسکیمیں جو ہماری حکومت سے قبل چل رہی تھیں ان کو بھی جاری رکھیں گے اور اپنے دوستوں کو بھی اپنی حکومت کے توسط سے نئی اسکیمیں دیں گے اس فیصلے کی وجہ سے صوبائی حکومت کو اس سال سخت مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ عوام کی بہتری کے لئے بلوچستان کی مجموعی ترقی کے لئے ایک بہتر فیصلہ تھا ایک سیاسی فیصلہ تھا جس میں ہم الحمد للہ ثابت قدم رہے اور ایک اسکیم کم کئے بغیر ہم نے نیا پی ایس ڈی پی بنایا۔ جناب والا! ہم نے جام صاحب کی حکومت نے ترقی کی بنیادی اینٹ رکھ دی ہے اب اس کے بعد آنے والی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ اس اینٹ پر ایک اور اینٹ رکھتے جائیں اور پوری دیوار یا پورا گھر اس سے تعمیر کریں۔ اب جناب والا! پی ایس ڈی پی کا ہم نے ایک سٹینڈرڈ رکھا ہے کم از کم نو دس ارب سے کم بلوچستان کا PSDP نہ ہو اگر آئیں نان ڈویلپمنٹ سے ہمیں پیسے کاٹنے پڑیں تب بھی ہم نے کاٹے فیڈرل گورنمنٹ سے گرانٹ لینے کی ضرورت ہوئی وہ بھی ہم نے کی لیکن ہم نے ایک فارمولہ دے دیا ہے جناب والا! یہ بنیادی کام ہیں جن کا میں نے مختصر سا ذکر کیا اسی حوالے سے ہمارے دور میں چیف سیکرٹری جو کہ حکومتی مشینری یا افسران میں سب سے اونچا عہدہ ہوتا ہے جس کے زیر کنٹرول تمام افسران ہوتے ہیں اور وہ زیر کنٹرول ہوتا ہے چیف منسٹر کا۔ جناب والا! میجر اشرف صاحب ہمارے دور میں رہے ہیں ان کا مشکور ہوں ان کے دور میں بھی کام ہوا ہے اسی طرح سے میجر نعیم صاحب بھی ہمارے دور میں آئے۔ سلیم پرویز صاحب بھی ہمارے دور میں رہے ان تمام حضرات کا ہمارے ساتھ تعاون رہا اور جناب والا! موجودہ چیف سیکرٹری کے بی رند صاحب جو کہ دو سال سے زائد ہو گئے ہیں صوبے کی خدمت کرتے ہوئے میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ ان کے دور میں جو فیصلے زیر التوا تھے روڈ کے۔ میں مثال دوں گا این ایچ اے والوں کو ہمیشہ ہم سے شکایت تھی

جناب والا! کہ این ایچ اے کی روڈ ہم بنا رہے ہوتے ہیں کوئی آجاتا ہے روک دیتا ہے کام نہیں ہوتا ہے اس کے لئے کمیٹی بنائی گئی کہ جناب! کسی کو اگر شکایت ہو تو اس کے پاس جائے اور ہوم سیکرٹری اس کا چیئر مین رکھا کہ فوری طور پر اس کا ازالہ ہو جس کی وجہ سے ہمارے صوبے میں روڈوں کے کام میں تیزی آگئی اسی طرح سے پروموشنوں کا کیس آپ دیکھ لیجئے کہ صوبے میں کے بی رند صاحب کے دور میں اور جام صاحب کے دور میں تین ہزار افسران کی ترقیاں ہوئیں جو کہ یہ ریکارڈ ہے۔ جتنے بھی ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری تھے سب کا تعاون ہمیں حاصل رہا ہے کسی محکمے میں کم کسی میں زیادہ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کسی محکمے نے تعاون نہیں کیا جام صاحب کی حکومت کے ساتھ ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق تعاون کیا ہے میں ان کا بھی مشکور ہوں جناب والا! جام صاحب نے اپنی حکومت میں جو ایک رواداری کا ماحول رکھا اس کی گواہی تو اپوزیشن والے بھی دیں گے بعض ایسے کام ہوتے تھے کہ جام صاحب ہمیں بتائے بغیر جو لوگ سمجھتے تھے کہ میں جام صاحب کے زیادہ قریب ہوں گو کہ ہماری یہ قربت یہ دوستی اس وجہ سے نہیں ہے کہ جب وہ چیف منسٹر بنے اور میں فنانس منسٹر بنا۔ یہ ہماری جو نزدیکی یا محبت یا دوستی تھی یہ اس سے کافی پہلے کی ہے لیکن جناب والا! بعض اپوزیشن کے کام ایسے ہوتے تھے کہ جام صاحب مجھے بھی نہیں بتاتے تھے اور وہ کام کر دیا کرتے تھے۔ تو جس انداز سے جام صاحب نے صوبائی اسمبلی کو چلایا سب ممبران کو ساتھ لے کر چلے یہ ان کی صلاحیتیں تھیں یہ ان کی قابلیت ہے۔ اور جناب والا! جام صاحب کی حکومت یقیناً ایک کولیشن حکومت تھی جس میں کئی جماعتوں کا اتحاد تھا اور اس طرح کی حکومتوں کو چلانا کافی مشکل ہوتا ہے جناب! جب میں اس اسمبلی میں آتا ہوں مجھے سارے ممبران یاد آتے ہیں لیکن شدت کے ساتھ وہ جن کے ساتھ تقاریریں یا بحث مباحثہ ہوتا تھا مولانا عبدالواسع صاحب جو ایم ایم اے کے پارلیمانی لیڈر تھے میں ان کا مشکور رہا ہوں کہ اس حکومت میں ان کا تعاون ان کی دوستی اور ان کی قربت مجھے حاصل رہی بحیثیت فنانس منسٹر چونکہ میرے محکمہ کا اور ان کے محکمے کا بہت ہی قریب تعلق تھا تو انہوں نے ہر موقع پر مجھے سپورٹ کیا کاش وہ آج ہوتے اور آج ہم اس اسمبلی سے رخصت ہوتے لیکن وہ بحر حال ان کی جماعت کی مجبوری تھی اسی طرح سے اپوزیشن لیڈر کچول علی ایڈووکیٹ صاحب جنہوں نے بہت ہی اچھا اس اسمبلی کو چلانے میں تعاون کیا اور علمی بحث میں بہت حصہ لیا اسی طرح زیارتوال صاحب جو اس اسمبلی میں ہمیشہ سٹڈی

کر کے آتے تھے اور وہ تمام چیزیں جو ہمارے ذہنوں میں نہیں ہوتی تھیں وہ ہمیں یاد دلاتا تھا سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب جن کی بدولت اس اسمبلی کا ماحول ہمیشہ ہنس مکھ اور ہنسی خوشی کے ساتھ گزرا وہ بھی قابل تعریف ہیں اور جناب والا! میرے کچھ دوستوں نے میری شکایت - شکایت تو نہیں مجھے بہت پیار سے یاد کیا میں ان کا مشکور ہوں خاص طور پر ہمارے ڈپٹی اسپیکر اسلم بھوتانی صاحب کا اور پرنس فیصل داؤد صاحب کا۔ جناب والا! یقیناً یہ بات درست ہے جو لوگ مجھ سے توقع رکھتے تھے کہ جائیں گے کہ کام ہوگا جناب والا! فنانس منسٹر کوئی بھی ہو اس کام کی نوعیت ایسی ہے کہ تمام کام نہیں ہو سکتے اگر دس کام میں سے پانچ کو ہاں کہیں گے تو پانچ کو بااثر مجبوری دل نہیں چاہتا لیکن بااثر مجبوری ناں کہنا پڑتا ہے۔ بہر حال فیصل صاحب نے اپنے فنڈز کے متعلق شکایت کی یہ ان کی شکایت میں سمجھتا ہوں کہ درست نہیں ہے کہ مینٹنس کے فنڈز بی اینڈ آر کو ملتے رہے لیکن جناب والا! ایک چیز میں نے کیا پہلے جس طرح لم سم پیسے دیتے تھے بی اینڈ آر کو کہ جی یہ پانچ کروڑ ہے دس کروڑ ہے بیس کروڑ ہے یہ ڈیپارٹمنٹ کو دے دیئے ہیں اب آگے ان کی مرضی ہے کہ جہاں چاہیے لگائیں میں نے ایسا نہیں کیا میں نے اپنی دانست میں ان کے محکمے کی خیر کے لئے بلوچستان کے لئے بہتر کام کیا کہ جہاں ضرورت ہو case to case کی بنیاد پر case بھیجتے جائے پیسے میں دیتا جا ہو گا یا جہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب حکم دینگے وہاں پر پیسے ملتے رہیں گے تو وقتاً فوقتاً وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم پر یا ضرورتیں جہاں ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی تھیں وہ میرے پاس آتے رہیں اور وہ ان کو پیسہ ملتا رہا یہ نہیں کہ ان کو مینٹنس کے فنڈ نہیں ملے ہیں تو جناب والا! یہ چیدہ چیدہ باتیں تھیں جناب! اب اللہ پاک سے دعا ہے کہ آنے والی اسمبلی جو روایات جو چیزیں ہم نے یہاں کی ہیں اور جناب والا! ہم تو آج فارغ ہو رہے ہیں لیکن اللہ کی مہربانی سے اب ماشاء اللہ جو بھی اس اسمبلی میں دوسرا اجلاس ہوگا وہ آپ کی موجودگی میں اور آپ ہی کروائینگے تو اللہ پاک سے دعا ہے کہ اگلی اسمبلی میں بھی جس طرح جناب والا! آپ نے اس اسمبلی کو جس احسن طریقے سے چلایا وہ بھی حلف، خدا کرے کہ آپ کے ہاتھوں سے ہونے ممبران کا اور وہ بھی احسن طریقے سے ہو اس طرح جناب والا! میں بھوتانی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی مہربانی کی جب وہ چیئر پر ہوتے تھے تو خاص طور پر ایک عزت و احترام کے حوالے سے ایک رشتہ ہمارا قائم تھا جناب والا! باقی میں اپنے تمام وزراء کا جو اس وقت یہاں موجود

ہیں اور جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہے اس وقت گورنمنٹ سے مستعفی ہو چکے ہیں میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا پانچ سال بخوبی ہم نے گزارے شکر یہ!

جناب اسپیکر - مہربانی جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل - جناب اسپیکر صاحب! میں چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں قرارداد تو اس وقت لانا ناممکن ہے اس ٹائم میں ایک ریکویسٹ چیف منسٹر صاحب سے اس اسمبلی کے توسط سے اور آپ کے توسط سے کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کونٹری میں ایک تقریب میں بڑی اچھی ایک پیش رفت کے تحت اعلان کیا تھا کہ جو ڈومیسائل ہے اور ان کے جو مسئلے ہیں اور ڈومیسائل کے لوکل کا جو فرق ہے وہ میں ختم کرونگا تو میں چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ آج اس اسمبلی فلور پر یہ اعلان کر دیں اور کابینٹ میننگ میں اس کو approve بھی کر دیں کہ یہ جو انہوں نے اعلان کیا تھا اس کا صوبے کے اوپر بہت اچھا مثبت اثر آیا ہے اور اس اسپیشلی یہاں جو سٹیٹرز کمیونٹی ہے انہوں نے اس کا بڑا اچھا اثر لیا ہے اس کے اوپر وہ اعلان بھی کریں اسی قسم کا تو میں سمجھتا ہوں سردار عطاء اللہ صاحب کے وقت میں ایک قرارداد آئی تھی یا کابینٹ کی منظوری آئی تھی پھر جام صاحب کے والد کے وقت میں آئی تھی تو وہ قدرتی کسی نہ کسی طور پر اس کو عملی جامعہ نہیں پہنایا جاسکا لیکن آج اس going اسمبلی کے سیشن میں اگر جام صاحب اس کا اعلان کر دیں اور یہ اس صوبے کے اوپر اس کا احسان عظیم ہوگا پہلے بھی انشاء اللہ تیار رہے انہوں نے اعلان کیا جلسے میں بھی لوگوں کے اجتماع میں بھی آج اگر وہ اسمبلی کے فلور پر اگر وہ یقین دہانی کر دیں۔ شکر یہ!

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک بات ذرا یاد آ رہا ہے کہ پچھلے دنوں ٹیچر ایسوسی ایشن کے کچھ ڈیمانڈ تھے جس پر کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اسپیشلی مہربانی کی ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے اس ڈیمانڈ کا اعلان کیا اور وہ ایگریمنٹ پر ہم پہنچ گئے لیکن نوٹیفکیشن ہونا باقی ہے تو جناب والا! وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکویسٹ ہے اور ان کی اپنی بھی خواہش ہے کہ وہ نوٹیفکیشن آج ہو جائے مجھے امید ہے کہ ٹیچر ایسوسی ایشن کا نوٹیفکیشن ہو جائے گا۔

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر صاحب! جعفر مندوخیل صاحب نے جو بات کہی جام صاحب نے پہلے بھی

وعدہ کیا تھا ایک کمیٹی بھی بنائی تھی اس میں احسان شاہ صاحب بھی تھے میں بھی تھا اور انہوں نے جلسہ عام میں بھی یہ اعلان کیا تھا اور جیسا کہ جعفر صاحب نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ میری قرارداد التواء میں پڑی ہوئی ہے اس میں جام صاحب کے والد مرحوم نے کیا ہے اور سردار عطاء اللہ مینگل صاحب کے وقت میں بھی یہ ہوا ہے تو برائے مہربانی آج میں جام صاحب سے ریکوریسٹ کرتا ہوں آپ کے توسط سے کہ اس بات کو وہ آج فائل کر دیں تاکہ ہمیشہ کا یہ ایشو ختم ہو جائے۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی۔ جی آپ لے لیں۔

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیر جیل خانہ جات)۔ جناب اسپیکر صاحب! بہت شکریہ آپ نے مجھے موقع دیا بلوچستان اسمبلی جو یہ پانچ سال کی مدت پوری کر رہی ہے جو ہمارے لئے باعث فخر ہے یقیناً اس میں جو پانچ سال پورے ہو رہے ہیں صدر پرویز مشرف نے پہلے ہی دن وعدہ کیا تھا کہ یہ اسمبلیاں مدت پوری کریں گی اور ویسے ہی ہوا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا کریڈٹ پرویز مشرف کو جاتا ہے جنہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور میں سمجھتا ہوں اس سے پاکستان میں جمہوریت مضبوط ہوگی اور جو انہوں نے وعدہ کیا ہے اگلے الیکشن کا بھی ٹائم پر ہونگے اور جو آئندہ اسمبلیاں ہوگی وہ بھی اپنی مدت پوری کریں گی بلوچستان اسمبلی کی اپنی ایک روایت رہی ہے اس میں آپ کا رول اور باقی ممبران کا رول ہمیشہ مثبت رہا ہے اور سب نے ایک مثبت رول ادا کیا ہے اس کے آپ کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اسمبلی کو ایک آچھے انداز سے چلایا اور ویسے ہی باقی جو سیکرٹری اسمبلی ہے اور دوسرے ملازمین ہیں انہوں نے ہمیشہ ایک اچھا رول ادا کیا جناب اسپیکر! میں اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے دو باتیں کرونگا میرا تعلق ایک ایسے ڈسٹرکٹ سے ہے جو بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے اور ایک نیا ڈسٹرکٹ ہے اس میں میں وزیر اعلیٰ بلوچستان جام محمد یوسف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ڈسٹرکٹ پر کافی توجہ دی جہاں پر اب جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی روڈ ہے 100 کلومیٹر کی روڈ بن رہی ہے اس سے پہلے اس ڈسٹرکٹ میں 80% لوگوں کو صاف پانی پینے کے لئے میسر نہیں تھا اب میرے خیال میں 90% لوگوں کو صاف پانی میسر ہے اس کیلئے میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ ٹائم کا ذرا خیال رکھے پہلے آپ خاموش بیٹھے تھے ابھی آپ سب اُٹھے آپ نے بات نہیں کی آپ نے بتایا بھی نہیں ابھی اُنھیں جلدی کریں وقت کم ہے جی۔

میر شہیر احمد بادیانی۔ مہربانی جناب اسپیکر صاحب! جس طرح ہمارے دوست حبیب صاحب نے فرمایا کہ جس طرح یہ پریزڈنٹ صاحب کو کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے یہ اسمبلیاں پانچ سال تک چلائی انہوں نے اپنی مدت پوری کی کیونکہ حبیب صاحب نے جس طرح کہا کہ ہمیں یقین نہیں تھا کہ اٹھارہ مہینے چلیں گے کہ گیارہ مہینے چلیں گے لیکن جنرل صاحب نے اپنے وعدے کو نبھایا اور پورے پانچ سال اسمبلیوں کو چلاتے رہے اور میں جناب اسپیکر صاحب! آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اخراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس اسمبلی کی کارروائی کو impartial رہ کر چلائی جس کے لئے آپ قابل ستائش ہے میں جناب جام صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے دوستوں کو ساتھ لیکر چلائیں وہ بھی impartial رہے اور انہوں نے اپوزیشن کی بات مانی اُنکو بھی یہ محسوس ہونے نہیں دیا کہ آپ اپوزیشن میں ہیں آپ کا کچھ نہیں سنا جائیگا کچھ کام نہیں کیا جائے گا اسپیشلی اپنے دوستوں کو جن جن اضلاع میں بلوچستان کے تمام اضلاع میں جتنے ترقیاتی کام ہوئے جام صاحب نے دوستوں کو ساتھ لیکر اُنکے مشورے سے اُن کو فنڈز مہیا کیا اُن سے پوچھا کہاں کہاں آپ کو اسکیموں کی ضرورت ہیں میں جام صاحب کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی دوستوں کو ساتھ لیکر یہ پانچ سال اپنے پورے کئے ویسے جس طرح احسان شاہ صاحب نے فرمایا کہ coalition گورنمنٹ تھی coalition گورنمنٹ میں چلنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن یہ جام صاحب کی قابلیت ہمت اور دوستی تھی کہ وہ پانچ سال سے اس اسمبلی کو اور ان دوستوں کو چلاتے رہے اور ساتھ لئے اور impartial ہے مہربانی جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر۔ بسنت لعل کوئی خاص بات۔

انجینئر بسنت لعل گلشن۔ جناب اسپیکر! قائد ایوان صاحب کو موقع ہوگا جو بات کریں گے یہ جو جعفر خان صاحب نے لوکل اور نان لوکل کا جو فرق ہے ان کو ختم کرنے کی جو بات کی میں اُمید رکھتا ہوں اس وقت ایوان میں ہمارے جو موجود ساتھی ہیں وہ بھی اس قرارداد کی حمایت کریں گے اور یہ بہت ضروری ہے یہاں پر یکجہتی کا اظہار کرنے کیلئے تاکہ ہم میں یہ فرق ختم ہو یہ میں request کرتا ہوں جام صاحب سے۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے آگیا ہے آپ کا۔

امروز جان فرانس۔ یہ لوکل اور ڈومیسائل کا جو فرق ہے اُس کو ختم کرنے کیلئے تمام ساتھی جو ہے نا۔۔۔ جناب اسپیکر۔ ابھی میں قائد ایون سے request کرتا ہوں کہ وہ اس اسمبلی میں آج جو آخری دن ہے اُس میں اپنا اظہار خیال کریں اور ارکان اسمبلی سے request ہے کہ وہ قائد ایوان کی تقریر کے دوران خاموشی سے اُس کو سنیں۔

جام میر محمد یوسف (وزیر اعلیٰ قائد ایوان)۔ محترم جناب اسپیکر! بلوچستان اسمبلی مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کس طرح ارکان اسمبلی کا شکر یہ ادا کرو اور جن لفظوں سے بذات خود میرے بارے میں جو باتیں کہیں میں جتنی بھی کوشش کروں میں اُنکا شکر یہ ادا نہیں کر سکتا جو عزت جو پیار جو ہمدردی اور احساس صبر انہوں نے میرے دور حکومت میں کیا ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے بھائیوں کا اور ارکان اسمبلی کا اُس میں خواتین ہوں اور اپوزیشن کے دوست ہو میرے پاس وہ انداز بیان نہیں کہ میں اپنے کس انداز سے اُس لفظی اور لغوی معنوں میں اُنکا شکر یہ ادا کروں میں یہ سمجھتا ہوں تمام تعریفیں اُس رب جلیل کی ہیں ہم تو انسان ہیں اُس کا کمسٹری فام میں دیکھا جائے تو میرے خیال میں ایک حقیر چیز پر مبنی ہے میں یہ سمجھتا ہوں یہ تمام تعریفیں یہ تمام عزت اور شان و شوکت اُس باری تعالیٰ کی ہیں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور ہمیں اس وطن عزیز کیلئے بھیجا ہے جتنی بھی تعریف ہے اور جتنی بھی صلاحیتیں ہیں یہ سمجھتا ہوں یہ اُسی کا کرم ہے اُسی کی مہربانی ہے اُسی کے فیصلے ہیں جو وہ کرتا ہے اُسے بھگاڑتا ہے اُسے خراب کرتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت دیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ذات پر ہو میری دوستوں کی شان و عزت میں ہو یہ تمام اُس کے فیصلے ہیں چاہئے ہم نے پانچ سال گزارے ہیں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم ایک حقیر چیز ہے نہ ہم میں اتنی صلاحیت ہیں نہ ہم میں اتنی وسعت ہیں کہ ہم نے یہ پانچ سال کا عرصہ اس بلوچستان میں گزارا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اُسی کا کرم تھا کہ آج بھی ہم اُسی کے رحم و کرم سے آگے بڑھ رہے ہیں بلوچستان کی سیاسی صورتحال پر آگے مستقبل میں قدم رکھنے والے میرے محترم اسپیکر صاحب! آپ کے دوران اسپیکر اس پر بھی میں نے آپ سے بڑا فیض حاصل کیا جس طرح میرے دوست اور میرے ساتھی یہی کہتے رہے کہ میری نگرانی میں انہوں نے بہت سارے علم حاصل کئے ہیں سمجھتا ہوں میں

اتنا قابل بھی نہیں ہوں اب تک تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ اُن سیاسی امور میں ہم تو نابلد ہیں اور اتنی حیثیت ہی نہیں رکھتے کہ اس سمندر میں جو سیاسی افکار میں ہم وہ مثبت کردار ادا کر سکیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کے دور میں آئندہ بھی اس طرح اسپیکر رہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو اگر ہم خراج تحسین پیش نہ کریں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس کی نائنصافی کر رہے ہیں جتنی بھی ہم آپ کی تعریفیں کریں میرے خیال میں یہ کم ہے جس انداز میں آپ نے اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلے جس طرح آپ نے حکومت کی ٹریژری پنجر کو دیکھتے ہوئے ان پر کنٹرول کرتے ہوئے اور احکامات جاری کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے بلوچستان کے جو بھی اسپیکر آئے گا اور یا منتخب ہو کر لوگ آئینگے وہ ضرور آپ کو اور آپ کے کاوشوں اور آپ کے جٹمنوں پر جو اسمبلی کے اندر آپ نے جو فیصلے دیئے کردار ادا کئے ایڈجرن موشن میں پریولج موشن میں بجٹ matter میں سمجھتا ہوں ایک بلوچستان کی پارلیمنٹری نارمرس کے اندر برنس رولز اینڈ پروسیجر ہیں اُس کو میرے خیال میں اس اسمبلی نے آپ کے توسط سے جو آپ نے رول ادا کیا بلوچستان میں اس پارلیمنٹری اناؤنس میں میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے بلوچستان کے جو بھی نوجوان افراد منتخب ہو کر آئینگے وہ ضرور آپ کے کاوشوں کی آپ کی خدمت کی تعریف کریں گے آپ کے دیئے ہوئے جٹمنٹ کو ضرور پڑھ کر مثبت فیصلے مستقبل میں کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ میں بلوچستان کے پانچ سال کے دور کو کس طرح اُس کا انحصار کرو کس طرح یہاں پارلیمنٹ میں اسمبلی کے اندر کس انداز میں بیان کروں میرے خیال میں یہ بہت ہی مشکل کام ہے کہ اس پانچ سال کے دور کو چند لمحوں کے اندر گھنٹوں کے اندر میں اُس کا انصاف کروں میں سمجھتا ہوں جو کوشش کرنی تھی یا نہیں وہ ہم نہ کر سکیں جتنا کرنا چاہیے تھا اُسکی وجہ میں آپ کی خدمت میں ضرور عرض کرتا چلو جہاں ہماری خامیاں ہوں گی جہاں ہماری اچھائیاں ہوں گی جہاں ہماری برائیاں ہوں گی ضرور انسان کمزور بھی ہے فیصلوں پر وہ کبھی پابند ہی نہیں رہتا کبھی مسائل اتنے زیادہ ہوتے وہ آدمی سرنگوں ہو جاتا ان مسائل پر اس پریش پر اُس ڈیمانڈ پر کبھی ایسے مسائل ہوتے ہیں جہاں آدمی بخوبی اُس پر ثابت قدم رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اُسے جلدی جلدی حل کریں مسائل کو ٹال دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس پیریڈ میں جمہوریت کا جو کہتا ہے صدر پاکستان نے بھی کہا وزیراعظم نے کہا وہ جمہوریت کے انداز میں اُس جمہوریت میں رہتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہی جمہوریت کو دبانے نے میں اُس کو

کر لیش کرنے میں اُس کو وسعت دینے میں اُس کو مضبوط کرنے میں اُس constitution کو آگے بڑھانے میں میں سمجھتا ہوں یہی وہ انداز ہے جمہوریت کے جہاں پارلیمنٹریں اور منتخب نمائندے کو شش کرتے ہیں کہ یہ جو constitution ہے کس طرح مضبوط ہو یہ ضرور میں کہوں گا کہ ماضی کی جتنی بھی اسمبلیاں آئی ہیں آپ خود گواہ ہونگے آپ نے ضرور اُن ادوار کو analysis بھی کیا ہوگا میرے دوست یا پارلیمنٹریں نے یا یہاں بیٹھے ہوئے اسمبلی کے لوگ ہیں وہ بھی ضرور اس وقت میں اگر اسمبلی میں شامل نہ تھے لیکن کچھ ایسے دوست بھی ہیں آج سے نہیں بلکہ میں یہ کہوں گا ادوار بھٹو کے دور سے لیکر آج تک وہ اس اسمبلی میں آتے رہے اور جس انداز میں دیکھتے رہے اور اپنی خدمات انجام دیتے رہے یہ ضرور میں کہوں گا کہ Naver in history of Pakistan میں ایک اسمبلی نے اپنی مدت پوری کی ہو جیسے کہ جعفر خان صاحب نے کہا مختلف ارکان اسمبلی کے لوگوں نے بھی کہا مسلم بھوتانی صاحب نے بھی کہا گیلو صاحب نے بھی کہا میں سارے اپنے ارکان اسمبلی کے کہتے ہوئے یہ عرض کرتا چلو کہ یہ واحد صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کے دور اقتدار میں پانچ سال جب اُس نے اقتدار سنبھالا تو شاید لوگوں نے یہی منفی ارادے رکھنے والے لوگ میں یہ نہیں کہوں گا کہ جو میرے دوسرے دوست نے جس انداز میں ٹھہراتے ہوئے کہا لیکن یہ ضرور وہ بھی اعتراف کریں گے کہ انہی کے دور میں اندر آج اسمبلی خوش اسلوبی سے رخصت ہو رہی ہے محترم جناب! اگر ہم مسلم لیگ کے حالات کو دیکھیں اُس constitution کو دیکھیں اسمبلی کے پس و منظر کو دیکھا جائے پاکستان کے ہمیشہ وہ اسی سیاسی محالاتوں میں جو presidential محالاتوں کو اگر دیکھا جائے پرائم منسٹرا بیوں میں دیکھا جائے یا چیف آف آرمی اسٹاف اس وقت کے پہلے کے دور میں دیکھا جائے یہ تمام political parties کے افراد اور لوگ انہی سے منسلک ہوا کرتے تھے کہ ایک مقام ایسا بھی آجاتا تھا کہ ان میں کمپرڈیشن اور حالات سیاسی اتنے بھگڑ جاتے تھے تو مجبوراً جو پولیٹیکل پارٹیاں جو ٹریڈری پنچوں کو دیکھتے ہوئے جہاں وہ مایوسی کا شکار ہو جاتے تھے تو پھر لانگ مارچ کی پکار سننے میں دیکھا گیا یہاں تک کہ خود ہی آرمی چیف آف اسٹاف کو چٹیاں بھیجی گئیں کہ جی آپ resign کر دیں یا مارشل لاء لگا دیں پاکستان میں کہیں صدر کے معاملات وزیراعظم کے ساتھ درست نہیں تھے لوگ شک و شبہات میں تھے یہ اسمبلی آگے رہ سکتی یا نہیں رہ

سکتی ہے یہاں تک کہ انتظامیہ کے لوگ ہیں بیوروکریسی ہیں یا دیگر افراد ہیں دیگر لوگ ایسوسی ایٹ ہیں اس پاکستان کے institutional میں وہ بھی طلاطم میں رہے کہ جی ملک کا کیا حال ہوگا حکومت کس طرح چلے گی حکومت کس طرح آگے بڑھے گی یا درکھیں لوکل میں اٹھالے جاتے تھے اُن کے آرڈر بھی مانے جاتے تھے یہ چونکہ پاکستان کے سیاسی حالات تھے اس جمہوریت میں آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کبھی بھی وہ مقام اُس جمہوریت کی اسمبلی میں وہ نہیں ملا چائے اسمبلی ہو چائے میڈیا ہو چائے پریس ہو کونسی بھی اگر institution کو دیکھے وہ کبھی آزادی کے علمبردار نہیں رہے کبھی انہوں نے اس ملک میں پاکستان میں کی جمہوریت اُس کے اقتصادیات اُس کی لبرٹی اُس کے expiration up جو ایک عام سٹیزن آف پاکستان وہ استعمال کرتا ہے کبھی وہ مواقع نہیں ملے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ ملٹری رول کہیں یا اس کو ڈیموکریٹک رول کہیں چائے اس سے جس انداز میں بھی کہیں تو سب سے بہتر یہی ایک حکومت تھی جس سے تمام لبرٹیاں سیاست دانوں کو پولیٹیکل آدمیوں کو institution کو اور میڈیا کو اور عدالتوں کو اور تمام کو اور میں معافی سے کہنا چاہتا ہوں کہ بعض لوگوں نے یہاں تک کی مخالفت بھی کی تو اُن کو اٹھا کر اسمبلیوں سے باہر پھینکا گیا جیلوں کے اندر بند کیا گیا انہیں معافی بھی دلائی گئی اُن کی عزتوں پر ہاتھ ڈال کر انہیں کہا گیا کہ آپ معافی نہیں مانگیں گے تو آپ کے ساتھ یہ سلوک کریں گے خیر میں اُس کو دہرانا نہیں چاہتا ہوں میں صرف اسلئے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ institution جو کمزور ہوتی گئی وہ اسلئے ہوتی گئی کوئی ایسا فرد یا شخص نہیں تھا کہ اس institution کو مضبوط کریں میرے خیال میں کوئی پاکستانی یا کوئی پاکستان کارہنے والا آدمی کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ یہ اسمبلیاں عدلیہ کمزور ہو، ہم بھی چاہتے ہیں کہ عدلیہ مضبوط ہو کیونکہ یہی ہمارے مستقبل کے ضامن ہے اور انہی کے پاس ہم انصاف کے تقاضے پورے کرنے کیلئے جائیں گے اگر یہی عدلیہ اور یہ institution اور یہ میڈیا اگر کمزور ہوگی تو میرے خیال میں پاکستان میں کوئی جمہوریت اور انصاف اور دیگر چیزوں کے انصاف کا تقاضہ پورا نہیں ہو سکیں گے اور آج بھی ہماری یہ حکومتیں مثبت انداز میں میرے خیال میں ہمارا ہمیشہ فیصلہ رہا ہے اور یہ نظر یہ رہا ہے کہ ان لوگوں کو وہ مقام اور مواقع دیا جائے جو واقعی یہ جو institution اب جنم پارہا ہے اور پیدائشی طور پر انہیں وہ مقام دیئے گئے تاکہ مستقبل میں وہ واقعی مثبت کارکردگی پاکستان کی جمہوریت

کیلئے اُس کی بہتری کیلئے اُس کی استقامت کیلئے یہ وہ عنصر ہے جو پاکستان میں آگے بڑھ سکتے ہیں اور مضبوطی سے آگے چل سکتے ہیں تو محترم جناب اسپیکر! ان اسمبلیوں کے بارے میں میں نے بہت کچھ کہا ہے اور واقعی ہمارے دوستوں نے کہا ہے کہ یہ تاریخی دن ہے اور اگر ہم اس کے ماضی کے پس منظروں کا جائزہ لیں تو میرے خیال میں مجھے مایوسی سے کہنا پڑے گا شاید کوئی ایسی اسمبلی ہو جو آج اپنی مدت پوری کی ہو اس پر جتنے بھی خراج تحسین پیش کریں وہ کم ہے اسلئے اس سے آنے والے افراد تربیت حاصل کریں گے آپ ہندوستان کو دیکھیں پاکستان کے ساتھ بنا ہے لیکن کبھی بھی آرمی رول اور دیگر رول اور کراسس کے باوجود اسمبلیاں برقرار رہیں اور انہوں نے اپنا وقت گزارا۔ لیکن حالات سے مجبور ہو کر پریزیڈنٹ نے اور پرائم منسٹر کے آپس میں انہوں نے اسمبلی کو dissolve کر کے نئے الیکشن کا اعلان کیا لیکن کبھی بھی مثبت الیکشن نہیں لیا گیا لیکن پاکستان کے اندر جب بھی وزیر اعظم آئے اور ہمیشہ یا تو پریزیڈنٹ کے اُس پر نظر ہوا کرتی تھی یا افواج پر نظر ڈالی جاتی تھی یا پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہمارے دور کے اندر ہم نے دیکھا کہ عدلیہ اور پرائم منسٹر کا آپس میں تضاد ہوا تو ہم نے یہی اندازہ لگایا کہ شاید وزیر اعظم گھر جائیں گے اور عدلیہ اُس وزیر اعظم کو پابند کرینگے شاید جیل کے اندر بھی جانا پڑے تو جب یہ شک و شبہات کو جو حالات نظر آتے ہیں اور اُس کا ایک عام سٹوڈنٹس جو پالیٹکس سے وابستگی رکھتا ہے تو وہ ہسٹری سے وابستگی رکھتا ہے وہ بڑا دور اندیش ہوگا تو سوچنے لگتا ہے کہ مستقبل میں اس ملک کا کیا ہوگا اور کس طرح یہ ملک آگے چلے گا تو میں یہ ضرور کہتا چلو کہ صدر مملکت کی دلچسپی اور اُنکی توجہ یہی تھی جب شروع سے برسر اقتدار آئے اور اُس نے یہی کہا کہ جی میں اس اسمبلی کی مدت پوری کرنے دوں گا اور میرے خیال میں اس میں کوئی شک و شبہات و قباحت نہیں آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں اتنے بدتر کراسس اس ملک کے اندر آئے جہاں لوگ یہ کہہ سکتے تھے کہ جی اس ملک کا کیا حال ہوگا سڑکوں پر ریلیاں نکلیں وکلاء نکلے پاکستان کے عوام اگر آپ کہیں نکلیں شہروں کے اندر احتجاج برپا ہوا لوگوں نے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مارشل لاء آئیگا یا ایمر جنسی آئیگی ایک طرف ہم بیٹھ کر سوچ رہے تھے کہ کل اگر ایمر جنسی نافذ ہوگی اور ملک مارشل لاء کی طرف جائیگا لیکن پھر بھی میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ صدر پاکستان کا اعتماد تھا اُس کی جرات تھی اُسکی خواہش تھی وہ یہی چاہتے تھے کہ پاکستان میں اُس انداز میں ہم نے یہ فیصلہ کیا عوام

کے سامنے انہی اسمبلیاں اپنی مدت پوری کرینگے آج آپ اور ہم اس اسمبلی میں بیٹھیں ہیں آج کے دن کے بعد شاید ہم نہ ہو شاید آپ نئی اسمبلی سے خطاب کریں گے اور ان کا انتخاب بھی کریں گے اور اسپیکر کا بھی اُس سے حلف لیں گے تو میں یہ ضرور کہتا چلو کہ تمام قباحت کا اگر جائزہ لے کوئی کسی کو دوش نہیں دے سکتا اور میں یہ کہوں گا کہ اس جمہوریت کی حالت ہے اور جمہوریت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم آگے کی سوچیں گے کہ اس ملک کو کس طرح انتشار سے بچائیں۔ اور میں یہ کہوں گا میں یہ ضرور کہتا چلوں کہ جمہوریت کی جو صورت ہے جمہوریت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم آگے کا سوچیں کہ اس ملک کو کس طرح بچائیں۔ انتشار سے بچائیں ٹیریزم سے بچائیں اندورنی کشیدگی اور آپس کی بھائی چارگی کریں کہ آپس میں دست و گریبان نہ ہوں بلکہ ہم روایت چھوڑ کر جائیں کہ وہ روایت ایک ایسی ہو جہاں لوگ واقعی کہہ سکیں اور مستقبل میں جو بھی حکومتیں بنیں گی وہ ایک ایسی مثبت ثابت قدمی ملے گی جہاں ملک کے مفاد میں ضرور کہتا چلوں کہ اس حکومت کی اپنی کاوشیں کی ہیں اس نے کیا ہے کیا کچھ نہیں کیا ہے۔ اس پانچ سال کا دور جو گزرا ہے اس کے متعلق ہمیں کچھ ضرور کہنا پڑے گا کہ کیا کچھ ہوا ہے کیا کچھ ہم نے کھویا ہے کیا کچھ پایا ہے محترم جناب اسپیکر صاحب! جس طرح کہ میرے دوستوں نے یہاں کے معزز رکن نے اپنے طور سے یہ کہا ہے کہ کاش اپوزیشن کے دوست مولانا واسع یہاں موجود ہوتے تو بہت بہتر ہوتا لیکن میں یہ ضرور کہتا چلوں اور آپ بھی ذہن میں شاید یہ رکھتے ہونگے میں بطور جماعت کے اصولوں پر یہ کہوں گا کہ جس طرح ان جماعتوں کی اپنی پالیسی تھی ان جماعتوں کے رولز تھے ان جماعتوں نے اپنی ثابت قدمی سے ان جماعتوں نے اپنے ڈسپلن سے اس اسمبلی سے رخصت ہوئے میرے خیال میں یہ کوئی الزام اس پر ہم نہیں دیتے ہیں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے وقار کو اور اپنی پارٹی کے مشن کو مجروح نہیں کیا ہم ان کو کوئی دوش اور ملامت نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی ہمیں دوش اور ملامت نہ کریں جس طرح ان کی پارٹی نے اپنے وقار اور نظریے کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے ڈسپلن پر پابندی سے ثابت قدم رہے ہیں اسی طرح ہماری بھی اپنی ذمہ داریاں تھیں ہماری پارٹی کے اپنے اصول اور وجود ہے اس میں ہم رہتے ہوئے اپنے اس ڈسپلن کو برقرار رکھا اگر اسکے برعکس ہم اپوزیشن میں بیٹھتے اور آپ کی جماعت ادھر بیٹھتے وہ ہی کام کرتے۔ جس طرح آج انہوں نے کیا ہے تو ہم کسی کو دوش اور الزام

نہیں دیتے ہیں لیکن میں یہ ضرور کہتا چلوں کہ ہم آج جو عزم لے کر جا رہے ہیں محترم اسپیکر صاحب! کوئی ہمیں کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے میں آپ کو یہ بھی کہوں گا آپ کے شہر میں شاید وہ جو ایک بڑی اچھی بات مجھے یاد آئی ہے آپ کے شہر کے لوگ آپ سے ملنے کے الزام ہمیں دیں گے لیکن وفا ہوں کا صلہ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں یہ برے انداز سے دیں لیکن ہم یہ عزم لے کر جا رہے ہیں ہمیں کوئی ڈر اور خوف نہیں ہے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے لیکن جماعت کے اندر رہتے ہوئے آپ دوستوں کے ساتھ رہتے ہوئے پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کی اپنی بھی دشواریاں تھیں اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جس دور کے اندر ہم گزر رہے ہیں میں اپنی طرف سے یہ ضرور کہوں گا کہ بعض وقت اور ایسے حالات میں کوئی ایسی کیفیت میں انتظامیہ کو بھی ڈالا ہوگا کہ بھائی یہ کام ہونا چاہئے اور یہ کام نہیں ہونا چاہئے مجھے بہت خوشی ہے کہ ایسوسی ایشن میں ہم انتظامیہ کے ساتھ ان افسروں کے ساتھ ان بیوروکریسی کے ساتھ یہ وقت گزارا ہے اور بعض وقت ایسا بھی آیا ہے جہاں کوئی چیز کو trun down نہیں کیا جاتا تھا میرے خیال میں اس میں آپ بھی شامل ہونگے میں بھی شامل ہونگا ہماری جماعت بھی شامل ہوگی اپوزیشن بھی شامل ہوگی اور ہماری ٹریڈری بیج بھی شامل تھی ان کے بھی اپنے حلقے ہیں وہ elect ہو کر آتے ہیں اور اپنے حلقوں کی طرف ان کو دوبارہ جانا پڑتا ہے تو ظاہر ہے لوگوں کی اپنی خواہش اور اپنی توقعات ہیں اور اس میں بہت ساری ایسی چیزیں urgent ہوتی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یہ آج ہو لیکن ایک ہی جنبش سے وہ کام نہیں ہوا کرتا ہے ظاہر ہے کہ بعض ایسے حالات میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ سمری ہمارے سامنے پیش ہوئی ہے اور وہ یہاں تک کہ ہمارے دوستوں نے کہا ہے کہ یہ سمری پاس ہو اور یک قلم جنبش سے یہ آرڈر پاس ہونے چاہئیں تو ظاہر ہے انتظامیہ کے لوگ ضرور اس قباحت کو دیکھتے ہیں ان حالات کو دیکھتے ہوئے اس دور کو دیکھتے ہوئے بعض ایسے حالات ہوتے ہیں جہاں سابقہ ادواروں میں بہت سی ایسی چیزیں ہوئی ہیں جس سے وہ اجتناب کیا ہے لیکن اب یہ الزام عائد نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ اس دور کے اندر کیوں ایسا ہوا ہے لیکن میں یہ مشکور ہوں کہ انتظامیہ کے لوگوں نے ہر وقت ہمیشہ آڑے وقت میں بھی جہاں بلوچستان میں مختلف ادواروں میں آپ نے دیکھا ہوگا بہت ساری حالتیں کتنی بگڑی ہیں اور میں تمام دوستوں کا مشکور ہوں میں آپ کا اور آپ کی جماعت کا اور آپ لوگوں کے اپوزیشن کا بھی۔ جس میں مولانا واسع صاحب اور دیگر

سے ہمیں کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے آپ لوگوں نے جس انداز سے ہم لوگوں سے بازگشت کی ہے آپ نے جس انداز میں اس وقت بلوچستان میں کئی ایسی ٹیریرازم ہو رہی تھی اور جہاں اپوزیشن کہتی ہے کہ آپریشن ہوا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ملٹری آپریشن ہوا ہے بعض کہتے ہیں کہ سول آپریشن ہوا ہے حالات ملک کے اندر بگڑے لوگوں کو ملک کے اندر پکڑا گیا لیکن آپ لوگ ثابت قدمی سے بطور کولیشن پارٹنر رہے ہیں آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا ہے آپ لوگوں کا تعاون ہمارے ساتھ رہا ہے اور اگر یہ تعاون نہ رہتا شاید ان حالات میں جہاں ملک کے کئی حصوں میں احتجاجی تحریکیں ہوئیں لیکن آپ لوگوں کی ثابت قدمی سے یہ حکومت قائم رہی اور ہم آگے بڑھ کر اس حکومت کو چلانے میں مصروف رہے ڈیولپمنٹ کا میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہم نے چاہا ہے کہ یہ ڈیولپمنٹ بلوچستان میں بڑے مثبت انداز میں ہو جس میں تمام ہمارے کولیشن پارٹنر اور تمام بلوچستان میں ہمیں بہتری کے نتائج ملے ہیں اور میں یہ ضرور کہتا چلوں کہ آج جس انداز میں مختلف جگہوں پر اعلان ہو رہے ہیں یہ ہم نہ کر سکے ہیں اس این ایف سی ایوارڈ کے بارے میں جس طرح میرے محترم دوست احسان شاہ نے کہا ہے کہ بلوچستان کو بہت کچھ ملا ہے میں یہ کہوں گا کہ اگر پاپولیشن کے حوالے سے اگر این ایف سی ایوارڈ کا جائزہ لیں تو پنجاب کو پچاس فیصد ملا ہے اگر ہم اس کے پچاس فیصد کو دیکھیں آبادی کے تناسب سے ایک سو ارب روپیہ پنجاب کو ملا ہے تو اس سے اندازہ خود آدمی لگا سکتا ہے کہ کہاں بلوچستان اور کہاں پنجاب ہے اور ان کی ہر ایک اسکیم اربوں پر جاتی ہے اور اعلانات ہو رہے ہیں اور بلوچستان صرف سات ارب کے ڈیولپمنٹ کے کام پر پابند ہے۔ اور یہ خود آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بلوچستان کس طرح آگے بڑھ سکتا ہے بلوچستان کس طرح آگے چل سکتا ہے جہاں قلیل فنڈ ہو اور کام بلوچستان کے علاقے میں اتنا وسیع ہو اور ایک ایک علاقے کا ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ ہو یہ سات ارب یا دس ارب روپے کی جو رقم ہے جو ہماری ڈیولپمنٹ کا ہے اس میں بھی بعض ایسے حالات میں ہمیں پابند کر دیا گیا ہے کہ ہم اس سے زیادہ نہ بڑھیں۔ یہاں تک ہمیں کہا گیا ہے کہ آپ چھ ارب تک رہیں لیکن جہاں صدر پاکستان چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں ڈیولپمنٹ ہو اگر اس وژن کو دیکھا جائے اور اگر ہم اس میں پانچ ارب تک ہی رہے اور اس بلوچستان کے ترقیاتی مرحلے کو دیکھتے ہوئے ہم مسئلوں کو آگے نہ بڑھائیں تو بلوچستان کا کونسا فرد یہ کہتا ہے کہ بلوچستان اس ترقیاتی وژن

میں اور صدر پاکستان کا اس میں وژن شامل ہے یہ میں ضرور کہتا چلوں کہ اس پانچ سال میں اگر صدر پاکستان میرے خیال میں آپ بھی اس چیز کے گواہ ہونگے آپ نے خود ژوب کے اندر صدر پاکستان کو کہا کہ کوئی ایسی حکومت ماضی میں نہیں دیکھی ہے اور آپ کی بدولت جو بلوچستان میں ان گنت فنڈز آ رہے ہیں میگا پراجیکٹ بن رہے ہیں گوادر پورٹ بن رہی ہے سبکزی ڈیم کے افتتاح پر آپ نے بھی تقریر کی ہے اور مختلف جگہوں پر بلوچستان کے بڑے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں گریٹر واٹر پروگرام صدر پاکستان کی بدولت ملا ہے اور واٹر چینل سے متعلق جو صدر پاکستان کے اعلانات ہیں آج بلوچستان کے مختلف دیہا توں مختلف مقاموں میں یہ کام ہو رہے ہیں بلوچستان کو میں سب سے بڑا خرچ تحسین پیش کرتا ہوں کہ پاکستان میں تمام صوبوں میں بلوچستان ہی واحد صوبہ ہے جو سب سے سرفہرست ہے اس واٹر چینل پروگرام میں ہر ایک زمیندار کو وہ تالاب اور نالیاں اور پائپ ملے ہیں جہاں پہلے ان کے نہ ہونے سے لوگوں کو پانی کا زیادہ نقصان ہوتا تھا اور پانی ضائع جاتا تھا اس سے ہر ایک زمیندار اپنی زمینوں کو آباد کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر میں پروموشنوں کی یہاں بات چھیڑ لوں ماضی کے اندر آپ بتا سکتے ہیں کہ کونسا فرد جو بیوروکریسی میں تھے جو مقامی لوکل تھے ان کو یہ پروموشن ملی ہیں یہ بلوچستان کی واحد حکومت تھی ہم اپنی تعریف نہیں کرتے ہیں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہمارے چیف سیکرٹری کا بھی اس میں تعاون رہا ہے اور اس میں اگر یہ پروموشنوں کا شوق نہ ہوتا تو شاید یہ مسئلہ اس طرح رہتا۔ اور اس سے وہ انیس اور بیس گریڈ میں پہنچ گئے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! میں پیرامیڈیکل کے حوالے سے یہ کہوں کہ جس طرح کہا گیا ہے کہ ڈاکٹروں کی ملازمتیں۔ یہ بہت بڑا فیصلہ تھا یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا جو اس دور کے اندر آپ کے پارٹنروں کے اندر ہم نے تقریباً بارہ سو آدمی ہم نے ڈاکٹر لگائے اور یہ ایک بہت بڑا کارنامہ تو نہیں ہے لیکن یہاں تک ہمیں دوسرے صوبوں سے یہ پتہ چل رہا تھا کہ وہاں ڈاکٹر اپنی ڈگریاں اپنے ہاتھوں میں رکھے ہوئے ہیں اور ان کو وہ نوکریاں نہیں دی جا رہی ہیں اور بلوچستان ایک واحد صوبہ تھا کہ تمام ڈاکٹروں کو وہ جاب دیئے ہیں ہم اس میں کسی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں اور کوشش ہماری ہمیشہ آگے بھی یہ کوشش ہوگی اگر بعد میں ہم برسر اقتدار آئے اور جو چھوڑ کر جاتے ہیں تو ہماری جو انٹرم گورنمنٹ ہوگی اس کو بھی میں اپنے طور پر یہ کہوں گا خواہش ہوگی جتنی بھی ہماری کوشش ہو سکی جتنے ڈاکٹر ہیں بے روز

گار ہیں ان کو نوکریاں فراہم کی جائیں محترم جناب اسپیکر صاحب! گریڈ واٹر اسکیم میں بھی جو ہمارے انجینئر تھے اور اس میں کئی سو افراد جو گریجویٹ تھے جو بے روزگار تھے ان کے اندر ہم نے ان کو جاب دلایا ہے ویٹرنری ڈاکٹر کو دیکھیں ماضی میں کبھی بھی ایسا پروگرام نہیں ہوا ہے پچاس سال کے اندر بھی اتنا جاب ویٹرنری میں ڈاکٹروں کو نہیں دیا گیا ہے اینٹیل ہسپتالری میں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں اس دور کے اندر ہم لوگوں نے ان کی ڈزیمانڈ مانی ہے لوگوں کو جو یہ برسر روزگار ہیں ہم نے ان کو رکھا ہے۔ گوادری میں دیکھیں وہاں سو فیصد افراد جی ڈی اے میں رکھے گئے ہیں ملازم ہیں۔ کل ہی میرے پاس جی ڈی اے پراجیکٹ ڈائریکٹر نے ایک فائل بھیجی تھی جس کو میں نے ون سٹروک میں منظور کیا ہے میں نے کہا یہ مقامی لوگ ہیں بلا فرق کسی پولیٹیکل پارٹی کی ہم نے کوشش کی ہے ان کو رکھا جائے۔ پولیس میں دیکھیں چالیس ہزار لوگ جاب کر رہے ہیں یہ بڑی چیز نہیں ہے لیکن ہماری کوشش تھی یہ جو ٹینڈنسی تھی لوگوں میں ایک مایوسی تھی اور لوگ مایوسی میں تھے اور آج بھی لوگ مایوسی میں ہیں آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں جناب! کچھ دن پہلے ایگریکلچر میں 28 ہزار لوگ انٹرویو دے چکے ہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ بہت ہی بڑا مسئلہ ہے اب پانچ پوسٹوں کے لیے صرف پچاس ہونگے یا چالیس ہونگے یا 100 ہوں گے یا 200 ہوں گے اب آپ 28 ہزار آدمیوں کو آپ 200 میں دے دیں تو ہم کیا مستقبل کی طرف توجہ دے سکتے ہیں کس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے جو 28 ہزار نوجوان بیروزگار ہیں وہ matriculate اور گریجویٹ اس کے ہے کس طرح ہم ان لوگوں کو روزگار فراہم کریں B&R کے جو انٹرویوز ہوئے تقریباً میں نے سنا کہ اس انٹرویو میں 28 ہزار نوجوان شامل ہوئے اور ہر ایک ضلع سے آگئے اور کروڑوں روپیہ ان کا صرف کھانے اور پینے میں خرچ ہو گئے اور ہوٹلوں میں رہنے کے لیے خرچ ہوئے مجھے پتہ چلا کہ لسبیلہ سے 700 نوجوان انٹرویو دینے آئے ہیں اب آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ 700 آدمی پہلے application جمع کرائے پھر انٹرویو دینے آئے تو آپ 700 آدمی کو multiply کرائیں ایک آدمی تو 1000 روپیہ خرچ کرتا ہوگا اور اسی آسے میں بیٹھے ہیں کہ ہم appoint ہونگے یا نہیں ہونگے ایک ایک ماہ تک لوگوں کی ایک امید باندھی ہوئی تھی میرے گھر پر آ رہے تھے چیف منسٹر ہاؤس آ رہے تھے کہ جی ہمارا کیا ہوا کیا نہیں ہوا تو میں یہ حقیقت بیان کرتا ہوں اور

اس حقیقت کو سمجھنے والے سمجھ لے ظاہر ہے جب ایک آدمی منتخب ہو کر آتا ہے تو وہ کوشش یہ کرتا ہے کہ آپ اگر منتخب ہیں آپ کوشش کریں گے کہ آپ کے حلقے میں آپ کے توسط سے آدمی لگے کل جب آپ لوگوں کے پاس جائیں گے This is the I think the principal of political representative. کہیں جو اگر انتظامیہ یہ سوچتے ہیں یہ تو صرف بیٹھ کر ہوتے ہیں وقت گزار کر ہمیں رخصت کر لے لیکن ہمیں پتہ ہے کہ اگر یہ لوگ اور جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ یہ تمام appointment غلط ہوئی ہیں یہ اگر خود elected لوگ جس طرح کہ امریکہ کے اندر ہوا کرتا ہے اگر یہ میرے ساتھ چلے جاتے تو گھر میں تو ہر گورنمنٹ کے آفیسر کو یہ احساس ہونا چاہیے تھا پھر خود ہی ان کو پتہ چلتا ہے کہ واقعی politician اور political لوگوں کے لے اور elected لوگوں کے لیے کیا کمزوریاں ہوتی ہیں کس طرح ہمیں لوگوں کے سامنے وقت گزارنا پڑھتا ہے ایک ایک ووٹ کے لیے کس طرح بھیک مانگا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ جانیں گے جو واقعی پولیٹیکل لوگ ہیں جن کو پتہ ہے کہ وہ کن دشواریوں سے ووٹ حاصل کرتے ہیں اور آج اگر گھر بیٹھ کر کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ politics بہت ہی آسان ہے کسی بھی ایک سیکرٹری کو کہیں کہ سیاست میں حصہ لے اور الیکشن میں آ جائے پھر ان کو احساس ہو سکتا ہے کہ واقعی یہ حالت کتنی بری اور کس طرح لوگوں کے گھروں پر جا کر ہم کس طرح منتیں کرتے ہیں اس کے گھر میں بیٹھتے ہیں مافیاں مانگتے ہیں وہ گالیاں بھی دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی آپ نے ہمارے لیے کچھ کیا نہیں ہے ہم آنکھیں نیچے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی واقعی آپ کے لیے ہم نے کچھ نہیں کیا ہے معاف کر دوں آئندہ ایسا نہیں ہوگا آپ ہماری بھی دشواریاں جان لیں دوست کہتے ہیں کہ جی کرپشن میں involve ہے کرپشن کے اندر اگر کوئی involve ہو تو اس کا احتساب ہونا چاہیے اس کی انکوائری ہو کہ واقعی کرپشن ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے میں صرف یہ جائزہ لے رہا ہوں کہ یہ جو نوجوان نسل آج ہزاروں کی تعداد میں مارے مارے پھر رہے ہیں انکا کیا ہوگا آپ اندازہ لگائیں ایک پنجاب کا چیف منسٹر ہر جلسے میں جا کر اربوں روپوں کا اعلان کرتا ہے اور ہم اتنے مایوس ہیں کہ ہم اپنے حلقے میں دس روپیہ بھی نہیں دے سکتے ہیں۔ تو یہ ہماری اپنی کمزوریاں ہیں اور کاش کہ یہ ایسا نہیں ہوتا۔ (معزز اراکین نے ڈیسک بجائے) لیکن بلوچستان کے وسائل کتنے کم ہے آپ خود ہی اندازہ

لگا سکتے ہیں وسائل کی طرف بھاگتے ہیں تو وسائل کو چھوڑنے نہیں دیتے اور پچاس سال میں یہ وسائل ہمارے دوسرے صوبوں کو مفت دے رہے ہیں اور جب ہم جاتے ہیں تو ہم پروہی observation لگتی ہے کہ جی آپ اپنے وسائل سے آگے بڑھ رہے ہیں آپ کیوں بھاگ رہے ہیں وسائل سے زیادہ پیر کیوں پھیلا رہے ہو تو لوگ تو چاہتے ہیں کہ ڈیولپمنٹ کے پروگرام ہو ہم تو کہتے ہیں کہ کربوں روپیہ بلوچستان میں لگے لیکن کاش اتنے پیسے نہیں تھے ہمارے ساتھ جو ہم استعمال کرتے ہم تو کہتے ہیں کہ بلوچستان کے خزانے کے اندر ایک پیسہ بھی نہیں ہوتا اور لوگوں کے گھروں میں جاتا لیکن وہ وسائل ہمارے پاس نہیں ہیں وہ ہم نہیں دے سکتے الزام تو اپوزیشن پر بھی لگتے ہے لیکن وہ وسائل نہیں ہیں جو ہم وسائل بلوچستان کو دے سکے اور آج بھی ہم کوئی خوف اور ڈر کے بغیر یہ کہہ سکتے ہیں اور کل انشاء اللہ صدر پاکستان بھی کوئٹہ آ رہے ہیں میری یہی باتیں ہوں گی کہ جی اگر بلوچستان کو آباد کرنا ہے تو سارے صوبوں کو ایک طرف کر کے بلوچستان کو اس نظر سے دیکھا جائے اگر ان لوگوں نے یہ سوچ رکھی یا سیاست دانوں نے یہ سوچ رکھی اور مستقبل کے لوگوں نے یہی سوچ رکھی تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان مایوسی کا شکار اور احساس محرومی سے دور ہو جائے گا اور میں صدر پاکستان کو ضرور یہ خراج تحسین دیتا ہوں کہ اس نے بلوچستان کے لیے مثبت سوچ رکھا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو شاید یہ ڈیڑھ سو ارب ہمیں ملتا ورنہ دوسرے صوبے صدر پاکستان کو یہ پیسے ٹرانسفر کرتے دوسری جگہ کرا دیتے لیکن یہ ایک ایسا آدمی تھا ایسا سخت آدمی تھا جس کے سامنے پنجاب سندھ اس کے کہنے پر مجبور تھا اور اس نے بلوچستان میں زیادہ تر فنڈز provide کرائے تو میں یہ ضرور کہتا چلوں کہ ایجوکیشن میں کئی ہزار لوگ لگ چکے ہیں لیکن آج بھی ہم لوگوں نے یہ کہا کہ ہم اسکی پامالی نہیں کریں گی اگر کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے میرٹ پر آئے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں اور آئندہ کورٹ کی اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کتنا انصاف کرتا ہے اور کتنی نا انصافی کرتا ہے میں ضرور یہ کہوں گا کہ animal husbandry ہو یا کچی آبادی ہو جس طرح کے میرے ایک دوست نے اعلان کیا میں اس کا اعلان کر چکا ہوں کچی آبادی کا اور میں حکومت سے یہی توقع رکھوں گا میں نے کل گورنر صاحب کو بھی کہا کہ اگر اس میں کوئی بھی آپ کو شک و شبہات نظر آتے ہیں جس میں اگر ہماری involvement ہے تو اس پرائیکشن لیا جائے لیکن کچی آبادی میں غریب لوگ مفلس لوگ جو

صدیوں سے بیٹھے ہیں جو کچے مکانوں میں بیٹھے ہیں ان کے نام ان کے لیے ہر صورت دیا جائے اور آج میں اس اسمبلی میں کہوں گا کہ بورڈ آف ریونیو کو چاہیے اور چیف سیکرٹری کو بھی چاہیے کہ حکومت کی پالیسی پر implement کیا جائے جس طرح کے اگر پنجاب میں چیف منسٹر صاحب اعلان کرتا ہے کہ جی کچی آبادی 71 سے منظور ہے اور آج تک تو ان کو بھی چاہیے کہ implementation کریں اور اگر implementation نہ ہوئی تو کل میری یہی آواز صدر پاکستان کے عشاء خانے میں بھی ہوگی اور میری جو تقریر ہوگی اس میں میں یہی لفظ کہوں گا کہ یہ حکومت کی پالیسیوں کو اس طرح درہم برہم کیا جا رہا ہے تو میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ یہ پوٹینٹیکل لوگ ہیں تو برائیاں اور خرابیاں ہمارے لیے ہوں گی اگر لوگ ہمیں ووٹ نہیں دیں گے تو برائی ہم کریں گے تو لوگ ہمیں نہیں دیں گے اس کے ذمہ دار ہم ہیں یہ تمام چیزوں کی برائیاں ہم پر آتی ہیں اور میں یہ کہوں گا کہ اس کا ذمہ دار ہم ہیں لوگ خود ہی ہمیں انصاف دیں گے کہ آپ نے اس پانچ سال کے دوران کیا کیا ہے اگر ہم اچھے کام کئے ہیں یا برے کام کئے ہیں تو یہ لوگ خود فیصلہ دے سکتے ہیں کوئی حکومت فیصلہ نہیں دے سکتی ہے اور آنے والی حکومت جب آئیں گی تو وہ بھی یہی کریں گی تو تب وہ کس طرح ان کے فیصلوں کو انصاف کی نگاہ سے دیکھیں گے میں محترم جناب اسپیکر! میں یہ ضرور کہتا چلوں کہ بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو میں نہیں لانا چاہتا اگر میں چاہوں تو دس دن بھی لے لوں گا تو وقت نہیں ہے ہمارے پاس لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ بہت کچھ ہوا ہے لیکن ہمیں کچھ اور بھی کرنا ہے بلوچستان کے لیے جیسا کہ صدر پاکستان نے سکالرشپ گریجویٹ لوگوں کو دے دیا یہ بہت ہی بڑا کارنامہ ہے لیکن اس کو مزید آگے بڑھانا چاہیے جس طرح لوگوں کو 16 ہزار روپیہ 10 ہزار روپیہ دینا یہ بہت ہی کم ہے صرف 200 یا 300 ہمارے بچوں کو ملے ہیں وہ اس سے کیا کام کریں گے لیکن مجھے یہ توقع ہے کہ صدر پاکستان سے ہماری بات چیت ہوتی رہے گی کیونکہ وہ مستقبل کے بھی صدر ہیں اور اس سے کسی کو کوئی شک و شبہات نہ ہو اور میں یہ ضرور کہتا چلوں کہ آپ کے دور کے اندر آپ کے ساتھ ہم نے بڑا اچھا وقت گزارا آپ کا تعاون بھی رہا ہے انتظامیہ بھی ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ہمارے دوستوں کے ساتھ بھی تعاون رہا ہے جو ہمارے ساتھ رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ آنے والی اسمبلیوں کے اندر دوبارہ یہ منور ہوں گے اسی طرح تقریریں کرتے رہیں گے

جیسا کہ احسان شاہ نے کہا کہ کاش یہاں زیارتوال ہوتے یا کچھول صاحب بھی ہوتے اور مولانا بازی صاحب کی باتیں ہوتیں جب وہ ہاتھ اٹھا کر برستے تھے تو جناب! یہ تمام چیزیں بہت اچھی گزری ہیں جیسا کہ میرے دوستوں نے کچھ قرار دادیں پیش کیں جعفر صاحب نے about non local and local میں تو سمجھتا ہوں کہ ہم سب خدا کے بندے ہیں آپ کے جسم میں وہی خون ہے میرے جسم میں بھی وہی خون ہے ہم ایک ہی مذہب پر چل رہے ہیں اللہ کے نام پر چل رہے ہیں یہی مذہب ہمارا ہے اور ہمارا دین میں کوئی فرق نہیں ہے ایک غلام کو حضور ﷺ کے دور میں وہی فوقیت حاصل ہوتی جو اعلیٰ ترین خاندان کو نہیں ہوا کرتے تھے اور میں اس کی بہت ساری مثالیں بھی دوں گا تو میرے خیال میں اس دور کے اندر بھی آخری خطبے میں بھی اگر حضور ﷺ کی آپ خدمات دیکھیں تو آپ ﷺ نے کہا کہ نہ سفید کو کالے پر فوقیت حاصل ہے نہ کالے کو سفید پر فوقیت حاصل ہے تو یہ ہمارے مذہب کے اصول ہے اور میں اپنے بھائیوں سے بھی یہی کہوں گا کہ الیکشن کے ٹائم میں یہی حضرات آپ لوگ انہی لوگوں سے ووٹ مانگتے ہیں بلوچ بھی مانگتے ہیں پشتون بھی مانگتے ہیں تو یہ فرق کو کیوں مٹایا جائے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ نیشنلسٹ جماعتوں نے سردار عطاء اللہ خان مینگل کے دور کے اندر بھی آج بھی اس کے کیبنٹ فیصلے میں یہی فیصلہ ہے کہ جی ان کو نان لوکل نہ کیا جائے جو 52 سے بسنے والے ہیں تو میں نے واقعی یہ وعدہ کیا تھا میں نے ایک بہت بڑے اجتماع سے بھی جب مجھے سیٹروں نے بلایا تھا ہم نے کہا کہ انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی اور ہم یہ کریں گے ایک کمیٹی فام ہوئی کمیٹی کے دوران اپوزیشن کے لوگ اور یہ تمام لوگوں کو ہم نے شامل بھی کیا تھا لیکن افسوس یہ ہوتا ہے کہ ان کی دلچسپی اتنی نہیں تھی کہ اس میں شامل ہو حالانکہ تسلیم بھی کر رہے تھے کہ یہ جائز ہے یہاں تک میرے دوست جو موجود نہیں ہے جام محمد بلیدی تو بڑے زور سے کہہ رہے تھے کہ اس کو ہر صورت میں ہونا چاہیے مجھے وہ توقع ہے کہ آئندہ وہ آکر میرے ان کلمات کو endorse کریں انشاء اللہ شام کو ہماری میٹنگ ہو رہی ہے کیبنٹ کی میٹنگ میں ہم وہ جو سردار عطاء اللہ خان مینگل بھی اور میرے والد جام میر غلام قادر خان کا جو فیصلہ ہے وہ ہم endorse کریں گے اور ہم کہیں گے کہ اس پر implementation کیا جائے۔ (معزز اراکین نے ڈیک بجائے) جو عوامل ہونگے جو اسکے خدشات ہیں اس کے reservation رکھیں گے اور انشاء اللہ اس reservation میں

ہم اس کی کوئی پاسداری نہیں کریں گے اور کوشش ہماری یہ ہوگی کہ ایک اچھا ماحول ہو مستقبل میں بلوچستان کا اور مجھے یہ خوشی ہے کہ جناب! آپ نے مجھے موقع دیا اور میں آپ سے بھی یہ ضرور کہوں گا کہ جو آپ کے دل کے اندر ہمارے لیے ہے شاید ہم opposite آپ کے بارے میں سوچتے ہیں آج میں یہ کہوں گا کہ ہماری نیت اور دل آپ کے لیے صاف ہے نہ ہم نے کبھی یہ ارادہ کیا ہے نہ کچھ کریں گے نہ کرنے والے تھے بلکہ اگر کوئی ایسی چیز ہے تو ہم وہ کہیں کہ ہمیں معاف کیا جائے اور انشاء اللہ یہ تمام آپ کے دوست ہیں جناب! یہ ڈام اور سوئمیا نی کے تمام مالکانہ حقوق اسی کچی آبادی پر ہم نے ہدہ کو بھی رکھا ہے کلی اسماعیل کو بھی رکھا ہے تمام بلوچستان کی کچی آبادیوں کو ہم نے لوکل گورنمنٹ کے اور بورڈ آف ریونیو کی recommendations سے وہ آئے اور کسی کو ہم نے زبردستی نہیں کہا ہے کہ ان گھر وں کو شامل کرو اور ان کو شامل نہیں کرو وہ ہمیں recommendations کر کے بھیجا ہے انشاء اللہ آج پیش بھی کر دیں گے کوشش ہماری یہ رہی ہے کہ آنے والی interim حکومت جو ہے وہ یہ جلد سے جلد نوٹیفیکیشن جاری کریں اور وہ پھر اپنے اہلکاروں کو کہیں کہ یہ جو حکومت بلوچستان کی جو موجودہ حکومت ہے جو آج ختم ہونے والی ہے ان کے جو policies جو کچی آبادی کے لیے ہیں اس پر implementation کیا جائے اور کوئی بھی فرد جائے ہم یہ نہیں کہیں گے کہ ہم جائے لسبیلہ میں ڈام میں اور دوسرے علاقوں میں یا جس طرح جمالی صاحب جائے یا گیلو صاحب جائے یا جعفر جائے بلکہ ہم نہیں جائیں گے ان کے آفیسر جائے ان کے اہلکار جائیں گے اور ان لوگوں کو دیکھیں کہ واقعی کچی آبادی درست ہے کہ واقعی لوگ کچی آبادی میں بس رہے ہیں کوئٹہ کے تقریباً 20 یا 25 ایسی جگہ ہیں کچی آبادی کی جو میں نے اعلان کیا اور میں ادھر جانے والا بھی تھا لیکن مجھے وقت نہیں ملا ان کو اسناد دینے کے لیے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا اور یہ توقع بھی رکھوں گا اس انتظامیہ سے بھی گورنر سے بھی اور اس حکومت سے بھی کہ اس کو پامال نہیں کیا جائے اس پرائیکشن لیا جائے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا (معزز اراکین نے ڈیسک بجائے)

جناب اسپیکر - مہربانی - میرے لئے تو آخر میں مشکل مرحلہ آ گیا کیونکہ اسمبلی کے آخری لمحات ہیں اور سارے دوست رخصت ہو رہے ہیں تو آج اس ٹائم مجھ پر جو گذر رہی ہے وہ شاید آپ محسوس نہ کر سکیں

کیونکہ میں اکیلا رہ گیا میرا تو استعفیٰ ہمارے دوستوں نے ہماری پارٹی نے ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے انکے بعد پہلا اجلاس تھا آج آپ نے جس انداز سے کارروائی چلائی اور آج جب آپ رخصت ہو رہے ہیں تو مشکل مرحلہ ہے میرے لئے آخر میں بلوچستان اسمبلی کے سیکرٹری، جوائنٹ سیکرٹری اعظم داوی تمام ملازمین اور خاص کر لاء ڈیپارٹمنٹ کا جو پانچ سال میں لاء ڈیپارٹمنٹ نے خاص کر ہمارے صفدر صاحب نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ایس اینڈ جی اے ڈی نے چیف سیکرٹری نے پرنٹ اور الیکٹرک میڈیا نے اور یہ صحافی حضرات بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کا بھی مشکور رہوں گا اور اپوزیشن کے دوست جو موجود نہیں ہیں حکومت کے جو دوست ہیں میں ان سب کا مشکور رہوں گا جام صاحب کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے ان پانچ سالوں میں سب کو ساتھ لے کر چلایا اور آج جس انداز سے آپ لوگوں نے ایک دوسرے کا شکریہ ادا کیا میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے بلوچستان کی روایت کو پھر زندہ کر دیا دعا کرتا ہوں کہ next elections ہوں گے تو عوام کا مینڈٹ لے کر کوشش کرو کہ خدا آپ سب کو اس اسمبلی میں ان ذمہ داریوں کے ساتھ واپس لائے ہم انتظار کریں گے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)۔ بونس کے بارے میں بات ہوئی تھی اور میں جام محمد یوسف کی سفارش پر اعلان میں کرتا ہوں کہ اسمبلی اور ایم پی اے ہاسٹل میں کام کرنے والے ملازمین کو ایک بونس تنخواہ بمعہ الاؤنسز کے دیئے جائیں۔ (معزز اراکین نے ڈیک بجائے)

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے مہربانی۔ تو آخر میں سول سیکرٹریٹ کے تمام سیکریٹریز، چیف سیکرٹری، سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی رانا صاحب تمام سیکرٹریز کا میں مشکور ہوں کہ پانچ سالوں میں اسمبلی کے ساتھ انہوں نے مکمل تعاون کیا اور انشاء اللہ ان کا تعاون جاری رہے گا اور آخر میں میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی)۔ اب میں جناب عزت مآب گورنر بلوچستان کا حکم نامہ پڑھ کر

سناتا ہوں۔

Order

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of

article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan read with the prorogation of emergency dated the 3rd November 2007 and provision the concatenations order No 1 2007 I,Owais Ahmed Ghani, Governor Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Saturday the 17th November 2007, after the session is over.

Sd/-

(Owais Ahmed Ghani)

Governoer Balochistan.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا)